

فلاح دارین
مفت سلسلہ اشاعت کتب نمبر ۹

حج و عمرہ کا طریقہ

مؤلف

مفتی محمد ابوبکر صدیق القادری الشاذلی مدظلہ العالی

(عزل بکرہ ذی طوبی ویلفیر ٹرسٹ انٹر نیشنل)

(رکنس دارالافتاء QTV)

ناشر

طوبی ویلفیر ٹرسٹ (انٹرنیشنل)

عرض مدعا

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله وأصحابه وأهل بيته

وذريره أجمعين.

الحمد لله طوبی ویلفیرٹرسٹ کے مفت سلسلہ اشاعت کتب بنام ”فلاح دارین“ کی نویں کتاب ”حج و عمرہ کا طریقہ“ آپ کے ہاتھوں میں ہے، اس کتاب میں درج مسائل فقہ حنفی کی عظیم فقہی انسائیکلو پیڈیا ”بہار شریعت“ سے ماخوذ ہیں، بعض مقامات پر حسب ضرورت عبارت کو آسان کرنے کے لیے مسئلہ کو اپنے الفاظ میں بیان کیا ہے، اور بعض مقام پر چند جدید مسائل کا اضافہ بھی کیا ہے جو فی زمانہ پیش آمدہ ہیں، چونکہ اس کتاب کا مواد حرف بہ حرف بہار شریعت سے نہیں لیا گیا اس لیے راقم الحروف نے اس تالیف کو اپنی طرف منسوب کیا ہے ورنہ درحقیقت یہ کتاب بہار شریعت کے مسائل حج و عمرہ کی تلخیص و تسہیل ہے، کتاب ”بہار شریعت“ عالم اسلام کی عظیم شخصیت، ظاہری و باطنی علوم کے جامع، مفتی فی المذہبین یعنی شریعت و طریقت، واصل باللہ صدر الشریعہ، بدرالطریقہ، قاضی ہند و پاک مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی عرق ریزیوں کا نتیجہ ہے، اللہ تمام امت مسلمہ کی جانب سے انھیں اس کی جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی اولاد امجاد کو شاد باد رکھے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ زیر نظر کتاب کو لوگوں کے نفع کا باعث بنائے، جو حضرات ”فلاح دارین“ کے اس سلسلہ کے ممبر بننا چاہیں وہ ایک سال کے ڈاک کا خرچہ 150 روپے بھیج کر اس کے ممبر بن سکتے ہیں، ان شاء اللہ ہر ماہ ایک کتاب ان کے ایڈریس پر روانہ کر دی جائے گی اور جو حضرات اس سلسلے میں تعاون کرنا چاہیں وہ درج ذیل نمبر پر فون کر کے رابطہ کر سکتے ہیں:

موبائل: 0321-2097440

ادارہ طوبی ویلفیرٹرسٹ انٹرنیشنل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين
وعلى آله واصحابه واهل بيته وذريته اجمعين.

تعارف حج

اسلام کے اس عظیم رکن (حج) کے بارے میں عموماً لوگ ناواقفی کا شکار رہتے ہیں حتیٰ کہ بعض افراد حج کر کے بھی واپس آجاتے ہیں مگر وہ درست طور پر سمجھ نہیں پاتے کہ حج کیا ہے؟ اسی لئے راقم الحروف ان سطور میں پہلے حج کا عوامی سطح پر تعارف کروانا چاہے گا تا کہ لوگ اس اہم عبادت کو سمجھ کر ادا کریں۔

حج کیا ہے؟

حج کی اصل یہ ہے کہ مسلمان حج کے احرام کی حالت میں نویں ذی الحجہ کو عرفات میں کچھ دیر اگرچہ ایک لمحہ کے لئے بھی قیام کر لے تو وہ حاجی کہلانے کا مستحق ہو جائیگا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ الحج عرنتہ یعنی عرفات کی حاضری کا نام حج ہے۔

حج کی اصطلاحی تعریف

”احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور پھر کعبہ معظمہ کے طواف اور مخصوص ایام میں بعض دیگر افعال ادا کرنے کا نام حج ہے۔“

ہاں البتہ جس طرح دیگر عبادات میں فرض، واجب، سنت، مستحب ہوتے ہیں اسی طرح سے حج میں بھی وقوف عرفہ کے سوا فرائض و واجبات ہیں کہ جن کے

بغیر حج مکمل نہیں ہوتا اور کچھ سنتیں ہیں کہ جن کے بغیر پورا ثواب حاصل نہیں ہوتا اور کچھ آداب (مستحبات) ہیں کہ جن کے بغیر حج میں حسن پیدا نہیں ہوتا۔ ان تمام باتوں کی تفصیل سے پہلے درج ذیل امور کی وضاحت کرنا چاہوں گا۔

(۱) حج کی فرضیت، (۲) ثواب، (۳) قدرت کے باوجود حج نہ کرنے والوں پر عقاب (۴) کس پر فرض ہے، (۵) ادائیگی کب لازم ہے۔

حج کی فرضیت

ارکانِ اسلام میں سے پانچواں رکن حج ہے۔ یہ سنہ ۹ ہجری میں فرض ہوا اس کی فرضیت قطعی ہے جو اس کی فرضیت کا انکار کرے کافر ہے مگر صاحب استطاعت پر عمر بھر میں صرف ایک بار فرض ہے۔

اللہ ﷻ ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَإِذَا أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ ۝ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ۚ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ﴾ (البقرہ ۱۲۵-۱۲۷)

ترجمہ: ”بیشک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہاں کا راہنما اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ جو اس میں آئے امن میں ہو اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہاں سے بے پرواہ ہے۔“

(ترجمہ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

﴿وَاتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ﴾ (ب ۶ البقرہ ۱۹۶)

ترجمہ: ”اور حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو“۔ (ترجمہ کنز الایمان)

صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے لہذا حج کرو ایک شخص نے عرض کی کیا ہر سال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ حضور ﷺ نے سکوت فرمایا۔ انہوں نے تین بار یہ کلمہ کہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر واجب ہو جاتا اور تم سے نہ ہو سکتا۔ پھر فرمایا! جب میں کسی بات کو بیان نہ کروں، تم مجھ سے سوال نہ کرو۔ اگلے لوگ کثرتِ سوال اور پھر انبیاء کی مخالفت سے ہلاک ہوئے۔ لہذا جب میں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک ہو سکے اسے کرو اور جب میں کسی بات سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔

حج کا ثواب

احادیثِ مبارکہ میں حج کے کثیر فضائل وارد ہوئے ہیں مگر اس رسالے کے اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے صرف تین احادیث پر اکتفاء کیا جا رہا ہے۔

صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا! اللہ اور رسول پر ایمان۔ عرض کی گئی پھر کیا؟ فرمایا! اللہ کی راہ میں جہاد، عرض کی گئی پھر کیا؟ فرمایا! حج مبرور۔

بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جس نے حج کیا اور رنٹ (فحش کلام) نہ کیا اور فسق نہ کیا تو گناہوں سے پاک ہو کر ایسا لوٹا جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

ابن خزیمہ و حاکم رحمہما اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مکہ سے پیدل حج کو جائے یہاں تک کہ مکہ واپس آئے اس کے لئے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم شریف کی نیکیوں کے مثل لکھی جائیں گی۔ کہا گیا حرم کی نیکیوں کی کیا مقدار ہے؟ فرمایا ہر نیکی لاکھ نیکی ہے۔
ابن اس حساب سے ہر قدم پر سات سو نیکیاں ہوں گی۔

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

استطاعت کے باوجود حج ادا نہ کرنے والوں پر عقاب

دارمی رحمۃ اللہ علیہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے حج کرنے سے نہ ظاہری حاجت مانع ہوئی، نہ ظالم بادشاہ، نہ کوئی ایسا مرض جو روک دے پھر بھی بغیر حج کے مر گیا تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ اسی کی مثل ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ مسند میں عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں، اللہ ﷻ نے اسلام میں چار چیزیں فرض کی ہیں جو ان میں سے تین ادا کرے، وہ اسے کچھ کام نہ دیں گی جب تک پوری چاروں نہ بجالائے۔ نماز، زکوٰۃ، روزہ رمضان، حج بیت اللہ۔

کس پر فرض ہے؟

حج صرف ان ہی لوگوں پر فرض ہوتا ہے کہ جن میں درج ذیل آٹھ (۸) شرائط پائیں جائیں۔

(1) اسلام: چنانچہ غیر مسلم پر حج فرض نہیں۔ اسی طرح کوئی اسلام لانے سے پہلے تو حج کی استطاعت رکھتا تھا مگر اسلام لانے کے وقت استطاعت نہ رہی تو اب اس پر حج فرض نہیں۔ اور مسلمان کو اگر استطاعت تھی اور حج نہ کیا تھا اب فقیر ہو گیا تو اب بھی فرض ہے، فقیر ہونے سے فرضیت حج ساقط نہ ہوئی۔

(2) علم: یعنی اگر کوئی صاحب استطاعت مسلمان دارالحرب میں ہو تو اسے حج کی فرضیت کا علم ہو تو اس پر حج فرض ہوگا ورنہ نہیں۔ دارالحرب سے مراد وہ جگہ ہے جہاں مسلمانوں کی حکومت نہ ہو اور انھیں شعائر اسلام مثلاً نماز وغیرہ کی بھی کلمے عام پڑھنے کی اجازت نہ ہو۔

(3) بلوغ: چنانچہ اگر غیر بالغ بچہ نے حج ادا کیا تو نفل حج ادا ہوا۔ اگر بالغ ہونے کے بعد صاحب استطاعت ہو تو دوبارہ حج کرنا فرض ہوگا۔

(4) عاقل: لہذا مجنون پر حج فرض نہیں۔

(5) آزاد ہونا: باندی یا غلام پر حج فرض نہیں۔

(6) تندرستی: ایسا تندرست ہو کہ حج کو جاسکے اور اس کے اعضا سلامت

ہوں، انکھیاں نہ ہوں، پاؤں اور فالج والے اور جس کے پاؤں کٹے ہوں اور بوڑھے پر کہ کسی مددگار کے بغیر سفر حج نہیں کر سکتا ہو، حج فرض نہیں۔ یونہی اندھے پر بھی واجب نہیں

اگرچہ ہاتھ پکڑ کر لے چلنے والا اسے ملے۔ ان سب پر یہ بھی واجب نہیں کہ کسی کو بھیج کر اپنی طرف سے حج کرادیں یا وصیت کر جائیں اور اگر مذکورہ بالا افراد میں سے کسی نے تکلیف اٹھا کر حج کر لیا تو صحیح ہو گیا اور فرض ادا ہوا یعنی اس کے بعد اگر اعضاء درست ہو گئے تو اب دوبارہ حج فرض نہ ہو گا وہی پہلا حج کافی ہے۔ (مالگیری وغیرہ)

(7) سفر خرچ کا مالک ہو: فی زمانہ اس سے مراد گورنمنٹ کی طرف سے

اعلان کی گئی حج اسکیم کی فیس ہے۔ اگر صاحب حیثیت ہو تو اسے کلاس کی فیس اور اگر مالی طور پر متوسط درجہ کا آدمی ہے تو بی کلاس کی فیس اور اگر مالی طور پر اس سے بھی کمزور ہے تو سی کلاس کی فیس کا مالک ہو۔ اگر کسی کا نان و نفقہ اس کے ذمہ واجب ہو تو گورنمنٹ کی حج فیس کے علاوہ اتنی رقم زائد ہو کہ وہ لوگ اس کے حج کو جانے کے بعد اس کی واپسی تک اپنا گزارہ کر سکیں (شاذلی عفی عنہ) بلکہ فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ جس کی بسر اوقات تجارت پر ہے اور اتنی حیثیت ہو گئی کہ اس میں سے اپنے جانے آنے کا خرچ اور واپسی تک بال بچوں کی خوراک نکال لے تو اتنا باقی رہے گا جس سے اپنی تجارت بقدر اپنی گزر کے کر سکے تو حج فرض ہے ورنہ نہیں۔ اور اگر وہ کاشتکار ہے تو ان سب اخراجات کے بعد اتنا بچے کہ بھیتی کے سامان مل بیل وغیرہ کے لیے کافی ہو تو حج فرض ہے۔ دیگر پیشہ والوں کیلئے ان کے پیشہ کے سامان کے لائق بچنا ضروری ہے۔ (مالگیری، درمختار)

(8) وقت: یعنی حج کے مہینوں، شوال، ذی قعدہ یا ذی الحجہ میں تمام شرائط

پائی جائیں اور اگر دور کار رہنے والا ہو تو جس وقت وہاں کے لوگ جاتے ہیں اس وقت شرائط پائی جائیں۔ اور ہمارے زمانے میں حج کے فارم جمع کروانے کی تاریخوں میں

ان شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔ (شاذلی عفی عنہ)

ادائیگی کب لازم ہے؟

گزشتہ سطور میں جو شرائط بیان کی گئیں اگر وہ کسی شخص میں پائی جائیں تو اس پر حج فرض ہو جاتا ہے مگر حج فرض ہونے کے بعد فوری طور پر ادا کرنا لازم نہیں ہو جاتا بلکہ اس کی ادائیگی کے لزوم کے لئے چند مزید شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔ اگر یہ مزید شرائط پائی جائیں خود حج کو جانا ضروری ہے اور سب نہ پائی جائیں تو خود جانا ضروری نہیں بلکہ دوسرے سے حج کرا سکتا ہے یا وصیت کر جائے مگر اس میں یہ بھی ضروری ہے کہ حج کرانے کے بعد آخر عمر تک خود تادرنہ ہو ورنہ خود بھی کرنا ضرور ہو گا وہ شرائط یہ ہیں۔

- (1) راستہ کا پُر امن ہونا: یعنی اگر غالب گمان سلامتی ہو تو جانا واجب ہے۔ اگر امن کیلئے کچھ رشوت دینا پڑے جب بھی جانا واجب ہے کیونکہ یہ اپنا فرض (حج) ادا کرنے کے لئے مجبور ہے لہذا اس دینے والے پر مواخذہ نہیں۔ (رد المحتار)
- (2) عورت کے ساتھ شوہر یا محرم کا ہونا: عورت کو مکہ تک جانے میں تین دن (۹۲ کلومیٹر) یا زیادہ کا راستہ ہو تو اس کے ہمراہ شوہر یا محرم ہونا شرط ہے خواہ وہ عورت جوان ہو یا بڑھیا اور تین دن (۹۲ کلومیٹر) سے کم کی راہ ہو تو بغیر محرم اور شوہر کے بھی جاسکتی ہے۔

محرم کون؟

محرم سے مراد وہ مرد ہے جس سے ہمیشہ کے لئے اس عورت کا نکاح حرام

ہے۔ خواہ نسبت کی وجہ سے نکاح حرام ہو، جیسے باپ بیٹا، بھائی وغیرہ یا دودھ کے رشتہ سے نکاح کی حرمت ہو، جیسے رضاعی بھائی باپ بیٹا وغیرہ یا سرالی رشتہ سے حرمت آئی جیسے سُسر اور شوہر کا بیٹا وغیرہ۔ شوہر یا محرم جس کے ساتھ سفر کر سکتی ہے اس کا حائل بالغ غیر فاسق ہونا شرط ہے۔ مجنون یا نابالغ یا فاسق کیساتھ نہیں جاسکتی آزاد یا مسلمان ہونا شرط نہیں البتہ مجوسی جس کے اعتقاد میں محارم سے نکاح جائز ہے اس کے ہمراہ سفر نہیں کر سکتی۔ مراہق و مرہقہ یعنی لڑکا اور لڑکی جو بالغ ہونے کے قریب ہوں بالغ کے حکم میں ہیں یعنی مراہق کے ساتھ جاسکتی ہے اور مرہقہ کو بھی بغیر محرم یا شوہر کے سفر کی ممانعت ہے۔ (جوہرۃً مانگیرۃً در مختار)

(3) عورت کا عدت میں نہ ہونا: حج کو جانے کے زمانے میں عورت عدت

میں نہ ہو۔ وہ عدت وفات کی ہو یا طلاق کی، بائسن کی ہو یا رجعی کی۔

(4) قید سے آزاد ہو: یعنی قید میں نہ ہو مگر جب کسی حق کی وجہ سے قید میں ہو

اور اس کے ادا کرنے پر تادیر ہو تو یہ عذر نہیں اور بادشاہ یا حاکم وقت اگر حج کے جانے سے روکتا ہو تو یہ عذر ہے۔ (در مختار، رد المحتار)

حج کے فرائض

حج کے فرائض سے مراد وہ ضروری احکام ہیں کہ جن کے ادا کئے بغیر حج ادا ہی نہیں ہو سکتا۔ لہذا ہر حاجی کو فرائض کی ادائیگی میں پوری پوری کوشش کرنا چاہیے ورنہ سفر حج کرنے کے باوجود (معاذ اللہ) بغیر حج کئے واپس آنا ہوگا۔

(1) احرام: احرام باندھنا حج کے لئے شرط ہے۔

(2) نیت: اگر فرض ادا کرنا ہو تو فرض کی نیت کرنا۔

(3) وقوف عرفہ: یعنی نویں ذی الحجہ کے آفتاب ڈھلنے سے دسویں کی صبح

صادق سے پیشتر تک کسی وقت عرفات میں ٹھہرنا۔

(4) طواف زیارت: کم از کم طواف کا اکثر حصہ یعنی چار پھیرے۔

(5) ترتیب: یعنی پہلے احرام باندھنا پھر وقوف عرفہ کرنا پھر طواف کرنا۔

حج کے واجبات

خیال رہے کہ واجب وہ اہم شرعی حکم ہے کہ شریعت اسے ضروری قرار دیتی ہے۔ اگر کوئی واجب بغیر کسی صحیح وجہ کے چھوٹ جائے تو فرض تو ذمہ سے اتر جائے گا مگر وہ عبادت ادھوری رہے گی اور انسان گناہگار بھی ہوگا۔ نیز واجب کے ترک سے دم لازم آتا ہے خواہ قصد ترک کیا ہو یا سہواً خطا کے طور پر ہو یا نسیان کے، خواہ وہ شخص اس کا واجب ہونا جانتا ہو یا نہیں۔ ہاں اگر قصداً واجب چھوڑ دے اور جانتا بھی ہے تو گنہگار بھی ہے مگر واجب کے ترک سے حج باطل نہ ہوگا۔ ہاں البتہ بعض واجب ایسے ہیں کہ جن کے چھوڑنے سے دم لازم نہیں مثلاً طواف کے بعد کی دونوں رکعتیں یا کسی عذر کی وجہ سے سر نہ منڈانا یا مزدلفہ میں مغرب کی نماز کا عشاء تک مؤخر نہ کرنا یا کسی واجب کا ترک ایسے عذر سے ہو جس کو شرع نے معتبر رکھا ہو یعنی وہاں اجازت دی ہو اور کفارہ ساقط کر دیا ہو۔ حج کے واجبات درج ذیل ہیں۔

(۱) میقات سے احرام باندھنا یعنی میقات سے بغیر احرام نہ گزرنا اور اگر

میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لیا تو جائز ہے۔

- (2) صفا و مروہ کے درمیان چلنے کو سعی کہتے ہیں۔
- (3) سعی کو صفا سے شروع کرنا اور اگر مروہ سے شروع کی تو پہلا پھیر اشار نہ کیا جائے اس کا اعادہ کرے۔
- (4) اگر عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا۔ سعی کا طواف کے بعد یعنی کم سے کم چار پھیروں کے بعد ہونا۔
- (5) دن میں وقوف عرفہ کیا تو اتنی دیر تک وقوف کرے کہ آفتاب ڈوب جائے۔ خواہ آفتاب ڈھلتے ہی شروع کیا ہو یا بعد میں، الغرض غروب تک وقوف میں مشغول رہے۔
- (6) وقوف میں رات کا کچھ جز آ جانا یعنی مغرب کا وقت ہو جائے۔
- (7) عرفات سے واپسی میں امام کی متابعت کرنا یعنی جب تک امام وہاں سے نہ نکلے یہ بھی نہ چلے ہاں اگر امام نے وقت سے تاخیر کی تو اسے امام کے پہلے جانا جائز ہے۔
- (8) مزدلفہ میں طلوع فجر سے طلوع آفتاب کے درمیان ٹھہرنا۔
- (9) مغرب و عشاء کی نماز عشاء کے وقت میں مزدلفہ میں آ کر پڑھنا۔
- (10) تینوں جمروں پر دسویں گیارہویں بارہویں تینوں دن کنکریاں مارنا یعنی دسویں کو صرف جمرۃ العقبہ پر اور گیارہویں بارہویں کو تینوں پر رمی کرنا۔
- (11) جمرہ عقبہ کی رمی پہلے دن سرمنڈوانے یا بال ترشوانے سے پہلے ہونا۔
- (12) ہر روز کی رمی کا اسی دن ہونا۔
- (13) سرمنڈانا یا بال کتر وانا۔
- (14) سرمنڈوانے یا بال کٹوانے کا عمل قربانی کے دنوں میں ہونا۔

(15) سرمنڈوانے یا بال کٹوانے کا عمل حرم شریف میں ہونا اگرچہ منیٰ میں نہ ہو۔

(16) حج قرآن یا تمتع والے کو قربانی کرنا۔

(17) اور اس قربانی کا حرم اور یام نحر میں ہونا۔

(18) عرفات سے واپسی کے بعد طواف افاضہ (طواف زیارت) کا اکثر

حصہ (کم از کم چار پھیرے) ایام نحر میں ہونا۔

(19) طواف حطیم کے باہر سے ہونا۔

(20) دہنی طرف سے طواف کرنا یعنی کعبہ معظمہ طواف کرنے والے کی

بائیں جانب ہو۔

(21) عذر نہ ہو تو پاؤں سے چل کر طواف کرنا۔

(22) طواف کرنے میں نجاستِ حکمیہ سے پاک ہونا یعنی جب و بے

وضو نہ ہونا اگر بے وضو یا جنابت میں طواف کیا تو اعادہ کرے۔

(23) طواف کرتے وقت ستر چھپا ہونا یعنی اگر ایک عضو کی چوتھائی یا اس

سے زیادہ حصہ کھلا رہا تو دم واجب ہوگا اور چند جگہ سے کھلا رہا تو جمع کریں

گے۔ الغرض نماز میں ستر کھلنے سے جہاں نماز فاسد ہوتی ہے۔ یہاں دم واجب ہوگا۔

(24) طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا، نہ پڑھی تو دم واجب نہیں۔

(25) طوافِ صدر یعنی میقات سے باہر کے رہنے والوں کے لئے

رخصت کا طواف کرنا۔ اگر حج کرنے والی حیض یا نفاس سے ہے اور طہارت سے پہلے

تافلہ روانہ ہو جائے گا تو اس پر طوافِ رخصت نہیں۔

(26) وقوف عرفہ کے بعد سرمنڈانے تک جماع نہ ہونا۔

(27) احرام کے ممنوعات مثلاً سلا کپڑا پہننے اور منہ یا سر چھپانے سے بچنا۔

حج کی سنتیں

(1) طوافِ قدوم یعنی میقات کے باہر سے آنے والے مکہ معظمہ میں حاضر ہو کر سب سے پہلا جو طواف کریں، اسے طوافِ قدوم کہتے ہیں طوافِ قدوم مفرد اور تارن کے لئے سنت ہے متمتع کے لئے نہیں۔

(2) طواف کا حجر اسود سے شروع کرنا۔

(3) طوافِ قدوم یا طوافِ فرض میں رمل کرنا۔ (4) صفا و مروہ کے درمیان جو دو میل اخضر ہیں ان کے درمیان دوڑنا۔

(5) آٹھویں کی فجر کے بعد مکہ سے روانہ ہونا کہ منیٰ میں پانچ نمازیں پڑھ لی جائیں۔

(6) نویں رات منیٰ میں گز ارنا۔

(7) آفتاب نکلنے کے بعد منیٰ سے عرفات کو روانہ ہونا۔

(8) وقوف عرفہ کیلئے غسل کرنا۔

(9) عرفات سے واپسی میں مزدلفہ میں رات کو رہنا۔

(10) اور آفتاب نکلنے سے پہلے یہاں سے منیٰ کو چلا جانا۔

(11) دسویں اور گیارہ کے بعد جو دونوں راتیں ہیں ان کو منیٰ میں گز ارنا۔

(12) اٹح یعنی وادیِ محصب میں اتنا اگرچہ تھوڑی دیر کے لئے ہو۔ مذکورہ باتوں

کے علاوہ کئی باتیں سنت و مستحبات میں شامل ہیں۔ ان شاء اللہ آئندہ سطور میں موقع

بموقع بیان کیا جائیگا۔

آداب سفر و مقدمات حج کا بیان

(1) جس کا قرض آٹا یا امانت پاس ہو ادا کر دے جن کے مال ناحق لئے ہوں واپس دے یا معاف کرا لے پتا نہ چلے تو اتنا مال فقیروں کو دے دے۔

(2) نماز، روزہ، زکوٰۃ جتنی عبادات ذمہ پر ہوں ادا کرے اور تائب ہو اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کرے۔

(3) جس کی بے اجازت سفر مکروہ ہے جیسے ماں باپ شوہر اسے رضا مند کرے، جس کا اس پر قرض آتا ہے اس وقت نہ دے سکے تو اس سے بھی اجازت لے، بہر حال حج فرض کسی کی اجازت نہ دینے سے رُک نہیں سکتا۔ اجازت میں کوشش کرے نہ ملے جب بھی چلا جائے۔

(4) اس سفر سے مقصود صرف اللہ ﷻ اور رسول اللہ ﷺ ہوں، دکھاوے، شہرت اور فخر سے جدا رہے۔

(5) عورت کے ساتھ جب تک شوہر یا محرم بالغ قابل اطمینان نہ ہو جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے۔ سفر حرام ہے، اگر کرے گی حج ہو جائے گا مگر ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔

(6) سفر کا خرچ مال حلال سے لے ورنہ قبول حج کی امید نہیں اگرچہ فرض اتر جائے گا۔ اپنے مال میں کچھ شبہ ہو تو قرض لے کر حج کو جائے اور وہ قرض اپنے مال سے ادا کر دے۔

(7) حاجت سے زیادہ مال لے کر رفیقوں کی مدد اور فقیروں پر تصدق کرتا چلے یہ حج مبرور کی نشانی ہے۔

(8) عالم کتب فقہ بقدر کفایت ساتھ لے اور بے علم کسی عالم کے ساتھ جائے یہ بھی نہ ملے تو کم از کم یہ رسالہ ہمراہ ہو۔

(9) آئینہ، سرمہ کنگھا، مسواک ساتھ رکھے کہ سنت ہے۔

(10) اکیلا سفر نہ کرے کہ منع ہے۔ رفیق دیندار صالح ہو کہ بد دین کی ہمراہی سے اکیلا بہتر۔

(11) حدیث میں ہے جب تین آدمی سفر کو جائیں اپنے میں ایک کو سردار (امیر) بنالیں اس میں کاموں کا انتظام رہتا ہے۔ سردار اسے بنائیں جو خوش خلق عاقل دیندار ہو۔ سردار کو چاہئے کہ رفیقوں کے آرام کو اپنی آسائش پر مقدم رکھے۔

(12) چلتے وقت سب عزیزوں دوستوں سے ملے اور اپنے قصور معاف کرائے اور اب ان پر لازم ہے کہ دل سے معاف کر دیں۔ حدیث میں ہے جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی معذرت لائے واجب ہے کہ قبول کر لے ورنہ حوض کوثر پر آنا نہ ملے گا۔

(13) وقتِ رخصت سب سے دعا کرائے کہ برکت پائے گا کہ دوسروں کی دعا کے قبول ہونے کی زیادہ امید ہے اور یہ نہیں معلوم کہ کس کی دعا مقبول ہو لہذا سب سے دعا کرائے اور وہ لوگ حاجی یا کسی کو رخصت کریں تو وقتِ رخصت یہ دعا پڑھیں:

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ

(ترجمہ) ”اللہ کے سپرد کرتا ہوں تیرے دین اور تیری امانت کو اور تیرے“۔ عمل کے خاتمہ کو۔“

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو رخصت فرماتے تو یہ دعا پڑھتے اور اگر چاہے اس پر اتنا اضافہ کرے:

وَعَفَّرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ زَوَّدَكَ اللَّهُ التَّقْوَى وَجَنَّبَكَ الرَّذَى
(ترجمہ) اور تیرے گناہ کو بخش دے اور تیرے لئے خیر میسر کرے تو جہاں ہو اور تقویٰ کو تیرا پوشہ کرے اور تجھے ہلاکت سے بچائے۔

(14) ان سب کے دین جان مال اولاد تندرستی عافیت خدا کو سونپے۔

(15) لباس سفر پہن کر گھر میں چار رکعت نفل الحمد وقل سے پڑھ کر باہر نکلے وہ رکعتیں واپس آنے تک اس کے اہل و مال کی نگہبانی کریں گی نماز کے بعد ہو سکے تو یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ وَبِالْيَاكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اللَّهُمَّ
أَنْتَ بَقِيَّتِي وَأَنْتَ رَجَائِي اللَّهُمَّ اكْفِنِي مَا أَهْمَنِي وَمَا لَا أَهْتَمُّ بِهِ وَمَا أَنْتَ
أَعْلَمُ بِهِ مِنْي عَزَّ جَارُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ اللَّهُمَّ زَوَّدْنِي التَّقْوَى وَاعْفِرْ لِي ذُنُوبِي
وَوَجِّهْنِي إِلَى الْخَيْرِ أَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وُعْنَاءِ السَّفَرِ
وَكَاثِبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوَرِ بَعْدَ الْكُرْرِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ.

ترجمہ: ”اے اللہ تیری مدد سے میں نکلا اور تیری طرف متوجہ ہوا اور تیرے ساتھ میں نے اعتصام کیا اور تجھی پر توکل کیا اے اللہ تو میرا اعتماد اور تو میری امید ہے۔ الہی تو میری کفایت کر اس چیز سے جو مجھے فکر میں ڈالے اور اس سے جس کی میں فکر نہیں کرتا اور اس سے جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تیری پناہ لینے والا باعزت ہے۔ اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں الہی تقویٰ کو میرا زاد راہ کر اور میرے گناہوں کو بخش دے اور

مجھے خیر کی طرف متوجہ کر جدھر میں توجہ کروں۔ الہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی تکلیف اور واپسی کی برائی سے اور آرام کے بعد تکلیف سے اور اہل و مال و اولاد میں بری بات دیکھنے سے۔“

(16) گھر سے نکلنے سے پہلے اور بعد کچھ صدقہ کرے۔

(17) جدھر سفر کو جائے جمعرات یا ہفتہ یا پیر کا دن ہو اور صبح کا وقت مبارک ہے اور اہل جمعہ کو روز جمعہ قبل جمعہ سفر اچھا نہیں۔ فی زمانہ حاجی اُسی تاریخ پر حج کو روانہ ہو جو اس کے لئے حکومت کی جانب سے مقرر کی گئی ہے۔

(18) دروازہ سے باہر نکلتے ہی یہ دعا پڑھنا اچھا ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نَّرٰى اَوْ نَرٰى اَوْ نَضِلَّ اَوْ نُضَلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَحْجَلَ اَوْ يَحْجَلَ عَلَيْنَا اَحَدٌ۔

ترجمہ: ”اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کی مدد سے اور اللہ پر توکل کیا میں نے اور گناہ سے پھرنا اور نیکی کی قوت نہیں مگر اللہ سے اے اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ لغزش کریں یا کوئی لغزش دے یا گمراہ ہوں یا گمراہ کئے جائیں یا ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے یا جہالت کریں یا ہم پر کوئی جہالت کرے۔“ اور درود شریف کی کثرت کرے۔

(19) سب سے رخصت ہونے کے بعد اپنی مسجد سے رخصت ہو۔ وقت کراہت نہ ہو تو اس میں دو رکعت نفل پڑھے۔

(20) ضروریات سفر اپنے ساتھ لے اور سمجھ دار اور واقف کار سے مشورہ بھی لے پہنچنے کے کپڑے ضرورت کے مطابق ہوں، خواتین پردہ کرنے کے لئے پنکھایا گتے کی

شیٹ لے لیں تاکہ وقتِ ضرورت کام آئے، اور کچھ روزمرہ ضرورت کی دوائیں لے لیں اور حاجی کیمپ سے ان پر مہر لگوالیں وگرنہ وہ تمام دوائیں عموماً ایئر پورٹ ہی پر روک لی جاتی ہیں۔ بہت زیادہ دوائیں لینے کی ضرورت نہیں خدانخواستہ بیمار پڑ جائیں تو وہاں حاجیوں کے خرچ سے اسپتال قائم کئے گئے جہاں حجاج کو مفت دوا مل جاتی ہے۔

(21) خوشی خوشی گھر سے جائے اور ذکر الہی بکثرت کرے اور ہر وقت خوفِ خدا دل میں رکھے۔ غضب سے بچے۔ لوگوں کی بات برداشت کرے۔ اطمینان و وقار کو ہاتھ سے نہ جانے دے۔ بیکار باتوں میں نہ پڑے۔

(22) گھر سے نکلے تو یہ خیال کرے جیسے دنیا سے جا رہا ہے، چلتے وقت یہ دعا پڑے:

اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ.

واپسی تک مال و اہل و عیال محفوظ رہیں گے۔

(23) اسی وقت آیۃ الکرسی اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ تک سورۃ لہب کے سوا پانچ سورتیں سب مع بسم اللہ شریف پڑھے پھر آخر میں ایک بار بسم اللہ شریف پڑھ لے۔ راستہ بھر آرام سے رہے گا۔

(24) نیز اس وقت یہ آیت:

﴿إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأٰدُكَ اِلَىٰ مَعَادٍ﴾ (القصص)

(ترجمہ) ”بے شک جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا تجھے واپسی کی طرف واپس کرنے والا ہے۔“ ایک بار پڑھ لے بالآخر واپس آئے گا۔

(25) کاریاریل یا جہاز وغیرہ جس سواری پر سوار ہو ”بسم اللہ“ تین بار کہے پھر ”اللہ اکبر“ اور ”الحمد للہ“ اور ”سبحان اللہ“ ہر ایک تین تین بار ”لا الہ الا اللہ“ ایک بار پھر کہے:

﴿سُبْحَنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقَرَّبِیْنَ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ﴾

(پ ۲۵ الزخرف ۱۳، ۱۴)

(ترجمہ) ”پاک ہے وہ جس نے ہمارے لئے اسے مسخر کیا اور ہم اس کو فرمانبردار نہیں بنا سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔“
تاکہ اس سواری کے شر سے بچے ۔

(26) جہاز میں سوار ہوتے ہی حج کی نیت نہ کرے بلکہ جب جہاز کو پرواز کئے کچھ دیر گزر جائے اور اطمینان ہو جائے کہ ان شاء اللہ اب جہاز منزل ہی کو لے جائے گا تو نیت کر لے۔ اگرچہ جہاز میں میقات سے پہلے سائرین بجایا جاتا ہے کہ احرام کی نیت کر لیں مگر آپ اس سائرین کا انتظار نہ کریں کہ بعض اوقات لوگ سو جاتے ہیں اور میقات گزر جاتی ہے اور پھر بعد میں نیت کرتے ہیں جس سے دم لازم ہو جاتا ہے۔

(27) جدہ ایئر پورٹ پر بہت نامم گز ارنا پڑتا ہے صبر سے کام لے۔ وہاں کے لوگوں سے خوش خلقی سے پیش آئے اگر وہ سختی کریں تو ادب سے تحمل کرے، اس پر شفاعت نصیب ہونے کا وعدہ فرمایا ہے، خصوصاً اہل حرمین خصوصاً اہل مدینہ، اہل عرب کے افعال پر اعتراض نہ کرے، نہ دل میں کدورت لائے، اس میں دونوں جہاں کی سعادت ہے۔

(28) جدہ ایئر پورٹ پر بعض اوقات دوا کھلائی جاتی ہے وہ دوا کھالیں کہ اس میں بہتری ہے۔

(29) قبول حج کے لئے تین شرطیں ہیں۔ اللہ ﷻ فرماتا ہے:

﴿فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ (ب ۶ البقرة ۱۹۷)

ترجمہ: ”حج میں نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہونہ کوئی گناہ نہ کسی سے جھگڑا۔“
(ترجمہ کنز الایمان)

ابن ان باتوں سے نہایت ہی دور رہنا چاہئے۔ جب غصہ آئے یا جھگڑا ہوا کسی معصیت کا خیال ہو فوراً سر جھکا کر قلب کی طرف متوجہ ہو کر اس آیت کی تلاوت کرے اور دو ایک بار لا حول شریف پڑھے یہ بات جاتی رہے گی۔ یہی نہیں کہ اسی کی طرف سے ابتدا ہو یا اس کے رنقا ہی کے ساتھ جدال بلکہ بعض اوقات امتحاناً راہ چلتوں کو پیش کر دیا جاتا ہے کہ بے سبب الجھتے بلکہ گالیاں بکنے اور لعن و طعن کو تیار ہوتے ہیں اس سے ہر وقت ہوشیار رہنا چاہئے مبادا ایک دو بات کہنے سیماری محنت اور روپیہ برباد ہو جائے۔

(30) خبردار! نماز ہرگز نہ ترک کرنا کہ یہ ہمیشہ بہت بڑا گناہ ہے اور اس حالت میں اور سخت تر کہ جن کے دربار میں جاتے ہو راستہ میں انہیں کی نافرمانی کرتے چلیں تو بتائیں کہ آپ نے ان کو راضی کیا یا ناراض؟ میں نے خود بہت سے حجاج کو دیکھا ہے کہ نماز کی طرف بالکل التفات نہیں کرتے تھوڑی تکلیف پر نماز چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ شرع مطہر نے جب تک آدمی ہوش میں ہے نماز ساقط نہیں کی۔

(31) سفر مدینہ طیبہ میں بعض مرتبہ تافلہ نہ ٹھہرنے کے باعث مجبوری میں ظہر و عصر ملا کر پڑھنی ہوتی ہے۔ اس کے لئے لازم ہے کہ ظہر کے فرضوں سے فارغ ہونے سے

پہلے ارادہ کر لے کہ اسی وقت عصر پڑھوں گا اور فرض ظہر کے بعد فوراً عصر کی نماز پڑھے یہاں تک کہ بیچ میں ظہر کی سنتیں بھی نہ ہوں۔ اسی طرح مغرب کے بعد عشاء بھی انہیں شرطوں سے جائز ہے۔ اور اگر ایسا موقعہ ہو کہ عصر کے وقت ظہر یا عشاء کے وقت مغرب پڑھنی ہو تو صرف اتنی شرط ہے کہ ظہر کا وقت نکلنے سے پہلے نیت کر لے کہ عصر کے وقت میں پڑھنی ہے اور مغرب کے وقت میں عشاء کی نیت کر لے کہ عشاء کے ساتھ پڑھنی ہے۔

(32) ذکر خدا سے دل بہلائے کہ فرشتہ ساتھ رہے گا نہ کہ بے کار اشعار و لغویات سے کہ شیطان ساتھ ہوگا۔

(33) ہر سفر خصوصاً سفر حج میں اپنے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے دعا سے نافل نہ رہے کہ مسافر کی دعا قبول ہوتی ہے۔

(34) جب کسی مشکل میں مدد کی ضرورت ہو تو تین بار کہے:

.....يَا عِبَادَ اللَّهِ اَعِينُونِي.....

ترجمہ: ”اے اللہ کے نیک بندو میری مدد کرو“ غیب سے مدد ہوگی، یہ حکم حدیث میں ہے

(35) يَا صَمَدُ ۳۴ بار روز پڑھے بھوک پیاس سے بچے گا۔

(36) جب کہیں دشمنوں سے خوف ہو یہ پڑھ لے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نَحْوِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

(ترجمہ) ”اے اللہ میں تجھ کو ان کے سینوں کے مقابل کرتا ہوں اور ان کی برائیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

(37) جب غم و پریشانی لاحق ہو یہ دعا پڑھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ۔

(ترجمہ) ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظمت والا، حلم والا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑے عرش کا مالک ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے اور بزرگ عرش کا مالک ہے۔“ اور ایسے وقت لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ اور حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ کی کثرت کرے۔

(38) اگر کوئی چیز گم ہو جائے تو یہ کہے:

يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۖ اَجْمَعُ بَيْنِي وَبَيْنَ ضَالَّتِي

(ترجمہ) اے لوگوں کو اس دن جمع کرنے والے جس میں شک نہیں ہے شک اللہ وعدہ کا خلاف نہیں کرتا میرے اور میری گئی چیز کے درمیان جمع کر دے۔
ان شاء اللہ تعالیٰ مل جائے گی۔

(39) ہر بلندی پر چڑھتے اللہ اکبر کہے اور ڈھال میں اترتے: سبحان اللہ

(40) سوتے وقت ایک بار آیۃ الکرسی ہمیشہ پڑھے کہ چور اور شیطان سے امان ہے۔

(41) واپسی میں بھی وہی طریقے ملحوظ رکھے جو یہاں تک بیان ہوئے۔

(42) مکان پر آنے کی تاریخ و وقت سے پیشتر اطلاع دے دے بے اطلاع ہرگز نہ جائے خصوصاً رات میں۔

(43) لوگوں کو چاہئے کہ حاجی کا استقبال کریں اور اس کے گھر پہنچنے سے قبل دعا

کرائیں کہ حاجی جب تک اپنے گھر میں قدم نہیں رکھتا اس کی دعا قبول ہے۔

(44) سب سے پہلے اپنی مسجد میں آ کر دو رکعت نفل پڑھے۔

(45) دو رکعت گھر میں آ کر پڑھے پھر سب سے بکشاہ پیشانی ملے۔

(46) عزیزوں دوستوں کے لئے کچھ نہ کچھ تحفہ لائے اور حاجی کا تحفہ تبرکات حرمین

شریفین سے زیادہ کیا ہے اور دوسرا تحفہ دعا کا کہ مکان میں پہنچنے سے پہلے استقبال

کرنے والوں اور سب مسلمانوں کے لئے کرے۔

میقات

میقات اس جگہ کو کہتے ہیں کہ مکہ معظمہ کے جانے والے کو بغیر احرام وہاں

سے گزرنا جائز نہیں اگرچہ تجارت وغیرہ کسی اور غرض سے جانا ہو، میقات پانچ ہیں:

(1) ذوالحلیفہ۔ یہ مدینہ طیبہ کی میقات ہے اس زمانہ میں اس جگہ کا نام ابیار علی ہے،

بعض لوگوں کو آبار علی بھی کہتے سنا گیا ہے۔ ہندوستانی یا کسی اور ملک والے حج سے

پہلے اگر مدینہ طیبہ کو جائیں اور وہاں سے پھر مکہ معظمہ کو تو وہ بھی ذوالحلیفہ سے احرام

باندھیں۔

(2) ذات عرق۔ یہ عراق والوں کی میقات ہے۔

(3) جحفہ۔ یہ شامیوں کی میقات ہے۔

(4) قرن۔ یہ نجد والوں کی میقات ہے یہ جگہ طائف کے قریب ہے۔

(5) یلملم۔ یہ اہل یمن کے لئے میقات ہے۔ ہندوستانی اور پاکستانی حضرات کے

لئے بھی یہی میقات؛ لہذا اگر یہ لوگ مکہ معظمہ کے ارادے سے ہوائی جہاز میں بیٹھے

ہیں تو اس مقام کو عبور کرنے سے پہلے پہلے احرام باندھ لیں۔

احرام پہننے کے آداب

احرام کے احکام:

- (1) یہ تو پہلے ہی بیان کیا جا چکا ہے کہ احرام میقات سے پہلے ہی باندھ لیا جائے۔
- (2) جب احرام کی چادریں پہننے کا ارادہ کرے تو پہلے مسواک کریں اور وضو کریں اور خوب مل کر نہائیں، نہ نہائیں تو صرف وضو کریں یہاں تک کہ حیض و نفاس والی اور بچے بھی نہائیں اور باطہارت احرام باندھیں یہاں تک کہ اگر غسل کیا پھر بے وضو ہو گیا اور احرام باندھ کر وضو کیا تو فضیلت کا ثواب نہیں اور پانی نقصان کرے تو اسکی جگہ تیمم کی ضرورت نہیں ہاں اگر نوافل احرام کے لئے تیمم کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔
- (3) مرد چاہیں تو سرمندہ لیں کہ احرام میں بالوں کی حفاظت سے نجات ملے گی ورنہ کنگھا کر کے خوشبو دار تیل ڈالیں۔ اور اگر بالوں کی حفاظت کر سکتا ہے تو پھر افضل یہی ہے کہ ابھی بال نہ منڈوائے۔

- (4) غسل سے پہلے ناخن کتریں، خط بنوائیں، بغل و زیر ناف بال دور کریں بلکہ پیچھے کے بھی کہ اگر استنجا میں ڈھیلا لے تو بالوں کے ٹوٹنے اکھڑنے کا خدشہ نہ رہے۔
- (5) بدن اور کپڑوں پر خوشبو لگائیں کہ سنت ہے اگر خوشبو ایسی ہے کہ اس کا جرم باقی رہے گا جیسے مشک وغیرہ تو کپڑوں میں نہ لگائیں۔

- (6) مرد سلعے کپڑے اور موزے اتار دیں ایک چادر نئی یا دھلی اوڑھیں اور ایسا ہی ایک تہبند باندھیں یہ کپڑے سفید اور نئے بہتر ہیں اور اگر ایک ہی کپڑا پہنا جس سے سارا

ستر چھپ گیا جب بھی جائز ہے۔ بعض لوگ یہ کرتے ہیں کہ اسی وقت سے چادر ڈھنی بغل کے نیچے کر کے دونوں پلو بائیں مونڈھے پر ڈال دیتے ہیں یہ اس طواف کی سنت ہے کہ جس میں رمل کیا جاتا ہے۔ عام حالت میں سنت یہ ہے کہ عادت کے موافق چادر اوڑھی جائے یعنی دونوں مونڈھے اور پیٹھ اور سینہ چھپا رہے۔ خیال رہے کہ یہ تمام کام گھر ہی پر کر لیں کہ ایئر پورٹ پر یہ تمام کام کرنے کے مواقع نہیں ملیں گے۔

(7) گھر میں یا ایئر پورٹ پر دو رکعت بنیّت احرام پڑھیں۔ پہلی میں فاتحہ کے بعد ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ دوسری میں ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ﴾ پڑھیں۔

حج کی اقسام

حج تین طرح کا ہوتا ہے۔ اسی طرح اعتبار سے نیت کی جاتی ہے۔ پہلے حج کی اقسام بیان کی جاتی ہے۔

(۱) حج افراد: یعنی صرف حج کرنے کا ارادہ ہو اور اس کے لئے شرط یہ کہ اُس نے حج کے مہینوں یعنی شوال، ذی قعدہ اور پہلی ذی الحجہ سے نو ذی الحجہ کے دوران عمرہ نہ کیا ہو۔ اس حج میں شکرانہ کی قربانی واجب نہیں۔ حج افراد کرنے والے کو مفرد کہتے ہیں۔

(۲) حج تمتع: یعنی پہلے صرف عمرہ کا ارادہ ہو پھر یام حج میں حج کے احرام کے ساتھ حج کرنے کا۔ اس میں قربانی واجب ہے۔ حج تمتع کرنے والے کو مُتَمَتِّع کہتے ہیں۔

(۳) حج قرآن: یعنی حج و عمرہ دونوں کی یہیں سے ایک ساتھ نیت کرے اور یہ سب سے افضل ہے، اس میں بھی قربانی واجب ہے۔ حج قرآن کرنے والے حاجی کو

تاریخ کہتے ہیں۔

احرام کی نیت

احرام کی نیت عام طور پر احرام کے نوافل کے بعد جاتی ہے اور یہ ہی افضل ہے مگر جو لوگ ہوائی جہاز میں سفر کر رہے ہوں وہ احتیاطاً جہاز میں پرواز کے بعد بھی نیت کر سکتے ہیں مگر اتنی دیر نہ کریں کہ میقات گزر جائے۔ احرام کے لئے ایک مرتبہ زبان سے لبیک کہنا ضروری ہے اور اگر اس کی جگہ..... "سُبْحَانَ اللَّهِ" یا "الْحَمْدُ لِلَّهِ" یا "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ"..... یا کوئی اور ذکر الہی کیا اور احرام کی نیت کی تو احرام ہو گیا مگر سنت لبیک کہنا ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) گونگا ہو تو اسے چاہئے کہ ہونٹ کو جنبش دے۔ احرام کے لئے نیت شرط ہے اگر بغیر نیت لبیک کہا احرام نہ ہوا۔ یونہی تنہا نیت بھی کافی نہیں جب تک لبیک یا اس کے قائم مقام کوئی اور چیز نہ ہو۔ (عالمگیری)

دوسرے کی طرف سے حج کو گیا تو اس کی طرف سے حج کرنے کی نیت کرے اور بہتر یہ ہے کہ "لَبَّيْكَ" میں یوں کہے "لَبَّيْكَ مِنْ فُلَانٍ" یعنی فلاں کی طرف سے لبیک۔ اور فلاں کی جگہ اس کا نام لے اور اگر نام نہ لیا مگر دل میں ارادہ ہے جب بھی حرج نہیں۔ (نسک)

تلبیہ

تلبیہ کے الفاظ درج ذیل ہیں:

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ
لَا شَرِيكَ لَكَ ۞

ترجمہ: ”میں تیرے پاس حاضر ہوا اے اللہ میں تیرے حضور حاضر ہوا
تیرے حضور حاضر ہوا تیرا کوئی شریک نہیں میں تیرے حضور حاضر ہوا بے شک تعریف
اور نعمت اور ملک تیرے ہی لئے ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔“

حج افراد کی نیت

اگر کوئی حج افراد کرنا چاہتا ہے تو وہ درج ذیل الفاظ میں نیت کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَبَیِّنْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاحْرَمْتُ بِهٖ
مُخْلِصًا لِلّٰهِ تَعَالٰی۔

ترجمہ: ”اے اللہ میں حج کا ارادہ کرتا ہوں اسے تو اسے میرے لیے آسان کر دے،
اور اسے مجھ سے قبول کر۔ میں نے حج کی نیت کی اور خاص اللہ کے لیے میں نے اس کا
احرام باندھا۔“

اور پھر باواز تلبیہ پڑھے۔

حج تمتع کی نیت

اگر کوئی حج تمتع کرنا چاہتا ہے تو وہ درج ذیل الفاظ میں نیت کرے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَبَیِّنْهَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْعُمْرَةَ وَاحْرَمْتُ بِهَا
مُخْلِصًا لِلّٰهِ تَعَالٰی

ترجمہ: ”اے اللہ میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں اسے تو میرے لیے آسان کر دے، اور
اسے مجھ سے قبول کر لے، میں نے عمرہ کی نیت کی اور خاص اللہ کے لیے میں نے اس
کا احرام باندھا۔“ اور پھر باواز تلبیہ کہے۔

حج قرآن کی نیت

اگر کوئی حج قرآن کرنا چاہتا ہے تو درج ذیل الفاظ میں نیت کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَبَيِّرْهُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْعُمْرَةَ
وَالْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهَمَا مُخْلِصًا لِلّٰهِ تَعَالٰی

ترجمہ: ”اے اللہ میں عمرہ اور حج کا ارادہ کرتا ہوں انھیں تو میرے لیے آسان کر دے،
اور اسے مجھ سے قبول کر لے۔ میں نے عمرہ اور حج کی نیت کی اور خاص اللہ کے لیے
میں نے ان کا احرام باندھا۔“ پھر باوازیلیہ کہے۔

نوٹ: نیت میں عربی کے الفاظ کہنے لازمی نہیں اگر کوئی اپنی زبان میں ان دعاؤں کا
منہوم ادا کر دے تو بھی درست ہے۔

تینوں قسم کے حج کرنے والوں کے لئے مستحب ہے کہ درود شریف پڑھے
پھر دعا مانگے، ایک دعا یہاں پر یہ منقول ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَالْحَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ
اور یہ دعا بھی بزرگوں سے منقول ہے،

اَللّٰهُمَّ اَحْرَمَ لَكَ شَعْرِیْ وَبَشِرِیْ وَعَظْمِیْ وَدَمِیْ مِنَ النِّسَاءِ وَالطِّیْبِ وَكُلِّ
شَیْءٍ حَرَمْتَهُ عَلٰی الْمُحْرِمِ اَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ الْكَرِیْمَ لَبِّكَ وَسَعْدَیْكَ
وَالْخَبِیْرَ كُلَّهُ بِیَدَیْكَ وَالرَّغْبَاءِ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ لَبِّكَ ذَا النِّعْمَاءِ وَالْفَضْلِ
الْحَسَنِ لَبِّكَ مَرْعُوْبًا وَمَرْهُوْبًا اِلَيْكَ لَبِّكَ اِلٰهَ الْخَلْقِ لَبِّكَ لَبِّكَ حَقًّا حَقًّا
تَعَبُّدًا وَرَقًا لَبِّكَ عَدَدَ التُّرَابِ وَالْحَصٰی لَبِّكَ لَبِّكَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبِّكَ لَبِّكَ

مِنْ عِبَادِكَ لَيْكَ لَيْكَ فَرَّاجَ الْكُرُوبِ لَيْكَ لَيْكَ اَنَا عَبْدُكَ لَيْكَ لَيْكَ
غَفَّارَ الذُّنُوبِ لَيْكَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ اَدَاءَ فَرَضِ الْحَجِّ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ وَاجْعَلْنِيْ
مِنْ الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوا لَكَ وَاٰمَنُوا بِرِعْدِكَ وَاتَّبَعُوا اَمْرَكَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وُقْدِكَ
الَّذِيْنَ رَضِيْتَ عَنْهُمْ وَاَرْضَيْتَهُمْ وَقَبِلْتَهُمْ

ترجمہ: ”اے اللہ تیرے لئے احرام باندھا میرے بال اور بشرہ نے اور میری ہڈی اور
میرے خون نے عورتوں اور خوشبو سے اور ہر اس چیز سے جس کو تو نے محرم پر حرام کیا
اس سے میں تیرے وجہ کریم کا طالب ہوں میں تیرے حضور حاضر ہوا اور کل خیر تیرے
ہاتھ میں ہے اور رغبت و عمل صالح تیری طرف ہے میں تیرے حضور حاضر ہوا اے نعمت
اور اچھے فضل والے میں تیرے حضور حاضر ہوا تیری طرف رغبت کرتا ہوا اور ڈرتا ہوا
تیرے حضور حاضر ہوا اے مخلوق کے معبود بار بار حاضر ہوں حق سمجھ کر عبادت اور بندگی
جان کر خاک اور کنکریوں کی گنتی کے موافق لبیک بار بار حاضر ہوں اے بلند یوں
والے بار بار حاضری ہے بھاگے ہوئے غلام کی تیرے حضور لبیک لبیک اے سختیوں
کے دور کرنے والے لبیک لبیک میں تیرا بندہ ہوں لبیک لبیک اے گناہوں کے بخشنے
والے لبیک اے اللہ حج فرض کے ادا کرنے پر میری مدد کر اور اس کو میری طرف سے
قبول کر اور مجھ کو ان لوگوں میں کر جنہوں نے تیری بات قبول کی اور تیرے وعدے پر
ایمان لائے اور تیرے امر کا اتباع کیا اور مجھ کو اپنے اس وفد میں کر دے جن سے تو
راضی ہے اور جن کو تو نے راضی کیا اور جن کو تو نے مقبول بنایا۔“

اور لبیک کی کثرت کریں جب تلبیہ شروع کریں تو کم از کم تین بار رکھنا بہتر ہے۔

نوٹ: جو حضرات عربی درست نہ پڑھ سکتے ہوں وہ ترجمہ ہی پڑھ لیں تو ان شاء اللہ

دعا کا ثواب ملے گا۔

وہ باتیں جو احرام میں حرام ہیں

- احرام کی نیت کرنے کے بعد حالت احرام میں درج ذیل باتیں حرام ہیں۔
- (1) عورت سے صحبت (2) بوسہ (3) مساس (4) گلے لگانا (5) اس کی شرمگاہ پر نگاہ ڈالنا جبکہ یہ چاروں باتیں بشہوت ہوں۔ (6) عورتوں کے سامنے جماع کا نام لینا۔ (7) نخش (8) گناہ ہمیشہ حرام تھے اب اور سخت حرام ہو گئے۔
 - (9) کسی سے دنیاوی بات پر لڑائی جھگڑا (10) جنگل کا شکار (11) اس کی طرف شکار کرنے کو اشارہ کرنا یا (12) کسی طرح بتانا (13) بندوق یا بارود یا اس کے ذبح کرنے کو چھری دینا (14) اس کے انڈے توڑنا (15) شکار کے پر اکھیڑنا
 - (16) پاؤں یا بازو توڑنا (17) اس کا دودھ دوہنا (18) اس کا گوشت یا
 - (19) انڈے پکانا، بھوننا (20) بیچنا (21) خریدنا (22) کھانا اور (23) اپنا یا دوسرے کا ناخن کترنا یا دوسرے سے اپنا کتروانا (24) سر سے پاؤں تک کہیں سے کوئی بال کسی طرح جدا کرنا (25) منہ (26) یا سر کسی کپڑے وغیرہ سے چھپانا
 - (27) بستہ یا کپڑے کی پٹئی یا گٹھڑی سر پر رکھنا (28) عمامہ باندھنا (29) برقع
 - (30) دستانے پہننا یا (31) موزے یا جرابیں وغیرہ جو وسط قدم کو چھپائے (جہاں عربی جوتے کا تسمہ ہوتا ہے) پہننا، اگر جوتیاں نہ ہوں تو موزے کاٹ کر پہنیں کہ وہ تسمہ کی جگہ نہ چھپے۔ (32) سلا کپڑا پہننا خوشبو (33) بالوں یا (34) بدن یا
 - (35) کپڑوں میں لگانا (36) ملا گیری یا کسم، کیسر غرض کسی خوشبو کے رنگے کپڑے

پہننا جبکہ ابھی خوشبو دے رہے ہوں۔ (37) خالص خوشبو، مشک، عنبر، زعفران، جاوتری، لونگ، الاچھی، دارچینی، زنجبیل وغیرہ کھانا، (38) ایسی خوشبو کا آنچل میں باندھنا جس سے فی الحال مہک ہو جیسے مشک، عنبر، زعفران (39) سریا داڑھی کو خطمی یا کسی خوشبو دار یا ایسی چیز سے دھونا جس سے جونیں مرجائیں۔ (40) وسمہ یا مہندی کا خضاب لگانا (41) کوند وغیرہ سے بال جمانا (42) زیتون یا (43) تل کا تیل اگرچہ بے خوشبو ہو بالوں یا بدن میں لگانا (44) کسی کا سر موٹنا اگرچہ اس کا احرام نہ ہو (45) جوں مارنا (46) جوں پھینکنا (47) کسی کو جوں کے مارنے کا اشارہ کرنا (48) کپڑا اس کے مارنے کو دھونا یا (49) دھوپ میں ڈالنا (50) بالوں میں پارہ وغیرہ اس کے مارنے کو لگانا غرض جوں کے ہلاک پر کسی طرح باعث ہونا۔

احرام کے مکروہات

احرام میں یہ باتیں مکروہ (ناپسندیدہ) ہیں۔

- (1) بدن کا میل چھڑانا (2) بال یا بدن کھلی یا صابن وغیرہ بے خوشبو کی چیز سے دھونا
- (3) کنگھی کرنا (4) اس طرح کھجانا کہ بال ٹوٹنے یا جوں کے گرنے کا اندیشہ ہو
- (5) انگرکھا، کرنا، چغہ پہننے کی طرح کندھوں پر ڈالنا (6) خوشبو کی دھونی دیا ہوا کپڑا کہ ابھی خوشبو دے رہا ہو پہننا اوڑھنا (7) قصداً خوشبو سوگھنا اگرچہ خوشبو دار پھل یا پتہ ہو جیسے لیموں، نارنگی، پودینہ، عطر دانہ (8) عطر فروش کی دکان پر اس غرض سے بیٹھنا کہ خوشبو سے دماغ معطر ہوگا۔ (9) سرمہ (10) منہ پر پٹی باندھنا، غلاف کعبہ کے اندر اس طرح داخل ہونا (11) کہ غلاف شریف سر یا منہ سے لگے (12)

ناک وغیرہ منہ کا کوئی حصہ کپڑے سے چھپانا (13) کوئی ایسی چیز کھانا پینا جس میں خوشبو پڑی ہو اور نہ وہ پکائی گئی ہو نہ بوز اکل ہو گئی ہو (14) بے سلا کپڑا رفو کیا ہو یا پیوند لگا ہوا پہننا (15) تکلیف پر منہ رکھ کر اوندھالیٹنا (16) مہکتی خوشبو ہاتھ سے چھونا جبکہ ہاتھ میں لگ نہ جائے ورنہ حرام ہے (17) بازو یا گلے پر تعویذ باندھنا اگرچہ بے سلا کپڑے میں لپیٹ کر (18) بلا عذر بدن پر پٹی باندھنا (19) سنگار کرنا (20) چادر اوڑھ کر اس کے آنچلوں میں گرہ دے لینا جیسے گانتی باندھتے ہیں اس طرح یا کسی اور طرح پر جبکہ سر کھلا ہو ورنہ حرام ہے۔ (21) یونہی تہبند کے دونوں کناروں میں گرہ دینا (22) تہبند باندھ کر کمر بند یا رسی سے کسنا۔

یہ باتیں احرام میں جائز ہیں

حالت احرام میں درج ذیل کام کرنا نہ تو ناجائز ہے اور نہ مکروہ۔

- (1) انگر کھا، کرنا، چغہ لیٹ کر اوپر سے اس طرح ڈال لینا کہ سر اور منہ نہ چھپے
- (2) ان چیزوں یا پاجامہ کا تہبند باندھ لینا (3) چادر کے آنچلوں کو تہبند میں گھرسنا
- (4) ہسیانی یا (5) پٹی یا (6) ہتھیار باندھنا (7) بے میل چھڑائے غسل کرنا
- (8) پانی میں غوطہ لگانا (9) کپڑے دھونا جبکہ جوں مارنے کی غرض سے نہ ہو
- (10) مسواک کرنا (11) کسی چیز کے سایہ میں بیٹھنا (12) چھتری لگانا
- (13) انگوٹھی پہننا (14) بے خوشبو کا سرمہ لگانا (15) داڑھ اکھاڑنا (16) ٹوٹے ہوئے ناخن کو جدا کر دینا (17) دہل یا پھنسی توڑ دینا (18) ختنہ کرنا (19) نصد کھلوانا (20) بغیر بال موڈے چھپنے کرنا (21) آنکھ میں جو بال نکلے اسے جدا

کرنا (22) سریا بدن اس طرح آہستہ کھانا کہ بال نہ ٹوٹے (23) احرام سے پہلے جو خوشبو لگائی اس کا لگا رہنا (24) پالتو جانور اونٹ، گائے، بکری، مرغی وغیرہ ذبح کرنا (25) انھیں پکانا (26) انھیں کھانا (27) اس کا دودھ دوہنا، اس کے انڈے توڑنا (28) بھوننا کھانا (29) جس جانور کو غیر محرم نے شکار کیا اور کسی محرم نے اس کے شکار یا ذبح میں کسی طرح کی مدد نہ ہو اس کا کھانا بشرطیکہ وہ جانور نہ حرم کا ہو نہ حرم میں ذبح کیا گیا ہو (30) کھانے کے لئے مچھلی کا شکار کرنا (31) دوا کے لئے کسی دریائی جانور کا مارنا (32) دوا یا غذا کے لئے نہ ہو۔ اگر صرف تفریح کے لئے ہو جس طرح لوگوں میں رائج ہے تو شکار دریا کا ہو یا جنگل کا خود ہی حرام ہے اور احرام میں سخت تر حرام (33) بیرون حرم کی گھاس اکھاڑنا یا درخت کا ٹٹا (34) چیل، کوا (35) چوہا (36) گرگٹ (37) چھپکلی (38) سانپ (39) بچھو (40) کھٹل (41) مچھر (42) پسو (43) مکھی (44) وغیرہ خبیث و موزی جانوروں کا مارنا، اگرچہ حرم میں ہوں (45) منہ اور سر کے سوا کسی اور جگہ زخم پر پٹی باندھنا (46) سریا (47) گال کے نیچے تکیہ رکھنا (48) سر (49) یا ناک پر اپنایا دوسرے کا ہاتھ رکھنا (50) کان کپڑے سے چھپانا (51) ٹھوڑی سے نیچے داڑھی پر کپڑا آنا (52) سر پر سنی یا بوری اٹھانا (53) جس کھانے کے پکنے میں مشک وغیرہ پڑے ہوں اگرچہ خوشبو دیں (54) یا بے پکائے جس میں کوئی خوشبو ڈالی اور وہ بو نہیں دیتی اس کا کھانا پینا (55) گھی یا چربی یا کڑوا تیل یا ناریل یا بادام یا کدو کا تیل کہ بسایا نہ ہو بالوں یا بدن میں لگانا (56) خوشبو کے رنگے کپڑے پہننا جبکہ ان کی خوشبو جاتی رہی ہو مگر گسم کیسر کا رنگ مرد کو ویسے ہی حرام ہے۔ (57) دین کے لئے جھگڑنا بلکہ

حسب حاجت فرض و واجب ہے۔ (58) جوتا پہننا جو پاؤں کے جوڑ کو نہ چھپائے
(59) بے سِلے کپڑے میں لپیٹ کر تعویذ گلے میں ڈالنا (60) آئینہ دیکھنا (61)
ایسی خوشبو چھوننا جس میں فی الحال مہک نہیں جیسے لوبان، صندل (61) یا اس کا آنچل
میں باندھنا (64) نکاح کرنا۔

احرام میں مرد و عورت کا فرق

ان مسائل مذکورہ میں عورت کو چند باتیں جائز ہیں۔

(1) سر چھپانا بلکہ نامحرم کے سامنے اور نماز میں فرض ہے (2) سر پر بستر اٹھانا بدرجہ
اولیٰ (3) یونہی کوند وغیرہ سے بال جمانا (4) ستر وغیرہ پر پٹی خواہ بازو یا گلے میں
تعویذ باندھنا، اگرچہ سی کر (5) غلاف کعبہ کے اندریوں داخل ہونا کہ سر پر رہے منہ
پر نہ آئے (6) دستانے (7) موزے (8) سِلے کپڑے پہننا (9) عورت اتنی آواز
سے لبیک نہ کہے کہ نامحرم سنے ہاں اتنی آواز سے پڑھے کہ اپنے کان تک آواز آئے۔

تنبیہ

احرام میں منہ چھپانا عورت کو بھی حرام ہے نامحرم کے آگے کوئی پنکھا وغیرہ
منہ سے الگ سامنے رکھے۔ جو باتیں احرام میں جائز ہیں وہ اگر کسی عذر سے یا بھول
کر ہوں تو گناہ نہیں مگر ان پر جو جرمانہ مقرر ہے ہر طرح دینا آئے گا اگرچہ بے قصد
ہوں یا سہو یا جبر یا سوتے میں۔ خیال رہے کہ طوافِ قدوم کے سوا وقت احرام سے
رمی جمرہ تک جس کا ذکر آئے گا اکثر اوقات لبیک کی بے شمار کثرت رکھے۔ اٹھتے بیٹھتے
چلتے پھرتے وضو بے وضو ہر حال میں خصوصاً چڑھائی پر چڑھتے اترتے، دو تانلوں کے

ماتے، صبح و شام، پچھلی رات، پانچوں نمازوں کے بعد، غرض یہ کہ ہر حالت کے بدلنے پر مردبآواز کہیں مگر نہ اتنی بلند کہ اپنے آپ یا دوسرے کو تکلیف ہو اور عورتیں پست آواز سے مگر نہ اتنی پست کہ خود بھی نہ سنیں۔

حرم مکہ معظمہ اور مسجد الحرام میں داخلے کے آداب

داخلی حرم کے احکام

(1) جب حرم مکہ کے متصل پہنچے سر جھکائے، آنکھیں شرم گناہ سے نیچی کئے خشوع و خضوع سے داخل ہو، اور ہو سکے تو پیادہ ننگے پاؤں اور لبیک و دعا کی کثرت رکھے اور بہتر یہ کہ دن میں نہا کر داخل ہو حیض و نفاس والی عورت کو بھی نہانا مستحب ہے۔

(2) مکہ معظمہ کے گرد اگر دکنی کوس تک حرم کا جنگل ہے ہر طرف اس کی حدیں بنی ہوئی ہیں ان حدوں کے اندر ترگھاس اکھیڑنا، خود رو پیڑ کاٹنا، وہاں کے وحشی جانوروں کو تکلیف دینا حرام ہے۔ یہاں تک کہ اگر سخت دھوپ ہو اور ایک ہی پیڑ ہے اس کے سایہ میں ہرن بیٹھا ہے تو جائز نہیں کہ اپنے بیٹھنے کے لئے اسے اٹھائے اور اگر وحشی جانور بیرون حرم کا اس کے ہاتھ میں تھا اس کو لئے ہوئے حرم میں داخل ہوا اب وہ جانور حرم کا ہو گیا فرض ہے کہ فوراً فوراً چھوڑ دے۔ مکہ معظمہ میں جنگلی کبوتر بکثرت ہیں ہر مکان میں رہتے ہیں خبردار ہرگز ہرگز نہ اڑائے، نہ کوئی ایذا پہنچائے۔ بعض ادھر ادھر کے لوگ جو مکہ میں بے کبوتروں کا ادب نہیں کرتے ان کی ریس نہ کرے مگر برا نہیں بھی نہ کہے کہ جب وہاں کے جانور کا ادب ہے تو مسلمان انسان کا کیا کہنا۔ یہ باتیں جو حرم کے متعلق بیان کی گئیں احرام کے ساتھ خاص نہیں احرام ہو یا نہ ہو بہر حال

یہ باتیں حرام ہیں۔

(3) جب مکہ معظمہ پر نظر پڑے، ٹھہر کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّیْ بِهَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِیْ فِیْهَا رِزْقًا حَلَالًا۔

ترجمہ: ”اے اللہ تو مجھے اس میں برقرار رکھ اور مجھے اس میں حلال روزی دے۔“

اور درود شریف کی کثرت کرے اور افضل یہ ہے کہ نہا کر داخل ہو اور مدفونین جنة المعلىٰ کے لئے فاتحہ پڑھے اور مکہ معظمہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَالْبَلَدُ بَلَدُكَ جِئْتُكَ هَارِبًا مِنْكَ اِلَيْكَ لِاَوْدِیْ
فَرَاتِضَاكَ وَاَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَالتَّمَسُّ رِضْوَانَكَ اَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمُضْطَرِّیْنَ
اِلَيْكَ الْخَائِفِیْنَ عِقُوْبَتَكَ اَسْأَلُكَ اَنْ تُقْبِلَنی الْیَوْمَ بِعَفْوِكَ وَتُدْخِلَنی فِیْ
رَحْمَتِكَ وَتَحَاوِزَ عَنِّی بِمَغْفِرَتِكَ وَتُعِیْنَنی عَلٰی اَدَاءِ فَرَائِضِكَ اَللّٰهُمَّ نَجِّنِیْ
مِنْ عَذَابِكَ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاَدْخِلْنِیْ فِیْهَا وَاعِزَّنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ
الرَّجِیْمِ ۝

ترجمہ: ”اے اللہ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور یہ شہر تیرا شہر ہے میں تیرے پاس تیرے عذاب سے بھاگ کر حاضر ہوا کہ تیرے فرائض کو پورا کروں اور تیری رحمت کو طلب کروں اور تیری رضا کو تلاش کروں میں تجھ سے اس طرح سوالات کرتا ہوں جیسے مضطر اور تیرے عذاب سے ڈرنے والے سوال کرتے ہیں۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ آج تو اپنے عفو کے ساتھ مجھ کو قبول کر اور اپنی رحمت میں مجھے داخل کر اور اپنی مغفرت کے ساتھ مجھ سے درگزر فرما اور فرائض کی ادائیگی پر میری اعانت کر۔“

اے اللہ مجھ کو اپنے عذاب سے نجات دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور اس میں مجھے داخل کر اور شیطان مردود سے مجھے پناہ میں رکھ۔“

نوٹ: جب مکہ معظمہ میں پہنچ جائے تو سب سے پہلے مسجد الحرام میں جائے کھانے پینے کپڑے بدلنے مکان کرایہ پر لینے وغیرہ دوسرے کاموں میں مشغول نہ ہو اگر عذر ہو مثلاً سامان کو چھوڑنا ہے تو ضائع ہونے کا اندیشہ ہے تو محفوظ جگہ رکھوانے یا کسی اور ضروری کام میں مشغول ہو تو حرج نہیں اور اگر چند شخص ہوں تو بعض اسباب اتروانے میں مشغول ہوں اور بعض مسجد الحرام شریف چلے جائیں۔ (منک)

(4) ذکر خدا ﷻ اور رسول ﷺ اور اپنے اور تمام مسلمانوں کے لئے دعائے فلاح دارین کرنا ہوا اور لبیک کہتا ہوا باب السلام تک پہنچے اور ممکن ہو تو اس آستانہ پاک کو بوسے دے کر پہلے داہنا پاؤں رکھ کر داخل ہو اور یہ کہے:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَ بِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَ سُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلَى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَ افْتَحْ
لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.

ترجمہ: ”میں خدائے عظیم کی پناہ مانگتا ہوں اور اس کے وجہ کریم کی اور قدیم سلطنت کی مردود شیطان سے اللہ کے نام کی مدد سے سب خوبیاں اللہ کے لیے اور رسول اللہ پر سلام۔ اے اللہ درود بھیج ہمارے آقا محمد اور ان کی آل اور بیٹیوں پر الہی میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“

یہ دعا خوب یاد رکھے جب کبھی مسجد الحرام شریف یا اور کسی مسجد میں داخل ہو

اسی طرح داخل ہو اور یہ دعا پڑھ لیا کرے اور اس وقت خصوصیت کے ساتھ اس دعا کے ساتھ اتنا اور ملائے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَ اِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَتّٰى رُبَّنَا بِالسَّلَامِ
وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ اِلَاكُرَامِ اَللّٰهُمَّ اِنْ
هٰذَا حَرَمُكَ وَمَوْضِعُ اَمْنِكَ فَحَرِّمْ لِحِمِّي وَبَشَرِي وَدِمِّي وَمُخَيِّي وَعِظَامِي
عَلَى النَّارِ۔

ترجمہ: ”اے اللہ تو سلام ہے اور تجھی سے سلامتی ہے اور تیری ہی طرف سلامتی لوٹی ہے
اے ہمارے رب ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور دارالسلام (جنت) میں داخل کر
اے ہمارے رب تو برکت والا اور بلند ہے اے جلال و بزرگی والے الہی یہ تیرا حرم
ہے اور تیری امن کی جگہ ہے میرے گوشت اور پوست اور خون اور مغز اور ہڈیوں کو جہنم
پر حرام کر دے۔“

اور جب کسی مسجد سے باہر آئے تو پہلے بایاں قدم باہر رکھے اور وہی دعا
پڑھے مگر اخیر میں رَحْمَتِكَ کی جگہ فَضْلِكَ کہے اور اتنا اور پڑھائے۔ وَسَهِّلْ لِيْ
اَبْوَابَ رِزْقِكَ (ترجمہ) اور میرے لئے اپنے رزق کے دروازے آسان کر دے۔
اس کی برکات دین و دنیا میں بے شمار ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

(5) وہ جگہ جہاں سے کعبہ معظمہ نظر آئے تو ٹھہر جائے کہ یہ عظیم اجابت و قبول کا وقت
ہے اور یہاں صدق دل سے اپنے تمام عزیزوں، دوستوں مسلمانوں کے لئے
مغفرت و عافیت مانگے اور جنت بلا حساب کی دعا کرے اور درود شریف کی کثرت اس
موقع پر نہایت اہم ہے۔ اس مقام پر تین بار اللہ اکبر اور تین مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ

کہے اور یہ پڑھے:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم وَ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم .

ترجمہ: ”اے رب تو دنیا میں ہمیں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور جہنم کے
عذاب سے ہمیں بچا اے اللہ عز و جل میں اس خیر میں سے سوال کرتا ہوں جس کا
تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے سوال کیا اور تیری پناہ مانگتا ہوں ان چیزوں کے شر سے
جن سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ مانگی۔“

اور پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِیْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِیِّكَ
مُسَبِّحًا وَمَوْلًا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم اَللّٰهُمَّ زِدْنِیْكَ هٰذَا
تَعْظِیْمًا وَتَشْرِیْفًا وَمَهَابَةً وَزِدْ مِنْ تَعْظِیْمِهِ وَتَشْرِیْفِهِ مِنْ حَاجَةٍ وَاعْتَمَرَ تَعْظِیْمًا
وَتَشْرِیْفًا وَمَهَابَةً.

ترجمہ: ”اے اللہ تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب کی تصدیق کی اور تیرے عہد کو پورا کیا
اور تیرے نبی محمد ﷺ کا اتباع کیا اے اللہ تو اپنے اس گھر کی تعظیم و شرافت و ہیبت زیادہ
کر اور اس کی تعظیم و تشریف سے اس شخص کی عظمت و شرافت و ہیبت زیادہ کر جس نے
اس کا حج و عمرہ کیا۔“

اور یہ درج ذیل دعائے جامع کم از کم تین بار اس جگہ پڑھیں،

اَللّٰهُمَّ هٰذَا بَیْتُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ

لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِعَبْدِكَ الصَّالِحِ اَمْحَنْعَلِي وَمُرْتَبَ
هَذَا الْكِتَابِ اَللّٰهُمَّ اَنْصُرْهُمَا نَصْرًا عَزِيْزًا اٰمِيْنَ.

ترجمہ: ”اے اللہ یہ تیرا گھر ہے اور میں تیرا بندہ ہوں غفوعافیت کا سوال تجھ سے کرنا
ہوں دین و دنیا و آخرت میں میرے لیے اور میرے والدین اور تمام مومنین و مومنات
کے لیے اور تیرے صالح بندہ امجد علی اور اس کتاب کے مرتب کرنے والے کے
لیے۔ الہی تو ان کی مدد فرما۔ آمین

(6) آئندہ جب کعبہ معظمہ پر نظر پڑے تین بار لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہے اور
درو شریف اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْنَكَ هَذَا تَعْظِيْمًا وَتَشْرِيفًا وَتَكْرِيْمًا وَبِرًّا وَمَهَابَةً اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنَا
الْحَنَّةَ بِاِحْسَابِ اَللّٰهُمَّ اَسْأَلُكَ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْ وَتُقْبِلَ عَشْرَتِيْ وَتَضَعْ
وِزْرِيْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَزَائِرُكَ وَعَلَى كُلِّ مَزُوْرٍ
حَقٌّ وَاَنْتَ خَيْرُ مَزُوْرٍ فَاَسْأَلُكَ تَرْحَمْنِيْ وَتَفُكْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ.

ترجمہ: ”اے اللہ تو اپنے اس گھر کی عظمت و شرافت و بزرگی و کلوئی و ہیبت
زیادہ کرائے اللہ ہم کو جنت میں بلا حساب داخل کرا الہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ
میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم کر اور میری لغزش دور کر اور اپنی رحمت سے میرے
گناہ دفع کرائے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان الہی میں تیرا بندہ اور تیرا زائر ہوں
اور جس کی زیارت کی جائے اس پر حق ہوتا ہے اور تو سب سے بہتر زیارت کیا ہوا ہے
میں یہ سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر رحم کر اور میری گردن جہنم سے آزاد کر۔“

حرم میں داخل ہونے کے بعد حاجی کیا کرے؟

احرام باندھ کر حرم میں آنے والا شخص چار حالتوں میں کسی ایک حال میں ہوگا۔ (۱) یا وہ صرف عمرہ کے ارادہ سے آیا ہوگا (۲) یا مفرد حاجی ہوگا (۳) یا متمتع (۴) یا تارن ہوگا۔

اگر وہ صرف عمرہ کرنے یا حج تمتع کے لئے آیا ہے تو اس کے لئے طوافِ قدم سنت نہیں بلکہ وہ عمرہ کی نیت سے ایک طواف، صفا مروہ کی سعی بجا لا کر حلق یا تقصیر کروا کر احرام کھول دیگا۔

جبکہ وہ شخص جو حج قرآن کی نیت سے آیا ہے وہ عمرہ کے افعال یعنی طواف اور سعی کرنے کے بعد حج کی قربانی تک سر نہ منڈوائے بلکہ مزید ایک اور طواف، طوافِ قدم کی نیت سے کر لے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ طوافِ قدم میں اضطباع ورمل اور اس کے بعد صفا مروہ کی سعی ضروری نہیں مگر اب نہ کرے گا تو طوافِ زیارت میں اضطباع ورمل اور سعی کرنا ہوگی۔ اُس وقت لوگوں کا ہجوم بہت زیادہ ہوتا ہے بہتر یہ ہی کہ اسی طوافِ قدم میں اضطباع ورمل کر لے اور اس کے بعد حج کی سعی کر لے تو طوافِ زیارت میں یہ کام نہ کرنا پڑیں گے۔

جبکہ وہ شخص جو صرف حج افراد کی نیت سے آیا ہے، اس پر عمرہ نہیں ہے بلکہ وہ طوافِ قدم کی نیت سے صرف ایک طواف کریگا اور پھر بدستور حج کی قربانی تک احرام کی حالت میں رہے گا۔ اس کے لئے بھی بہتر یہ ہی ہے کہ اسی طوافِ قدم میں اضطباع ورمل کر لے اور اس کے بعد صفا مروہ کے مابین سعی کر لے تاکہ طواف

زیارت میں یہ کام نہ کرنا پڑیں۔

عمرہ کا طریقہ

عمرہ چھونا حج کہلاتا ہے اور یہ چند اعمال کا نام ہے۔ معتمر یعنی عمرہ کرنے والا احرام باندھ کر عمرہ کی نیت کرنے کے بعد ایک طواف کریگا پھر اس کے بعد صفا مروہ کی سعی کریگا اور اس کے بعد سر منڈوائیگا یا تقصیر کریگا یعنی ایک انگلی کے پورے کی لمبائی کے برابر چوتھائی سر کے بال ترشوائے گا۔ درج ذیل سطور میں عمرہ کی ادائیگی کا طریقہ تفصیلاً لکھا جا رہا ہے۔

طواف کا طریقہ اور دعائیں

(1) طواف کی ابتداء حجر اسود سے ہوگی اور فی زمانہ حجر اسود کی سمت ظاہر کرنے کے لئے حجر اسود کے بالمقابل سبز ٹیوب لائٹ جلتی ہے۔ حجر اسود کے قریب یا دور جہاں بھی جگہ ملے وہاں اس طرح کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدُهُ وَ نَصَرَ عَبْدَهُ وَ هَزَمَ الْأَحْزَابَ وَ حَمْدُهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ حَمْدُهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

(2) طواف شروع کرنے سے پہلے مرد اصطباغ کر لے یعنی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکالے کہ داہنا مونڈھا کھڑا رہے اور دونوں کنارے بائیں مونڈھے پر ڈال دے۔

(3) اب کعبہ معظمہ کی طرف منہ کر کے حجر اسود کی داہنی طرف رکن یمانی کی جانب حجر اسود کے قریب کھڑا ہو کہ تمام پتھر اپنے داہنے ہاتھ کو رہے، پھر طواف کی نیت کرے،

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیدُ طَوَافَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ قَبْیْرَةً لِیْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ

ترجمہ: ”اے اللہ میں تیرے عزت والے گھر کا طواف کرنا چاہتا ہوں اس کو تو میرے لئے آسان کر اور اس کو مجھ سے قبول کر۔“

اس نیت کے بعد کعبہ کو منہ کئے اپنی داہنی جانب تھوڑا سا سر کئے، جب حجر اسود کے مقابل ہو جائیں تو کانوں تک ہاتھ اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف رہیں اور کہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ

اور نیت کے وقت ہاتھ نہ اٹھائیں جیسے بعض لوگ کرتے ہیں کہ یہ بدعت ہے۔ (5) میسر ہو سکے تو حجر اسود پر دونوں ہتھیلیاں اور ان کے بیچ میں منہ رکھ کر یوں بوسہ دیں کہ آواز نہ پیدا ہو، تین بار ایسے ہی کریں، یہ نصیب ہو تو کمال سعادت ہے۔ یقیناً ہمارے محبوب و مولیٰ محمد رسول اللہ ﷺ نے اسے بوسہ دیا اور اپنا روئے اقدس اس پر رکھا ہے۔ خوش نصیبی کہ ہمارا منہ وہاں تک پہنچے اور ہجوم کے سبب نہ ہو سکے تو نہ اوروں کو ایذا دیں نہ آپ دہیں کچلیں بلکہ اس کے عوض ہاتھ سے چھو کر اسے چوم لیں اور ہاتھ نہ پہنچے تو لکڑی سے اسے چھو کر چوم لیں اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کر کے اپنے ہاتھوں کو بوسہ دے لیں، محمد رسول اللہ ﷺ کے منہ رکھنے کی جگہ پر نگاہیں پڑ رہی ہیں یہی کیا کم ہے اور حجر اسود کو بوسہ دینے یا ہاتھ یا لکڑی سے چھو کر چوم لینے یا اشارہ کر کے ہاتھوں کو بوسہ دینے کو استلام کہتے ہیں۔ استلام کے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَطَهِّرْ لِيْ قَلْبِيْ وَاشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ
وَغَافِيْ فِيمَنْ غَافَيْتَ.

ترجمہ: الہی تو میرے گناہ بخش دے اور میرے دل کو پاک کر اور میرے سینہ کو کھول دے اور میرے کام کو آسان کر اور مجھے عافیت دے ان لوگوں میں جن کو تو نے عافیت دی حدیث میں ہے روز قیامت یہ پتھر اٹھایا جائے گا اس کی آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا زبان ہوگی جس سے کلام کرے گا جس نے حق کے ساتھ اس کا بوسہ دیا اور استلام کیا اس کے لئے گواہی دے گا۔

پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصَدِيقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالْحَبِيْبِ وَالطَّاغُوْتِ.

ترجمہ: اے اللہ تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے عہد کو پورا کرتے ہوئے اور تیرے نبی محمد ﷺ کا اتباع کرتے ہوئے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں۔ اللہ پر میں ایمان لایا اور بت اور شیطان سے میں نے انکار کیا۔

اور دعا پڑھتے ہوئے دروازہ کعبہ کی طرف بڑھیں، جب حجر اسود کے سامنے سے گزر جائیں سیدھے ہو جائیں۔ خانہ کعبہ کو اپنے بائیں ہاتھ پر لے کر یوں چلیں کہ کسی کو ایذا نہ ہو۔

رمل

(6) پہلے تین پھیروں میں مرد رمل کرنا چلے (یعنی جلد جلد قدم رکھنا شانے بلانا، جیسے قوی و بہادر لوگ چلتے ہیں، نہ کودنا نہ دوڑنا) جہاں زیادہ ہجوم ہو جائے اور رمل میں اپنی یا دوسرے کی ایذا ہو تو اتنی دیر رمل ترک کرے مگر رمل کی خاطر رکے نہیں بلکہ طواف میں مشغول رہے۔ پھر جب موقع مل جائے تو جتنی دیر تک کے لئے ملے رمل کے ساتھ طواف کرے۔

(7) طواف میں جس قدر خانہ کعبہ سے نزدیک ہو بہتر ہے مگر نہ اتنا کہ دیوار پر جسم یا کپڑا لگے۔ اور اگر قریب سے طواف کرنے میں کثرت ہجوم کے سبب رمل نہ ہو سکے تو دور سے طواف کرنا بہتر ہے۔

(8) جب ملتزم کے سامنے آئے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْاَمْنُ اَمْنُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِدِ بِكَ
مِنَ النَّارِ فَاجِرِنِي مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ قَبِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيْهِ وَاخْلُفْ
عَلَى كُلِّ غَائِبَةٍ بِخَيْرٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .

ترجمہ: ”اے اللہ یہ گھر تیرا گھر ہے اور حرم تیرا حرم ہے اور امن تیری ہی امن ہے اور جہنم سے تیری مانگنے والے کی یہ جگہ ہے تو مجھ کو جہنم سے پناہ دے اے اللہ جو تو نے مجھ کو دیا مجھے اس پر تانے کر دے اور میرے لئے اس میں برکت دے اور ہر غائب پر خیر کے ساتھ تو خلیفہ ہو جا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں

اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر شے پر تاد رہے۔“

اور جب رکن عراقی کے سامنے آئے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشُّكِّ وَالتَّشْرِیْكِ وَالتَّفَاقِیْ وَالتَّفَاقِیْ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ
وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں شک اور شرک اور اختلاف و نفاق سے اور مال
و اولاد میں واپس ہو کر بری بات دیکھنے سے۔

اور جب میزاب رحمت کے سامنے آئے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِظْلِمْنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ وَلَا بَاقِیَ اِلَّا وَجْهَكَ
وَاَسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمْ شَرْبَةً هَبْنَةً لَا
اَظْمَأُ بَعْدَهَا اَبَدًا۔

ترجمہ: ”الہی تو مجھ کو اپنے عرش کے سایہ میں رکھ جس دن تیرے سایہ کے سوا کوئی سایہ
نہیں اور تیری ذات کے سوا کوئی باقی نہیں اور اپنے نبی ﷺ کے حوض سے مجھے خوش
کوار پانی پلا کہ اس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے۔“

اور جب رکن شامی کے سامنے آئے تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَسَعِیًّا مَّشْكُوْرًا وَذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَتِجَارَةً لَّنْ مَّبْرُوْرًا
عَالِمَ مَا فِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلٰی النُّوْرِ۔

ترجمہ: ”اے اللہ تو اس حج کو مبرور اور سعی مشکور اور ذنب مغفور اور تجارت کر دے اور اس کو وہ
تجارت کر دے جو ہلاک نہ ہو۔ اے سینوں کی باتیں جاننے والے مجھ کو تاریکیوں سے

نور کی طرف نکال۔“

(9) جب رکن یمانی کے پاس آئے تو اسے دونوں ہاتھ یا داہنے ہاتھ سے تبرکاً چھوئیں اور چاہیں تو اسے بوسہ بھی دیں اور نہ ہو سکے تو یہاں لکڑی سے چھونایا اشارہ کر کے ہاتھ چومنا سنت نہیں اور یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدِّیْنِ وَالْدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ
اور رکن شامی یا عراقی کو چھونایا بوسہ دینا کچھ نہیں۔

(10) جب اس سے پڑھیں تو یہ مستجاب ہے جہاں ستر ہزار فرشتے دعا پر آمین کہیں گے۔ وہی دعائے جامع پڑھیں:

رَبَّنَا اِنَّا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةٌ وَفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

یا اپنے اور سب احباب و مسلمین اور اس حقیر ذلیل کی نیت سے صرف درود شریف پڑھیں کہ یہ کافی و وافی ہے۔ دعائیں یاد نہ ہوں تو وہ اختیار کریں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے سچے وعدہ سے تمام دعاؤں سے بہتر و افضل ہے۔ یعنی یہاں اور تمام مواقع میں اپنے لئے دعا کے بدلے حضور اقدس ﷺ پر درود بھیجیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ایسا کرے گا تو اللہ ﷻ تیرے سب کام بنادے گا اور تیرے گناہ معاف فرمادے گا۔“

(11) طواف میں دعا یا درود شریف پڑھنے کے لئے رکنا نہیں ہے بلکہ چلتے ہوئے پڑھنا ہے۔

(12) دعا اور درود چلا چلا کر نہ پڑھیں جیسے مطوف پڑھا کرتے ہیں بلکہ آہستہ پڑھیں اس قدر کہ اپنے کان تک آواز آئے۔

(13) اب جو چاروں طرف گھوم کر حجر اسود کے پاس پہنچے، یہ ایک پھیرا ہوا۔ اور اس وقت بھی حجر اسود کو بوسہ دیں یا جس طریقے سے استلام ہو سکے کر لیں۔ ہر پھیرے کے ختم پر یہی عمل دہرائیں۔ یونہی سات پھیرے کریں مگر باقی پھیروں میں نیت کرنا نہیں کہ نیت تو شروع میں ہو چکی اور مل صرف اگلے تین پھیروں میں ہے باقی چار میں آہستہ بغیر شانہ ہلائے معمولی چال چلیں۔

(14) جب ساتوں پھیرے پورے ہو جائیں تو آخر میں پھر حجر اسود کو بوسہ دے یا وہی طریقے ہاتھ یا لکڑی کو استعمال کرے یا ہجوم کی وجہ سے دور سے اشارہ پر اکتفاء کرے۔ اس طواف کو طواف قدوم کہتے ہیں یعنی حاضری دربار کا مجرا۔ یہ باہر والوں کے لئے مسنون ہے، یعنی ان کے لئے جو میقات کے باہر سے آئے ہیں مکہ والوں میں یا میقات کے اندر کے رہنے والوں کے لئے یہ طواف نہیں ہاں اگر مکہ والا میقات سے باہر گیا تو اسے بھی طواف قدوم مسنون ہے۔

طواف کے مسائل

مسئلہ (1): طواف میں نیت فرض ہے بغیر نیت طواف نہیں مگر یہ شرط نہیں کسی معین طواف کی نیت کرے بلکہ ہر طواف سے ادا ہو جاتا ہے بلکہ جس طواف کو شریعت میں کسی وقت میں معین کر دیا گیا ہے اگر اس وقت کسی دوسرے طواف کی نیت سے کیا تو یہ دوسرا نہ ہوگا بلکہ وہ ہوگا جو معین ہے مثلاً عمرہ کا احرام باندھ کر باہر سے آیا اور طواف کیا تو یہ عمرہ کا طواف ہے اگرچہ نیت میں یہ نہ ہو۔ یونہی حج کا احرام باندھ کر باہر والا آیا اور طواف کیا تو طواف قدوم ہے یا قرآن کا احرام باندھ کر آیا اور دو طواف کئے تو پہلا

عمرہ کا ہے دوسرا طواف قدم یا دسویں تاریخ کو طواف کیا تو طواف زیارت ہے اگرچہ ان سب میں نیت کسی اور کی ہو۔ (منک)

مسئلہ (2): یہ طریقہ طواف کا جو مذکور ہوا اگر کسی نے اس کے خلاف طواف کیا مثلاً بائیں طرف سے شروع کیا کہ کعبہ معظمہ طواف کرنے میں سیدھے ہاتھ کور ہایا کعبہ معظمہ کو منہ یا پیٹھ کر کے آڑا آڑا طواف کیا یا حجر اسود کے سامنے سے شروع نہ کیا تو جب تک مکہ معظمہ میں ہے اس طواف کا اعادہ کرے اور اگر اعادہ نہ کیا اور وہاں سے چلا آیا تو دم واجب ہے۔ یونہی حطیم کے اندر سے طواف کرنا جائز ہے لہذا اس کا بھی اعادہ کر لے چاہیے تو یہ کہ پورے ہی طواف کا اعادہ کرے۔ اور اگر صرف حطیم کا سات بار طواف کر لیا کہ رکن عراقی سے رکن شامی تک حطیم کے باہر گیا اور واپس آیا یونہی سات بار کر لیا تو بھی کافی ہے۔ اور اس صورت میں افضل یہ ہے کہ حطیم کے باہر واپس آئے اور اندر سے واپس ہو واجب بھی جائز ہے۔ (درمختار رد المحتار)

مسئلہ (3): طواف سات پھیروں پر ختم ہو گیا اب اگر آٹھواں پھیرا جان بوجھ کر قصداً شروع کر دیا تو یہ ایک جدید طواف شروع ہوا اسے بھی اب سات پھیرے کر کے ختم کرے۔ یونہی اگر محض وہم و وسوسہ کی بنا پر آٹھواں پھیرا شروع کیا کہ شاید ابھی چھ ہی ہوئے ہیں جب بھی اسے سات پھیرے کر کے ختم کرے۔ ہاں اگر اس آٹھویں کو ساتواں گمان کیا بعد میں معلوم ہوا کہ سات ہو چکے ہیں تو اسی پر ختم کر دے سات پورے کرنے کی ضرورت نہیں۔ (درمختار رد المحتار)

مسئلہ (4): طواف کے پھیروں میں شک واقع ہوا کہ کتنے ہوئے تو اگر طواف فرض یا

واجب ہے تو اب پھر سے سات پھیرے کرے اور اگر کسی ایک عادل شخص نے بتا دیا کہ اتنے پھیرے ہوئے تو اس کے قول پر عمل کر لینا بہتر ہے اور دو عادل نے بتایا تو ان کے کہنے پر ضرور عمل کرے اور اگر طواف فرض یا واجب نہیں ہے تو گمان غالب پر عمل کرے۔ (رد المحتار)

مسئلہ (5): طواف ہمیشہ کعبہ معظمہ کے گرد مسجد الحرام شریف کے اندر ہوگا اگر مسجد کے باہر سے طواف کیا نہ ہوا۔ (در مختار)

مسئلہ (6): جو ایسا بیمار ہے کہ خود طواف نہیں کر سکتا اور سو رہا ہے اس کے ہمراہیوں نے طواف کر لیا اگر سونے سے پہلے حکم دیا تھا تو صحیح ہے ورنہ نہیں۔ (مائتیری)

مسئلہ (7): مریض کو طواف کر لیا اور خود اپنے طواف کی بھی نیت ہے تو دونوں کے طواف ہو گئے۔ اگرچہ دونوں کے دو مختلف قسم کے طواف ہوں۔ (مائتیری)

مسئلہ (8): طواف کرتے کرتے نماز جنازہ یا نماز فرض یا نیا وضو کرنے کے لئے چاہا گیا تو واپس آ کر اسی پہلے طواف پر بنا کرے یعنی جتنے پھیرے باقی رہ گئے ہوں صرف انہیں ہی ادا کر لے تو طواف پورا ہو جائے گا۔ دوبارہ سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں اور سرے سے کیا جب بھی حرج نہیں اور اس صورت میں اس پہلے کو پورا کرنا ضروری نہیں اور بنا کی صورت میں جہاں سے چھوڑا تھا وہیں سے شروع کرے حجر اسود سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ سب اس وقت ہے جبکہ پہلے چار پھیرے سے کم کئے تھے اور اگر چار پھیرے یا زیادہ کئے تھے تو بنا ہی کرے یعنی از سر نو نہ کرے۔ (در مختار رد المحتار)

مسئلہ (9): معذور شرعی طواف کر رہا ہے چار پھیروں کے بعد وقت نماز جاتا رہا تو اب اسے حکم ہے کہ وضو کر کے طواف کرے کیونکہ وقت نماز خارج ہونے سے معذور کا وضو جاتا رہتا ہے اور بغیر وضو طواف حرام اب دوبارہ وضو کرنے کے بعد باقی طواف پورا کرے اور اگر چار پھیروں سے پہلے وقت ختم ہو گیا جب بھی وضو کر کے باقی طواف کو پورا کرے اور اس صورت میں افضل یہ ہے کہ سرے سے کرے۔ (نسک)

مسئلہ (10): رمل اس طواف میں سنت ہے جس کے بعد سعی ہو لہذا اگر طواف قدوم کے بعد کی سعی طواف زیارت تک موخر کرے تو طواف قدوم میں رمل نہیں۔ (مائتیری)

مسئلہ (11): طواف کے ساتوں پھیروں میں اضطباع سنت ہے اور طواف کے بعد اضطباع نہ کرے یہاں تک کہ طواف کے بعد کی نماز میں اگر اضطباع کیا تو مکروہ ہے اور اضطباع صرف اسی طواف میں ہے جس کے بعد سعی ہو اور اگر طواف کے بعد سعی نہ ہو تو اضطباع بھی نہیں۔ (نسک) میں نے بعض مطوف کو دیکھا کہ حجاج کو وقت احرام سے ہدایت کرتے ہیں کہ اضطباع کئے رہیں یہاں تک کہ نماز احرام میں اضطباع کئے ہوئے تھے حالانکہ نماز میں مونڈھا کھلا رہنا مکروہ ہے۔

مسئلہ (12): طواف کی حالت میں خصوصیت کے ساتھ ایسی باتوں سے پرہیز رکھے جنہیں شرع مطہر پسند نہیں کرتی مرد اور عورتوں کی طرف بری نگاہ نہ کرے کسی میں اگر کچھ عیب ہو یا وہ خراب حالت میں ہو تو نظر حقارت سے اسے نہ دیکھے بلکہ اسے بھی نظر حقارت سے نہ دیکھے جو اپنی نادانی کے سبب ارکان ٹھیک ادا نہیں کرنا بلکہ ایسے کو نہایت نرمی کے ساتھ سمجھا دے۔

نماز طواف

طواف کے بعد مقام ابراہیم میں آ کر آیہ کریمہ:

﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ (پ: ۱: البقرہ)

(ترجمہ) ”اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔“

پڑھ کر اسی مقام پر دو رکعت طواف پڑھیں۔ خیال رہے کہ یہ نماز واجب ہے۔ افضل ہے کہ پہلی رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ دوسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ پڑھے بشرطیکہ وقتِ کراہت مثلاً طلوع صبح سے بلندی آفتاب تک یا دوپہر یا نماز عصر کے بعد غروب تک نہ ہو ورنہ کراہت نکل جانے پر پڑھیں۔ حدیث میں ہے جو مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھے اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور قیامت کے دن امن والوں میں محشور ہوگا یہ رکعتیں پڑھ کر دعا مانگیں۔ یہاں حدیث میں ایک دعا ارشاد ہوئی جس کے فائدوں کی عظمت اس کا لکھنا ہی چاہتی ہے۔ وہ دعا یہ ہے:

مقام ابراہیم (علیہ السلام) کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ مِیْرَی وَعَلَانِیَّتِیْ فَاَقْبِلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِیْنِیْ
سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوبِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ
قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهُ لَا یُضِیْعُنِیْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِیْ وَرِضًی مِّنَ
الْمَعِیْشَةِ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

ترجمہ: ”اے اللہ تو میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے تو میری معذرت کو قبول کر اور تو میری حاجت کو جانتا ہے میرا سوال مجھ کو عطا کر اور جو کچھ میرے نفس میں ہے تو اسے

جانتا ہے تو میرے گناہوں کو بخش دے اے اللہ میں تجھ سے اس ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے قلب میں سرایت کر جائے اور یقین صادق مانگتا ہوں تاکہ میں جان لوں کہ مجھے وہی پہنچے گا جو تو نے میرے لئے لکھا اور جو کچھ تو نے میری قسمت میں کیا ہے اور اس پر راضی رہوں اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔“

حدیث میں ہے اللہ ﷻ فرماتا ہے: جو یہ دعا کرے گا میں اس کی خطا بخش دوں گا غم دور کروں گا محتاجی اس سے نکال لوں گا۔ ہر تاجر سے بڑھ کر اس کی تجارت رکھوں گا دنیا ناچار و مجبور اس کے پاس آئے گی اگرچہ وہ اسے نہ چاہے اس مقام پر بعض اور دعائیں مذکور ہیں۔ مثلاً:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا بَلَدُكَ الْحَرَامُ وَمَسْجِدُكَ الْحَرَامُ وَبَيْتُكَ الْحَرَامُ وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ اَتَيْتَكَ بِذُنُوبٍ كَثِيْرَةٍ وَعُخْطَايَا جُمُعَةٍ وَاَعْمَالٍ سَيِّئَةٍ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَاثِيْنَ بِكَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ عَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

ترجمہ: ”اے اللہ یہ تیرا عزت والا شہر ہے اور تیری عزت والی مسجد ہے اور تیرا عزت والا گھر ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ اور تیری باندی کا بیٹا ہوں بہت سے گناہوں اور بڑی خطاؤں اور برے اعمال کے ساتھ تیرے حضور حاضر ہوا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ مانگنے والے کی یہ جگہ ہے اے اللہ تو ہمیں عافیت دے اور ہم کو معاف کر اور ہم کو بخش دے بے شک تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔“

مسائل

مسئلہ (13): اگر بھیڑ کی وجہ سے مقام ابراہیم علیہ السلام میں نماز نہ پڑھ سکے تو مسجد شریف میں کسی اور جگہ پڑھ لے اور مسجد الحرام کے علاوہ حدود حرم میں کہیں اور پڑھی جب بھی ہو جائے گی۔ (ماٹگیری)

مسئلہ (14): سنت یہ ہے کہ وقت کراہت نہ ہو تو طواف کے بعد فوراً نماز پڑھے بیچ میں فاصلہ نہ ہو اور اگر نہ پڑھی تو عمر بھر میں جب پڑھے گا ادا ہی ہے قضا نہیں مگر برا کیا کہ سنت فوت ہوئی (شک)

ملترم سے لپٹنا

نماز و دعا سے فارغ ہو کر ملترم کے پاس جائیں اور قریب حجر اسود اس سے لپٹیں اور اپنا سینہ اور پیٹ اور کبھی داہنا رخسار اور کبھی بائیں رخسار اس پر رکھیں اور دونوں ہاتھ سر سے اونچے کر کے دیوار پر پھیلانیں یا داہنا ہاتھ دروازہ کعبہ اور بائیں حجر اسود کی طرف پھیلانیں۔ یہاں کی دعا یہ ہے،

ملترم کی دعا

يَا وَاجِدُ يَا مَاجِدُ لَا تُرِلْ عَنِّي نِعْمَةً اَنْعَمْتَهَا عَلَيَّ

(ترجمہ) ”اے قدرت والے اے بزرگ تو نے مجھے جو نعمت دی اس کو

مجھ سے زائل نہ کر۔“

حدیث میں فرمایا جب میں چاہتا ہوں جبرائیل علیہ السلام کو دیکھتا ہوں کہ ملترم سے لپٹے ہوئے یہ دعا کر رہے ہیں۔ نہایت خضوع و خشوع و عاجزی و انکساری

کے ساتھ دعا کرے اور درود شریف بھی پڑھے اور اس مقام کی ایک دعا یہ بھی ہے:

إِلٰهِي وَقَفْتُ بِبَابِكَ وَالتَّمَمْتُ بِاعْتَابِكَ أَرْجُو رَحْمَتَكَ وَأَخْشَى عِقَابَكَ اَللّٰهُمَّ
حَرِّمْ شَعْرِيَّ وَجَسَدِيَّ عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ كَمَا صُنْتَ وَجْهِيَّ عَنِ السُّجُودِ
لِغَيْرِكَ فَصُنْ وَجْهِيَّ عَنِ مَسْأَلَةِ غَيْرِكَ اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ رَقَابَنَا
وَرِقَابَ اَبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا مِنَ النَّارِ يَا كَرِيْمُ يَا غَفَّارُ يَا عَزِيْزُ يَا حَبَّارُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذَا
الْبَيْتِ الْعَتِيقِ اَعْتِقْ رَقَابَنَا مِنَ النَّارِ وَاَعِزَّنَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۝ ۛ وَاكْفِنَا
كُلَّ سُوءٍ وَقَبِّلْنَا بِمَا رَزَقْتَنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا اَعْطَيْتَنَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ اَكْرَمِ
وَقْدِكَ عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى نِعْمَاتِكَ وَاَفْضَلُ صَلَاتِكَ عَلَى سَيِّدِ
اَنْبِيَائِكَ وَجَمِيعِ رُسُلِكَ وَاَصْفِيَائِكَ وَعَلَى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَاَوْلِيَائِكَ .

ترجمہ: ”اے الہی میں تیرے دروازہ پر کھڑا ہوں اور تیرے آستانہ سے چپنا ہوں تیری
رحمت کا امیدوار اور تیرے عذاب سے ڈرنے والا اے اللہ میرے بال اور جسم کو جہنم پر
حرام کر دے اے اللہ جس طرح تو نے میرے چہرہ کو اپنے غیر کے لئے سجدہ کرنے
سے محفوظ رکھا اسی طرح اس سے محفوظ رکھ کہ تیرے غیر سے سوال کروں اے اللہ اے
اس آزاد گھر کے مالک تو ہماری گردنوں کو اور ہمارے باپ دادا اور ہماری ماؤں کی
گردنوں کو جہنم سے آزاد کر دے۔ اے کریم اے بخشنے والے اے غالب اے جبار
اے رب تو ہم سے قبول کر بے شک تو سننے والا اور جاننے والا ہے اور ہماری تو بہ قبول
کر بے شک تو قبول کرنے والا مہربان ہے اے اللہ اس آزاد گھر کے مالک ہماری

گردنوں کو جہنم سے آزاد کر اور شیطان مردود سے ہم کو پناہ دے اور ہر برائی سے ہماری کفایت کر اور جو کچھ تو نے دیا اس پر تانے کر اور جو دیا اس میں برکت دے اور اپنے عزت والے وفد میں ہم کو کر دے الہی تیرے لئے حمد ہے تیری نعمتوں پر اور افضل درود انبیاء کے سردار پر اور تیرے تمام رسولوں پر اور برگزیدہ لوگوں پر اور ان کی آل و اصحاب اور تیرے اولیاء پر۔“

مسئلہ (15): ملتزم کے پاس نماز طواف کے بعد آنا اس طواف میں ہے جس کے بعد سعی ہے، اور جس کے بعد سعی نہ ہو اس میں نماز سے پہلے ملتزم سے لپٹے پھر مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس جا کر دو رکعت نماز پڑھیں۔ (نک)

زمزم کی حاضری

فقہاء فرماتے ہیں کہ پھر زمزم پر آئیں، ہو سکے تو خود ایک ڈول کھینچیں ورنہ بھرنے والوں سے لے لیں۔ مگر فی زمانہ اس مقدس سنت پر عمل ممکن نہیں کہ اب زمزم کے مقدس کنویں کو بعض انتظامی مجبوریوں کی وجہ سے مطاف کے نیچے مخفی کر دیا گیا ہے کہ عام لوگوں کے لئے اس کی زیارت بھی ممکن نہیں۔ بہر حال آج کل مطاف کے اطراف کو لڑنصب کر دیئے گئے ہیں جہاں سے پانی بھر کر اور کعبہ کو منہ کر کے تین سانسوں میں پیٹ بھر کر جتنا پیا جائے کھڑے ہو کر پیئیں، ہر بار بسم اللہ سے شروع کریں اور الحمد للہ پر ختم اور ہر بار کعبہ معظمہ کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھ لیں، باقی پانی بدن پر ڈال لیں منہ اور سر اور بدن میں اس سے مسح کریں اور پیتے وقت دعا کریں کہ قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ”زمزم جس مراد سے پیا جائے اسی کے لئے

ہے۔“ اس وقت کی دعا یہ ہے:

زمزم شریف کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ

(ترجمہ) ”اے اللہ میں تجھ سے علم نافع اور کشادہ رزق اور عمل مقبول اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔“

یا وہی دعا جامع پڑھیں، اور حاضری مکہ معظمہ تک تو بارہا پینا نصیب ہوگا، کبھی قیامت کی پیاس سے بچنے کی نیت سے پی لیں، کبھی عذاب قبر سے محفوظی کے لئے، کبھی محبت رسول اللہ ﷺ بڑھانے کے لئے، کبھی وسعت رزق، کبھی شفاءِ امراض، کبھی حصول علم وغیرہا خاص خاص مرادوں کے لئے پئیں۔ وہاں جب بھی پینا نصیب ہو پیٹ بھر کر پئیں۔ حدیث میں ہے ”ہم میں اور منافقوں میں یہ فرق ہے کہ وہ زمزم کو کبھی پیٹ بھر کر نہیں پیتے۔“ چاہہ زمزم کے اندر نظر بھی کریں کہ حدیث شریف کے مطابق نفاق کو دور کرتا ہے (مگر فی زمانہ یہ ممکن نہیں)۔

صفا و مروہ کی سعی

اب اگر کوئی تھکان وغیرہ نہ ہو تو ابھی ورنہ کچھ آرام لے کر صفا و مروہ میں سعی کے لئے سبز لائٹ کی طرف پشت کر کے حجر اسود کے سامنے جہاں جگہ ملے وہاں آئیں اور اسی طرح تکبیر وغیرہ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اور درود پڑھتے ہوئے استلام کر لیں اور فوراً صفا پر آجائیں۔ زیادہ اوپر نہ چڑھیں بلکہ

اتنا ہی کافی ہے کہ آپ کو یہاں کھڑے ہو کر کعبہ نظر آنے لگے۔ پھر یہ پڑھیں،
اَبَدًا بِمَا بَدَّلَ اللّٰهُ بِهِ ﴿۱۵۸﴾ الصُّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ
اَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يُّطَوِّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ
عَلِيمٌ ﴿۱۵۹﴾ (ب ۲ البقرہ ۱۵۸)

ترجمہ: ”میں اس سے شروع کرتا ہوں جس کو اللہ نے پہلے ذکر کیا بے شک صفا و مروہ
اللہ کی نشانیوں سے ہیں جس نے حج یا عمرہ کیا اس پر ان کے طواف میں گناہ نہیں اور جو
شخص نیک کام کرے تو بے شک اللہ بدلہ دینے والا جاننے والا ہے۔“

پھر کعبہ معظمہ کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک دعا کی طرح
پھیلے ہوئے اٹھائیں اور اتنی دیر تک ٹھہریں جتنی دیر میں سورہ بقرہ کی پچیس آیتوں کی
تلاوت کی جائے اور تسبیح و تکبیر و درود پڑھیں اور اپنے لئے اور اپنے دوستوں اور دیگر
مسلمانوں کے لئے دعا کریں۔ یہاں دعا مقبول ہوتی ہے اور یہاں بھی دعائے
جامع پڑھیں اور یہ پڑھیں:

کوہ صفا کی دعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى مَا هَدَانَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى مَا اَوْلَانَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى مَا اَلْهَمَّنَا
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَ يُمِيتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَا
يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَلِيلٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدُهُ

وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَاعَزَّ جُنْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحَدَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا
إِيَّاهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ
تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ،
يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ
مَوْتِهَا وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ اللَّهُمَّ كَمَا هَدَيْتَنِي لِلْإِسْلَامِ أَسْأَلُكَ أَنْ لَا تَزِرْ عَـ
مَنِي حَتَّى تَوَفَّيَنِي وَأَنَا مُسْلِمٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ
أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اللَّهُمَّ أَحْبِبْنِي عَلَى سُنَّةِ نَبِيِّكَ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِي عَلَى مِلَّتِهِ وَأَعِزَّنِي مِنْ مُضِلَّاتِ
الْقِيَمَةِ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يُحِبُّكَ وَيُحِبُّ رَسُولَكَ وَآيَاتِكَ وَمَلَائِكَتِكَ وَ
عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي الْيُسْرَى وَجَنِّبْنِي الْعُسْرَى اللَّهُمَّ أَحْبِبْنِي عَلَى
سُنَّةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَالْحَقَّ نِي
بِالصَّالِحِينَ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ وَاعْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ اللَّهُمَّ
إِنَّا نَسْأَلُكَ إِيْمَانًا كَامِلًا وَقَلْبًا خَاشِعًا وَنَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَبَقِيئًا صَادِقًا
وَدِينًا قِيمًا وَنَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَنَسْأَلُكَ تَعَامَ الْعَافِيَةِ وَ
نَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَنَسْأَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَنَسْأَلُكَ الْغِنَى عَنِ
النَّاسِ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ عَدَدَ
خَلْقِكَ وَرِضَانَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمِثْلَ كُلِّ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الْمَلَائِكَةُ
وَعَفَلَ عَنِ ذِكْرِكَ الْعَافِلُونَ.

ترجمہ: ”حمد ہے اللہ کے لئے کہ اس نے ہم کو ہدایت کی حمد ہے اللہ کے لئے کہ اس نے

ہم کو دیا۔ حمد ہے اللہ کے لئے کہ اس نے ہم کو الہام کیا حمد ہے اللہ کے لئے جس نے ہم کو اس کی ہدایت کی اور اگر اللہ ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے مرتا نہیں اس کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ سچا کیا اپنے بندوں کی مدد کی اور اپنے لشکر کو غالب کیا اور کافروں کی جماعتوں کو تنہا اس نے شکست دی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے اگرچہ کافر برامانیں اللہ کی پاکی ہے شام و صبح اور اسی کے لئے حمد ہے آسمانوں اور زمین میں اور تیسرے پہر کو اور ظہر کے وقت وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے الہی تو نے جس طرح مجھے اسلام کی طرف ہدایت کی تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اسے مجھ سے جدا نہ کرنا یہاں تک کہ مجھے اسلام پر موت دے اللہ کے لئے پاکی ہے اور اللہ کے لئے حمد ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اور گناہ سے پھرنا اور نیکی کی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو بڑتر بزرگ ہے الہی تو مجھ کو اپنے محمد نبی ﷺ کی سنت پر زندہ رکھ اور ان کی ملت پر وفات دے اور فتنہ کی گمراہیوں سے بچا۔ الہی تو مجھ کو ان لوگوں میں کر جو تجھ سے محبت رکھتے ہیں اور تیرے رسول و انبیاء و ملائکہ اور نیک بندوں سے محبت رکھتے ہیں الہی میرے لئے آسانی میسر کر اور مجھے سختی سے بچا الہی اپنے رسول محمد ﷺ کی سنت پر مجھ کو زندہ رکھ اور مسلمان مار اور نیکوں کے ساتھ ملا اور جنت النعیم کا وارث کر اور قیامت کے دن میری

خطا بخش دے الہی تجھ سے ایمان کامل اور قلب خاشع کا ہم سوال کرتے ہیں اور تجھ سے علم نافع اور یقین صادق اور دین مستقیم کا سوال کرتے ہیں اور ہر بلا سے غفوا عافیت کا سوال کرتے ہیں اور پوری عافیت اور عافیت کی بیشکی اور عافیت پر شکر کا سوال کرتے ہیں اور آدمیوں سے بے نیازی کا سوال کرتے ہیں الہی تو درود و سلام و برکت نازل کر ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کی آل و اصحاب پر بقدر شائستگی اور تیری مخلوق اور تیری رضا اور ہموزن تیرے عرش کے بقدر درازی تیرے کلمات کے جب تک ذکر کرنے والے تیرا ذکر کرتے رہیں اور جب تک غافل تیرے ذکر سے غافل رہیں۔“

دعا میں ہتھیلیاں آسمان کی طرف ہوں نہ اس طرح جیسا بعض کم علم ہتھیلیاں کعبہ معظمہ کی طرف کرتے ہیں اکثر مطوف ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہیں پھر چھوڑ دیتے ہیں، یونہی تین بار کرتے ہیں یہ بھی غلط طریقہ ہے بلکہ ایک بار دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور جب تک دعا مانگے اٹھائے رہے جب ختم ہو جائے ہاتھ چھوڑ دے۔ پھر سعی کی نیت ان الفاظ میں کریں:

سعی کی نیت

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ السَّعٰیَ بَیْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ قَبَسْرَہٗ لِّیْ وَ تَقَبَّلَہٗ مِنِّیْ

ترجمہ: ”اے اللہ میں صفا مروہ کے درمیان سعی کا ارادہ کرتا ہوں پس تو اسے میرے واسطے آسان فرما دے اور مجھ سے قبول فرمالے۔“

پھر صفا سے اتر کر مروہ کو چلیں، ذکر و درود دہرا رہا جاری رکھیں۔ جب صفا مروہ کے درمیانی راستہ میں واقع دو سبز ستون (فی زمانہ اس مقام کو سبز نیوب لائنس کے

ذریعہ ممتاز کیا گیا ہے) میں سے پہلے کے قریب پہنچے تو مرد حضرات یہاں سے دوڑنا شروع کریں یہاں تک کہ دوسرے سبزستون (میل) سے نکل جائیں، مگر خیال رہے کہ اتنا تیز نہ دوڑیں کہ کسی کی ایذا کا باعث ہو۔ اسی دوڑ کے دوران یہ دعا پڑھی جاتی ہے:

سبز میلوں کی دعا

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَحَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ وَتَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ ۝ إِنَّكَ أَنْتَ الْآخِرُ الْأَكْرَمُ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَسَعْيًا مَشْكُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَا مُجِيبَ الدُّعَوَاتِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ رَبَّنَا إِنَّا فِي الذُّنُوبِ حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

ترجمہ: ”اے پروردگار بخش اور رحم کر اور درگزر کر اس سے جسے تو جانتا ہے اور تو اسے جانتا ہے جسے ہم نہیں جانتے بے شک تو عزت و کرم والا ہے اللہ تو اسے حج مبرور کر اور سعی مشکور کر اور گناہ بخش اے اللہ مجھ کو اور میرے والدین اور جمیع مومنین و مومنات کو بخش دے اے دعاؤں کو قبول کرنے والے اے رب ہم سے تو قبول کر بے شک تو سننے والا ہے اور ہماری تو بہ قبول کر بے شک تو تو بہ کرنے والا مہربان ہے اے رب تو ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو عذاب جہنم سے بچا۔“

دوسرے میل سے نکل کر درمیانی چال سے چلیں اور یہ دعا بار بار پڑھتے ہوئے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ

حَتَّى لَا يَمُوتَ بَيْنَهُ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

مروہ تک پہنچیں۔ یہاں سیڑھی پر چڑھنے بلکہ زمین کے قریب زمین پر کھڑے ہونے سے مروہ پر چڑھنا ہو گیا لہذا بالکل دیوار سے متصل نہ ہو جائے کہ یہ جابلوں کا طریقہ ہے۔ اگرچہ عمارتیں بن جانے سے کعبہ نظر نہیں آتا مگر کعبہ کی طرف منہ کر کے جیسا صفا پر کیا تھا تسبیح و تکبیر و حمد و ثنا و درود دنا یہاں بھی پڑھیں، یہ ایک پھیرا ہوا۔

پھر یہاں سے صفا کو ذکر و درود اور دعائیں پڑھتے ہوئے جائیں، جب سبز میل کے پاس پہنچیں اسی طرح دوڑیں اور دعا پڑھیں، اور دونوں میلوں سے گزر کر آہستہ چلیں پھر صفا تک جائیں، یہ دوسرا پھیرا ہوا۔ پھر صفا سے تیسرا پھیرا شروع کریں یہاں تک کہ ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہو۔ اور ہر پھیرے میں اسی طرح کریں۔ اس کا نام سعی ہے دونوں میلوں کے درمیان اگر دوڑ کر نہ چلایا صفا سے مروہ تک دوڑ کر گیا تو یہ برا کیا کہ سنت ترک ہوئی مگر دم یا صدقہ واجب نہیں اور سعی میں اضطباع نہیں اگر ہجوم کی وجہ سے میلین کے درمیان دوڑنے سے عاجز ہے تو کچھ دیر ٹھہر جائے کہ بھیڑ کم ہو جائے اور دوڑنے کا موقع مل جائے اور اگر کچھ ٹھہرنے سے ہجوم کم نہ ہو گا تو دوڑنے والوں کی طرح چلے اور اگر کسی عذر کی وجہ سے وہیل چیز پر بیٹھ کر سعی کرنا ہے تو سبز میلوں کے درمیان وہیل چیز کو تیز چلوائے مگر اس کا خیال رہے کہ کسی کو ایذا نہ ہو کہ یہ حرام ہے۔

سعی کے اہم مسائل

مسئلہ (16): اگر مروہ سے سعی شروع کی تو پہلا پھیرا کہ مروہ سے صفا کو ہوا شمار نہ کیا

جائے گا، اب دوبارہ صفا سے مروہ کو جائے گا کہ یہ پہلا پھیرا ہوا۔ (درمیان مانگیری)
مسئلہ (17): سعی کے لئے شرط یہ ہے کہ پورے طواف یا طواف کے اکثر حصہ کے بعد ہو لہذا اگر طواف سے پہلے یا طواف کے تین پھیرے کے بعد سعی کی تو نہ ہوئی۔
اور سعی کے قبل احرام ہونا بھی شرط ہے خواہ حج کا احرام ہو یا عمرہ کا۔ احرام سے قبل سعی نہیں ہو سکتی اور حج کی سعی اگر وقوف عرفہ سے قبل کرے تو وقت سعی میں بھی احرام ہونا شرط ہے اور وقوف عرفہ کے بعد ہو تو سنت یہ ہے کہ احرام کھول چکا ہو۔ اور عمرہ کی سعی میں احرام واجب ہے یعنی اگر طواف کے بعد سر مونڈ لیا پھر سعی کی تو سعی ہو گئی مگر چونکہ واجب ترک ہو لہذا دم واجب ہے۔ (لباب)

مسئلہ (18): سعی کے لئے طہارت شرط نہیں حیض والی عورت اور حب بھی سعی کر سکتا ہے۔ (مانگیری)

مسئلہ (19): سعی میں پیدل چلنا واجب ہے جبکہ عذر نہ ہو لہذا اگر سواری یا ڈولی، وہیل چیئر وغیرہ پر سعی کی یا پاؤں سے نہ چلا بلکہ گھسٹتا ہوا گیا تو حالت عذر میں معاف ہے اور بغیر عذر ایسا کیا تو دم واجب ہے۔ (لباب)

مسئلہ (20): سعی میں ستر عورت سنت ہے یعنی اگرچہ ستر کا چھپانا فرض ہے مگر اس حالت میں فرض کے علاوہ سنت بھی ہے کہ اگر ستر کھلا رہا تو اس کی وجہ سے کفارہ واجب نہیں مگر ایک گناہ فرض کے ترک کا ہو اور ستر ترک سنت کا۔ (منک)

سخت احتیاط

بعض عورتوں کو دیکھا گیا ہے کہ نہایت بے باکی سے سعی کرتی ہیں کہ ان کی

کلائیاں اور گلا کھلا رہتا ہے اور یہ خیال نہیں کہ مکہ معظمہ میں معصیت کرنا نہایت سخت بات ہے کہ یہاں جس طرح ایک نیکی لاکھ کے برابر ہے یونہی ایک گناہ لاکھ گناہ کے برابر بلکہ یہاں تو کعبہ معظمہ کے سامنے بھی وہ اسی حالت سے رہتی ہیں بلکہ اسی حالت میں طواف کرتی ہیں حالانکہ طواف میں ستر کا چھپانا علاوہ اس فرض دائمی کے واجب بھی ہے تو ایک فرض، دوسرے واجب کے ترک سے دو گناہ کئے، وہ بھی کہاں بیت اللہ کے سامنے اور خاص طواف کی حالت میں بلکہ بعض عورتیں طواف کرنے میں خصوصاً حجر اسود کو بوسہ دینے میں مردوں میں گھس جاتی ہیں اور ان کا بدن مردوں کے بدن سے مس ہوتا رہتا ہے مگر ان کو اس کی کچھ پروا نہیں حالانکہ طواف یا بوسہ حجر اسود وغیرہما ثواب کے لئے کیا جاتا ہے مگر ایسی عورتیں ثواب کے بدلے گناہ مول لیتی ہیں۔ لہذا ان امور کی طرف حجاج کو خصوصیت کے ساتھ توجہ کرنی چاہئے اور ان کے ساتھ جو عورتیں ہوں انہیں تاکید کے ساتھ ایسی حرکات سے منع کرنا چاہئے۔

مسئلہ (21): مستحب یہ ہے کہ با وضو سعی کرے اور کپڑا بھی پاک ہو اور بدن بھی ہر قسم کی نجاست سے پاک ہو اور سعی شروع کرتے وقت نیت کر لے۔

سعی کی نماز

مسئلہ (22): مکروہ وقت نہ ہو تو سعی کے بعد دو رکعت نماز مسجد شریف میں جا کر پڑھنا بہتر ہے۔ (در مختار) امام احمد و ابن ماجہ و ابن حبان رحمہم اللہ مطلب بن وداعہ ؓ سے مروی ہیں کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب سعی سے فارغ ہوئے تو حجر اسود کے سامنے تشریف لا کر حاشیہ مطاف میں دو رکعت نماز پڑھی۔

مسئلہ (23): سعی کے ساتھ پھیرے پے درپے کرے، اگر متفرق طور پر کئے تو اعادہ کرے اور اب سے سات پھیرے کرے کہ پے درپے نہ ہونے سے سنت ترک ہوگئی، ہاں اگر سعی کرتے میں جماعت قائم ہوئی یا جنازہ آیا تو سعی چھوڑ کر نماز میں مشغول ہو، بعد نماز جہاں سے چھوڑی تھی وہیں سے پوری کر لے۔ (ہائیکیری)

مسئلہ (24): سعی کی حالت میں فضول و بیکار باتیں سخت نازیبا ہیں کہ یہ تو ویسے بھی نہ چاہئے نہ کہ اس وقت کہ عبادت میں مشغول ہے۔

مسئلہ (25): جو شخص احرام سے پہلے بے ہوش ہو گیا ہے اور اس کے ساتھیوں نے اس کی طرف سے احرام باندھا ہے تو اس کی طرف سے اس کے ساتھ نیا بتا سعی کر سکتے ہیں۔ (نک)

طواف و سعی کے مباحات

درج ذیل باتیں طواف و سعی دونوں میں جائز ہیں:

- (1) سلام کرنا، (2) جواب دینا، (3) حاجت کے لئے کلام کرنا، (4) فتویٰ پوچھنا (5) مفتی کے لئے فتویٰ دینا (6) پانی پینا (7) حمد و نعت و منقبت کے اشعار آہستہ پڑھنا اور سعی میں کھانا بھی کھا سکتا ہے۔

مکروہات سعی

سعی میں درج ذیل باتیں مکروہ ہیں:

- (1) بے حاجت اس کے پھیروں میں زیادہ فاصلہ دینا مگر جماعت قائم ہو تو چلا جائے یونہی شرکت جنازہ یا قضاے حاجت یا تجدید وضو کو جانا اگرچہ سعی میں وضو ضرور نہیں۔

(2) خرید و فروخت (3) فضول کلام (4) صفایا مروہ پر بالکل نہ چڑھنا (5) مرد کا سعی میں بلا عذر نہ دوڑنا (6) طواف کے بعد بہت تاخیر کر کے سعی کرنا (7) ستر عورت نہ ہونا (8) پریشان نظری یعنی ادھر ادھر فضول دیکھنا سعی میں بھی مکروہ ہے اور طواف میں اور زیادہ مکروہ ہے۔

طواف وسعی کے مسائل میں مرد و عورت کے فرق

طواف وسعی کے مسائل میں عورتیں بھی شریک ہیں مگر اضطباع، رمل، سعی میں دوڑنا یہ تینوں باتیں عورتوں کے لئے نہیں۔ خواتین کے لئے مردوں کے ہجوم میں گھس کر حجر اسود کا بوسہ لینا یا رکن یمانی کو چھونا یا کعبہ سے قریب ہونا جائز نہیں ہاں البتہ یہ کام مردوں کو چھوئے اور کسی کو ایذا دیئے بغیر ہو جائے تو جائز ہے۔

واضح ہو کہ عمرہ صرف انہیں افعال طواف وسعی اور سرمنڈانے یا بال ترشوانے کا نام ہے۔ قرآن و تمتع والے کے لئے یہی عمرہ ہو گیا اور افراد والے کے لئے یہ طواف ”طواف قدوم“ یعنی حاضری دربار کا مجرا۔

مسئلہ (26): حج کرنے والا مکہ معظمہ میں جانے سے پہلے عرفات میں پہنچا تو طواف قدوم ساقط ہو گیا مگر برا کیا کہ سنت فوت ہوئی اور طواف قدوم کے ترک کی وجہ سے دم وغیرہ واجب نہیں۔ (جوہر رد المحتار)

حاجی لبیک کہنا کب موقوف کرے گا؟

تارن اور مفرد (یعنی جس نے صرف حج کا احرام باندھا تھا) یہ دونوں قسم کے حاجی لبیک کہتے ہوئے مکہ میں ٹھہریں ان کی لبیک دسویں تاریخ رمی جمرہ کے وقت

ختم ہوگی اور اسی وقت احرام سے نکلیں گے جس کا ذکر ان شاء اللہ آتا ہے۔ متمتع یعنی جس نے متمتع کیا ہے وہ اور معتمر یعنی صرف عمرہ کرنے والا کعبہ معظمہ کا طوف شروع کرتے وقت حجرہ اسود شریف کا پہلا بوسہ لیتے یا استلام کرتے ہی لبیک کہنا چھوڑ دیں اور طواف وسعی مذکور کے بعد سر منڈائے یا بال کتر وائے اور احرام سے باہر آ جائیں۔ عورتوں کو بال موٹا حرام ہے وہ چوتھائی سر کے بالوں کو صرف ایک پورے برابر بال کتر وائیں اور مردوں کو اختیار ہے کہ حلق کریں یا تقصیر اور بہتر حلق ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے حجۃ الوداع میں حلق کرایا اور سر موٹا آنے والوں کے لئے دعائے رحمت تین بار فرمائی اور کتر وائے والوں کے لئے ایک بار۔ اور متمتع اگر منیٰ قربانی کے لئے جانور ساتھ لے گیا ہے تو عمرہ کے بعد احرام کھولنا اسے جائز نہیں بلکہ تارن کی طرح احرام میں رہے اور لبیک کہا کرے یہاں تک کہ دسویں کی رمی کے ساتھ لبیک چھوڑے پھر قربانی کے بعد حلق یا تقصیر کر کے احرام سے باہر ہو۔

طواف قدوم یا عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد حاجی کیا کرے؟

مفرد و تارن توجج کے رمل وسعی سے طواف قدوم میں فارغ ہو گئے مگر متمتع نے جو طواف وسعی کئے وہ عمرہ کے تھے حج کے رمل وسعی اس سے ادا نہ ہوئے اور اس پر طواف قدوم ہے نہیں کہ تارن کی طرح اس میں یہ امور کر کے فراغت پالے لہذا اگر وہ بھی پہلے سے فارغ ہو لینا چاہے تو جب حج کا احرام باندھے اس کے بعد ایک نفل طواف میں رمل وسعی کر لے اب اسے بھی طواف زیارت میں ان امور کی حاجت نہ ہوگی۔ اب یہ سب حجاج (تارن متمتع مفرد کوئی ہو) منیٰ کے جانے کے لئے مکہ معظمہ

میں آٹھویں تاریخ کا انتظار کر رہے ہیں ایام اقامت میں جس قدر ہو سکے صرف طواف بغیر اضطباع و رمل و سعی کرتے رہیں کہ باہر والوں کے لئے یہ سب سے بہتر عبادت ہے اور ہر سات پھیروں پر مقام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں دو رکعت نماز پڑھیں۔

زیادہ احتیاط یہ ہے کہ عورتوں کو طواف کے لئے ایسے وقت کا انتخاب کریں جب ہجوم کم ہو جائے۔ یونہی صفا و مروہ کے درمیان سعی کے لئے بھی، مگر فی زمانہ سارا سال ہی اللہ کے فضل و کرم سے بیت اللہ شریف میں ہجوم رہتا ہے لہذا ممکن ہو تو طواف و سعی پہلی یا دوسری منزل سے کروائیں کہ یہ طواف اگرچہ طویل ہوتا ہے مگر اسی میں بھلائی ہے۔

خواتین نماز قیام گاہ ہی میں ادا کریں

عورتیں نماز اپنی رہائش گاہ ہی میں پڑھیں، نمازوں کے لئے جو خواتین دونوں مسجدین کریمین (یعنی مسجد الحرام اور مسجد نبوی زادھا اللہ تعظیما و تکریما) میں حاضر ہوتی ہیں کم علمی ہے کہ مقصود ثواب ہے اور خود حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کو میری مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب گھر میں پڑھنے میں ہے، ہاں عورتیں مکہ معظمہ میں روزانہ ایک بار ایسے وقت میں طواف کر لیا کریں کہ جب ہجوم کم ہو اور مدینہ طیبہ میں صبح و شام صلاۃ و سلام کے لئے حاضر ہوتی رہیں۔

اب یا منیٰ سے واپسی کے بعد جب کبھی رات دن میں جتنی بار کعبہ معظمہ پر نظر پڑے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تین بار کہیں اور نبی ﷺ پر درود بھیجیں اور

دعا کریں کہ وقت قبول ہے۔

منیٰ کو روانگی اور وقوف عرفات

اللہ ﷻ فرماتا ہے: ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (ب ۶ بقرہ ۱۹۹)

پھر بات یہ ہے کہ اے قریشیو! تم بھی وہاں سے پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں (یعنی عرفات) اور اللہ سے مغفرت مانگو بے شک اللہ بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

حدیث ۱..... صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ قریش اور جو لوگ ان کے طریقے پر تھے مزدلفہ میں وقوف کرتے اور تمام عرب عرفات میں وقوف کرتے جب اسلام آیا اللہ ﷻ نے نبی ﷺ کو حکم فرمایا کہ عرفات میں جا کر وقوف کریں پھر وہاں سے واپس ہوں۔

حدیث ۲..... صحیح مسلم شریف میں جابر بن عبد اللہ ﷺ سے حجۃ الوداع شریف کی حدیث مروی اسی میں ہے کہ یوم الترویہ (آٹھویں ذی الحجہ) کو لوگ منیٰ کو روانہ ہوئے اور حضور اقدس ﷺ نے منیٰ میں ظہر و عصر و مغرب و عشاء و فجر کی نمازیں پڑھیں پھر تھوڑا تو قف کیا یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہوا اور حکم فرمایا کہ نمرہ میں ایک قبہ نصب کیا جائے اس کے بعد حضور ﷺ یہاں سے روانہ ہوئے اور قریش کا یہ گمان تھا کہ مزدلفہ میں وقوف فرمائیں گے جیسا کہ جاہلیت میں قریش کیا کرتے تھے مگر رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے آگے چلے گئے یہاں تک کہ عرفہ میں پہنچے یہاں نمرہ میں قبہ نصب ہو چکا تھا اس میں تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا سواری تیار کی گئی پھر بطن

وادی میں تشریف لائے اور خطبہ پڑھا پھر بلال ؓ نے اذان و اقامت کہی پھر حضور ﷺ نے نماز ظہر پڑھی پھر اقامت ہوئی اور عصر کی نماز پڑھی اور دونوں نمازوں کے درمیان کچھ نہ پڑھا پھر موقف میں تشریف لائے اور وقوف کیا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔

حدیث ۳..... صحیح مسلم میں جابر ؓ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے یہاں وقوف کیا اور پورا عرفات جائے وقوف ہے اور میں نے اس جگہ وقوف کیا اور پورا مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے۔

حدیث ۴..... مسلم و نسائی وابن ماجہ و رزین رحمہم اللہ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عرفہ سے زیادہ کسی دن میں اللہ ﷻ اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا پھر ان کے ساتھ ملائکہ پر مہابات فرماتا ہے۔

حدیث ۵..... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ میں بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عرفہ کی سب سے بہتر دعا اور وہ جو میں نے اور مجھ سے قبل انبیاء علیہم السلام نے کی، یہ ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .

حدیث ۶..... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مرسلہ ظلمہ بن عبید اللہ ؓ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عرفہ سے زیادہ کسی دن میں شیطان کو زیادہ صغیر و ذلیل، حقیر اور غیظ میں بھرا ہوا نہیں دیکھا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دن رحمت کا نزول اور اللہ ﷻ کا بندوں کے بڑے بڑے گناہ معاف فرمانا شیطان دیکھتا ہے۔

حدیث ۷..... ابن ماجہ و بیہقی رحمہما اللہ عباس بن مرداس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کی شام کو اپنی امت کے لئے مغفرت کی دعا مانگی اور وہ دعا مقبول ہوئی فرمایا میں نے انہیں بخش دیا سو حقوق العباد کے کہ مظلوم کے لئے ظالم سے مواخذہ کروں گا حضور ﷺ نے عرض کی اے رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا کر دے اور ظالم کی مغفرت فرما دے۔ اس دن میں یہ دعا مقبول نہ ہوئی پھر مزدلفہ میں صبح کے وقت حضور ﷺ نے اسی دعا کا اعادہ کیا اس وقت یہ دعا مقبول ہوئی اس پر رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا۔ صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما نے عرض کی ہمارے ماں باپ حضور ﷺ پر قربان اس وقت تبسم فرمانے کا کیا سبب ہے؟ ارشاد فرمایا کہ دشمن خدا ابلیس کو جب یہ معلوم ہوا کہ اللہ ﷻ نے میری دعا قبول کی اور میری امت کی بخشش فرمائی تو اپنے سر پر خاک اڑانے لگا اور واویلا کرنے لگا اس کی یہ گھبراہٹ دیکھ کر مجھے ہنسی آئی۔

حدیث ۸..... ابو یعلیٰ و بزار و ابن خزیمہ و ابن حبان رحمہم اللہ جابر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ذی الحجہ کے دس دنوں سے کوئی دن اللہ ﷻ کے نزدیک افضل نہیں۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ افضل ہیں یا اتنے دنوں میں اللہ ﷻ کی راہ میں جہاد کرنا۔ ارشاد فرمایا اللہ ﷻ کی راہ میں اس تعداد میں جہاد کرنے سے بھی یہ افضل ہیں اور اللہ ﷻ کے نزدیک عرفہ سے زیادہ کوئی دن افضل نہیں۔ عرفہ کے دن اللہ تبارک و تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور زمین والوں کے ساتھ آسمان والوں پر مہابت کرتا ہے ان سے فرماتا ہے میرے بندوں کو دیکھو کہ پرانگندہ سرگرد آلودہ دھوپ کھاتے ہوئے دور دور سے میری رحمت

کے امیدوار حاضر ہوئے تو عرفہ سے زیادہ جہنم سے آزاد ہونے والے کسی دن میں دیکھے نہ گئے اور بیہتی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ عز و جل ملائکہ سے فرماتا ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا فرشتے کہتے ہیں ان میں فلاں وفلاں حرام کام کرنے والے ہیں اللہ ﷻ فرماتا ہے میں نے سب کو بخش دیا۔

حدیث ۹..... امام احمد و طبرانی رحمہما اللہ عبد اللہ بن عباس ؓ سے راوی کہ ایک شخص نے عرفہ کے دن عورتوں کی طرف نظر کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج وہ دن ہے کہ جو شخص کان اور آنکھ اور زبان کو تابو میں رکھے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

حدیث ۱۰..... بیہتی رحمۃ اللہ علیہ جابر بن عبد اللہ ؓ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان عرفہ کے دن پچھلے پہر کو موقف میں وقف کرے، پھر سو بار کہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کہے اور سو بار قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھے اور پھر سو بار یہ درود پڑھے۔
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُم۔ اللہ ﷻ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کو کیا ثواب دیا جائے جس نے میری تسبیح و تہلیل کی اور تکبیر و تعظیم کی مجھے پہچانا اور میری ثنا کی اور میرے نبی پر درود بھیجا اے میرے فرشتو! گواہ رہو کہ میں نے اسے بخش دیا اور اس کی شفاعت خود اس کے حق میں قبول کی اور اگر یہ میرا بندہ مجھ سے سوال کرے تو اس کی شفاعت جو یہاں ہیں سب کے حق میں قبول کروں۔

حدیث ۱۱..... بیہتی رحمۃ اللہ علیہ ابوسلیمان دارانی ؓ سے روایت ہے کہ امیر المومنین

مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے وقوف کے بارے میں سوال ہوا کہ اس پہاڑ میں کیوں مقرر ہوا حرم میں کیوں نہ ہوا؟ فرمایا کعبہ بیت اللہ ہے اور حرم اس کا دروازہ تو جب لوگ اس کی زیارت کے قصد سے آئے دروازے پر کھڑے کئے گئے کہ تضرع کریں۔ عرض کی یا امیر المومنین پھر وقوف مزدلفہ کا کیا سبب ہے؟ فرمایا کہ جب انہیں آنے کی اجازت ملی تو اب اس دوسری ڈیوڑھی پر روکے گئے پھر جب تضرع زیادہ ہوا تو حکم ہوا کہ منیٰ میں قربانی کریں پھر جب اپنے میل کچیل اتار چکے اور قربانیاں کر چکے اور گناہوں سے پاک ہو چکے تو اب باطہارت زیارت کی انہیں اجازت ملی عرض کی گئی یا امیر المومنین! ایام تشریق میں روزے کیوں حرام ہیں؟ فرمایا کہ وہ لوگ اللہ کے زوار و مہمان ہیں اور مہمان کو بغیر اجازت میزبان روزہ رکھنا جائز نہیں۔ عرض کی گئی یا امیر المومنین! غلاف کعبہ سے لپٹنا کس لئے ہے فرمایا اس کی مثال یہ ہے کہ کسی نے دوسرے کا گناہ کیا ہے وہ اس کے کپڑوں سے لپٹتا اور عاجزی کرتا ہے کہ یہ اسے بخش دے۔ جب وقوف کے ثواب سے آگاہ ہوئے تو اب گناہوں سے پاک و صاف ہونے کا وقت قریب آیا اس کے لئے تیار ہو جاؤ اور ہدایات پر عمل کرو۔

اب وہ ایام آگئے ہیں کہ جن کے لئے حاجی دور دراز سے سفر کر کے اس مقدس حرم کی مقدس سرزمین پر پہنچے۔ اب ان ایام کے مسائل رقم کئے جاتے ہیں۔

آٹھویں تاریخ

آج کے دن کا نام یوم الترویہ ہے جس نے احرام نہ باندھا اب باندھ لے اور حج تمتع کرنے والا ایک نفل طواف میں رمل و سعی کرے جیسا کہ اوپر گزرا۔ احرام

کے متعلق جو آداب پیشتر بیان کئے گئے مثلاً غسل کرنا، خوشبو لگانا وہ یہاں بھی ملحوظ رکھے اور نہادھو کر مسجد الحرام شریف میں آئے اور طواف کرے۔ اس کے بعد طواف کی نماز بدستور ادا کرے پھر دو رکعت سنت احرام کی نیت سے پڑھے اس کے بعد حج کی نیت کرے اور لبیک کہے۔ حج کا احرام اپنی رہائش گاہ سے بھی باندھنا جائز ہے مگر افضل مسجد الحرام سے ہے۔

جب آفتاب نکل آئے منی کو چلیں اگر کوئی آفتاب نکلنے سے پہلے ہی چلا گیا جب بھی جائز ہے مگر بعد میں بہتر ہے۔ اور زوال کے بعد بھی جاسکتا ہے مگر ظہر کی نماز منی میں پڑھیں اور ہو سکے تو پیدل جائیں کہ جب تک مکہ معظمہ پٹ کر آئیں گے، ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں لکھی جائیں گی۔ یہ نیکیاں تخمیناً اٹھتر کھرب چالیس ارب بنتی ہیں اور اللہ ﷻ کا فضل اسی نبی کے صدقہ میں اس امت پر بے شمار ہے بل و علا و صلی اللہ علیہ وسلم وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

منی جاتے وقت راستے بھر لبیک و دعا و درود و ثنا کی کثرت کریں۔ جب منی نظر آئے یہ دعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ هِدْنِيْ فَاْمُنُّنْ عَلَيَّ بِمَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰى اَوْلِيَائِكَ (ترجمہ) ”اے الہی یہ منی ہے مجھ پر تو وہ احسان کر جو تو نے اپنے اولیاء پر کیا۔“

یہاں رات کو ٹھہریں، اگر ممکن ہو تو آج آٹھویں کی ظہر سے نویں کی صبح تک پانچ نمازیں یہیں مسجد خیف میں پڑھیں۔ اگر اثر دھام یا دوری کی وجہ سے یہ مشکل ہو تو اپنے اپنے خیموں میں کوشش کر کے باجماعت ادا کریں۔ آج کل بعض معلموں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ آٹھویں کو منی میں پوری رات نہیں ٹھہرتے اور

نماز فجر سے پہلے ہی عرفات لے جانے کی کوشش کرتے ہیں، ان کی نہ مانیں اور اس سنت عظیمہ کو ہرگز نہ چھوڑیں، قافلہ کے اصرار سے ان کو بھی مجبور ہونا پڑے گا۔

شب عرفہ یعنی نو (9) ذی الحجہ کی رات، منی میں ذکر و عبادت سے جاگ کر صبح کریں۔ سونے کے بہت دن پڑے ہیں اور نہ ہو تو کم از کم عشاء و فجر، جماعت اولیٰ سے پڑھیں کہ شب بیداری کا ثواب ملے گا اور با وضو سونیں کہ روح عرش تک بلند ہوگی۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیہقی و ظہرائی جہاں اللہ وغیرہا نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص عرفہ کی رات میں یہ دعائیں ہزار مرتبہ پڑھے تو جو کچھ اللہ ﷻ سے مانگے گا پائے گا جبکہ گناہ یا قطع رحم کا سوال نہ کرے۔

دعائے شب عرفہ

مُبْحَانُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ - مُبْحِنُ الَّذِي فِي الْأَرْضِ مَوْطِنُهُ - مُبْحِنُ
الَّذِي فِي الْبَحْرِ مَسِيلُهُ - مُبْحِنُ الَّذِي فِي النَّارِ مُلْطَانُهُ - مُبْحِنُ الَّذِي فِي
الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ - مُبْحِنُ الَّذِي فِي الْقَبْرِ قَضَاؤُهُ - مُبْحِنُ الَّذِي فِي الْهَرَاءِ
رَوْحُهُ - مُبْحِنُ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ - مُبْحِنُ الَّذِي وَضَعَ الْأَرْضَ - مُبْحِنُ
الَّذِي لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْهُ إِلَّا إِلَيْهِ.

(ترجمہ) ”پاک ہے وہ جس کا عرش بلندی میں ہے، پاک ہے وہ جس کی حکومت زمین میں ہے، پاک ہے وہ کہ دریا میں اس کا راستہ ہے، پاک ہے وہ کہ آگ میں اسی کی سلطنت ہے، پاک ہے وہ کہ جنت میں اس کی رحمت ہے، پاک ہے وہ کہ قبر میں اس کا حکم ہے، پاک ہے وہ کہ ہوائیں جو روحیں ہیں اسی کی ملک میں ہیں، پاک

ہے وہ جس نے آسمان بلند کیا، پاک ہے وہ جس نے زمین کو پست کیا پاک ہے وہ کہ اس کے عذاب سے پناہ و نجات کی کوئی جگہ نہیں مگر اسی کی طرف۔“

تنبیہ: اس بات کا بھی خیال رکھے کہ فی زمانہ حجاج کی کثرت کی وجہ سے لوگوں کے خیمے مزدلفہ تک نصب کر دیئے جاتے ہیں، اہذا کوشش کرے کہ کم از کم اپنی نمازیں منی میں جا کر ادا کریں۔ اگر ہو سکے تو وہیں رات گزاریں۔

عرفات کو روانگی

نماز فجر مستحب وقت میں پڑھ کر لبیک و ذکر و درود شریف میں مشغول رہیں یہاں تک کہ آفتاب کوہ شہیر پر کہ مسجد خیف شریف کے سامنے چمکے۔ اب عرفات کو چلیں، دل کو خیال غیر سے پاک کرنے کی کوشش کریں کہ آج وہ دن ہے کہ کچھ کاجج قبول کریں گے اور کچھ کو ان کے صدقہ میں بخشش دیں گے۔ محروم وہ جو آج محروم رہا۔ وسوسے آئیں تو ان سے لڑائی نہ باندھیں کہ یوں بھی دشمن کا مطلب حاصل ہے وہ تو یہی چاہتا ہے کہا آپ کسی اور خیال میں لگ جائے، لڑائی باندھی جب بھی تو کسی اور خیال میں پڑ جائیں گے، بلکہ وسوسوں کی طرف دھیان ہی نہ کریں، یہ سمجھ لیں کہ کوئی اور وجود ہے جو ایسے خیالات لا رہا ہے مجھے اپنے رب سے کام ہے یوں ان شاء اللہ تعالیٰ وہ شیطان مردود نا کام واپس جائے گا۔

مسئلہ (27): اگر کسی نے عرفہ کی رات مکہ میں گزاری اور نویں کو فجر پڑھ کر منی ہوتا ہوا عرفات میں پہنچا تو حج ہو جائے گا مگر برا کیا کہ سنت کو ترک کیا۔ یونہی اگر رات کو منی میں رہا مگر صبح صادق ہونے سے پہلے یا نماز فجر سے پہلے یا آفتاب نکلنے سے پہلے

عرفات کو چلا گیا تو برا کیا۔

راستے بھر میں ذکر و درود کریں، بے ضرورت کچھ بات نہ کریں، لبیک کی بے شمار بار بار کثرت کرتے چلیں اور منیٰ سے نکل کر یہ دعا پڑھیں:

راہ عرفات کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِرَحْمَتِكَ الْكَرِيْمِ ارَدْتُ فَاَجْعَلْ ذَنْبِيْ
مَغْفُوْرًا وَحَاجَتِيْ مَبْرُوْرًا وَّارْحَمْنِيْ وَلَا تُخَيِّبْنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ سَفَرِيْ وَاَقْصِ
بِعَرَفَاتٍ حَاجَتِيْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا اقْرَبَ غَدُوَّةٍ
غَدَوْتُهَا مِنْ رِّضْوَانِكَ وَبَعْدَهَا مِنْ سَخَطِكَ اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ غَدَوْتُ وَعَلَيْكَ
اعْتَمَدْتُ وَوَجْهَكَ ارَدْتُ فَاَجْعَلْنِيْ مِنْ تَابِعِيْ يَوْمَ الْيَوْمِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ
وَاَفْضَلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِيْ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِيْنَ .

(ترجمہ) ”اے اللہ میں تیری طرف متوجہ ہوا اور تجھ پر میں نے توکل کیا اور تیرے وجہ کریم کا ارادہ کیا میرے گناہ بخش اور میرے جج کو مبرور کر اور مجھ پر رحم کر اور مجھے ٹوٹے میں نہ ڈال اور میرے لئے میرے سفر میں برکت دے اور عرفات میں میری حاجت پوری کر بے شک تو ہر شے پر قادر ہے اے اللہ میرا چلنا اپنی خوشنودی سے قریب کر اور اپنی ناخوشی سے دور کر الہی میں تیری طرف چلا اور تجھی پر اعتماد کیا اور تیری ذات کا ارادہ کیا تو مجھ کو ان میں سے کرجن کے ساتھ آجکے دن تو مباہات کرے گا جو مجھ سے بہتر و افضل ہیں الہی میں تجھ سے عفو و عافیت کا سوال کرتا ہوں اور اس عافیت کا جو دنیا و آخرت میں ہمیشہ رہنے والی

ہے اور اللہ درود بھیجے بہترین مخلوق محمد ﷺ اور ان کی آل و اصحاب سب پر۔“

عرفات میں داخلہ

جب نگاہ جبل رحمت پر پڑے ان امور میں اور زیادہ کوشش کریں کہ ان شاء اللہ وقت قبول ہے۔ عرفات میں اس مقدس پہاڑ کے پاس یا جہاں جگہ ملے شارع عام سے بچ کر اتریں۔ آج کے ہجوم میں لاکھوں آدمی ہزاروں کمپ، خیمے ہوتے ہیں اپنے کمپ سے جا کر واپسی میں ملنا دشوار ہوتا ہے، اس لئے پہچان کا نشان اس پر قائم کر دیں کہ دور سے نظر آئے۔ اگر خواتین ساتھ ہوں تو ان کے برقعہ پر کوئی کپڑا خاص علامت چمکتے رنگ کا لگا دیں کہ دور سے دیکھ کر تمیز کر سکیں اور دل پریشان نہ ہو۔ دوپہر تک زیادہ وقت اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری کریں اور خالص نیت سے حسب طاقت صدقہ و خیرات و ذکر و لبیک و دعا و درود اور استغفار و کلمہ توحید میں مشغول رہیں۔ حدیث میں ہے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں سب سے بہتر وہ چیز جو آج کے دن میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء نے کہی یہ ہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
اور چاہے تو اس کے ساتھ یہ بھی کہے:

لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ وَلَا نَعْرِفُ رَبًّا سِوَاهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا اللَّهُمَّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاعْزُذْ بَكَ مِنْ وَسْوَاسِ الصُّنُورِ وَتَشْيِيتِ الْأَمْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ

شَرِّمَا يَلْجُ فِي اللَّيْلِ وَ شَرِّمَا يَلْجُ فِي النَّهَارِ وَ شَرِّمَا تَهْبُ بِهِ الرِّيحُ وَ شَرِّ بَوَاقٍ
الَّذِي اللَّهُمَّ هَذَا مَقَامُ الْمُسْتَجِيرِ الْعَائِدِ مِنَ النَّارِ أَجْرِنِي مِنَ النَّارِ بِعَفْوِكَ
وَادْخِلْنِي الْحَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ إِذْ هَدَيْتَنِي الْإِسْلَامَ فَلَا
تَرْغُهُ عَيْنِي حَتَّى تَقْبِضَنِي وَأَنَا عَلَيْهِ

(ترجمہ) ”اس کے سوا ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے اور اس کے سوا کسی کو رب نہیں
جانتے اے اللہ تو میرے دل میں نور کر اور میرے کان اور نگاہ میں نور کر اے اللہ
میرے سینے کو کھول دے اور میرے امر کو آسان کر اور تیری پناہ مانگتا ہوں سینہ کے
وسوسوں اور کام کی پراگندگی اور عذاب قبر سے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس
کے شر سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور دن میں داخل ہوتی ہے اور اس کے شر سے
جس کے ساتھ ہوا چلتی ہے اور اس شر سے آفات زمانہ کے اے اللہ یہ امن کے طالب
اور جہنم سے پناہ مانگنے والے کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اپنے غفو کے ساتھ مجھ کو جہنم
سے بچا اور اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان
اے اللہ جو تو نے اسلام کی طرف مجھے ہدایت کی تو اس کو مجھ سے جدا نہ کرنا یہاں تک
کہ مجھے اسی اسلام پر وفات دینا۔“

وقوف عرفات کی اہم احتیاط

دوپہر سے پہلے کھانے پینے وغیرہ ضروریات سے فارغ ہو لے کہ دل کسی
طرف لگانہ رہے، آج کے دن جیسے حاجی کو روزہ مناسب نہیں کہ دعا میں ضعف ہوگا
یونہی پیٹ بھر کر کھانا سخت زہر اور غفلت و سستی کا باعث ہے۔ تین روٹی کی بھوک والا

آدمی ایک ہی کھائے، نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ یہی حکم دیا ہے اور خود دنیا سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی کبھی پیٹ بھر نہ کھائی حالانکہ اللہ ﷻ کے حکم سے تمام جہاں اختیار میں تھا اور ہے۔ انوار و برکات لینا چاہیں تو نہ صرف آج بلکہ حرمین شریفین میں جب تک حاضر رہیں تہائی پیٹ سے زیادہ ہرگز نہ کھائیں، مانیں گے تو اس کا فائدہ اور نہ مانیں گے تو اس کا نقصان آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ ہفتہ بھر اس پر عمل کر دیکھیں اگلی حالت سے فرق نہ پائیں جیسی کہنا۔ کھانے پینے کے بہت سے دن ہیں یہاں تو نور و ذوق کے لئے جگہ خالی رکھیں۔ ع۔ بھراہن دوبارہ کیا بھرے گا۔ جب دوپہر قریب آئے نہالیں کہ سنت موکدہ ہے اور نہ ہو سکے تو صرف وضو ہی کر لیں۔

عرفات میں ظہر و عصر کی نماز

آج کے دن ظہر اور عصر کی نماز ملا کر اس طرح پڑھی جاتی ہے کہ ظہر کے فرض ادا کرنے کے فوراً بعد عصر کی تکبیر کہی جاتی ہے اور نماز عصر باجماعت ظہر ہی کے وقت میں ادا کی جاتی ہے مگر اس کی بعض شرائط ہیں جنہیں پورا کیا جانا ضروری ہے۔ بہر حال جس نے ظہر اکیلے یا اپنی خاص جماعت سے پڑھی اسے وقت سے پہلے عصر پڑھنا جائز نہیں۔ وہ لوگ ظہر اپنے وقت میں اور عصر کو وقت عصر ہی میں ادا کریں گے۔ اور فی زمانہ لوگوں کا مسجد نمبرہ کے پاس اس قدر اثر دھام ہوتا ہے کہ کمزور تو کمزور طاقتور لوگ بھی پس کے رہ جاتے ہیں، نیز خیموں اور کیمپوں کی کثرت کی وجہ سے ہر سال حج کرنے والے حاجی بھی راستہ بھول جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے دنیا میں

مصرف ہونے کے بجائے شام تک اپنا خیمہ یا کیمپ ہی ڈھونڈتے رہ جاتے ہیں لہذا مناسب یہی ہے کہ اپنے اپنے خیمہ میں نماز ادا کریں۔

عرفہ کا وقف

محترم حاجی غور کریں کہ جب شرع کو یہ وقت دعا کے لئے فارغ کرنے کا اس قدر اہتمام ہے کہ عصر کو ظہر کے ساتھ ملا کر پڑھنے کا حکم دیا تو اس وقت اور کام میں مشغول ہونا کس قدر بے ہودہ ہے۔ بعض احمقوں کو دیکھا ہے کہ وہ کھانے، پینے، حقے، چائے اڑانے میں مصروف ہیں۔ خبردار ایسا نہ کریں، نماز پڑھتے ہی فوراً موقف (یعنی وہ جگہ کہ نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک وہاں کھڑے ہو کر ذکر و دعا کا حکم ہے) کو روانہ ہو جائیں اور ممکن ہو تو اونٹ (یا سواری) پر کہ سنت بھی ہے اور ہجوم میں دبے کچلنے سے محافظت بھی۔

(19) بعض معلم اس مجمع میں جانے سے منع کرتے اور طرح طرح ڈراتے ہیں ان کی نہ سنیں کہ وہ خاص نزول رحمت عام کی جگہ ہے ہاں عورتیں اور کمزور مرد یہیں سے کھڑے ہوئے دعا میں شامل ہوں۔ کہ بطنِ عرنہ کے سوا یہ سارا میدان موقف ہے اور یہ لوگ بھی یہی تصور کریں کہ ہم اس مجمع میں حاضر ہیں اپنی ڈیڑھ اینٹ الگ نہ سمجھیں۔ اس مجمع میں یقیناً بکثرت اولیاء بلکہ الیاس و خضر علیہما السلام دونی موجود ہیں۔ یہ تصور کریں کہ انوار و برکات جو اس مجمع میں ان پر اتارے ہیں ان کا صدقہ ہم بھکاریوں کو بھی پہنچتا ہے۔ یوں الگ ہو کر بھی شامل رہیں گے اور جس سے ہو سکے تو وہاں کی حاضری چھوڑنے کی چیز نہیں۔

افضل یہ ہے کہ جبل رحمت کے قریب جہاں سیاہ پتھر کا فرش ہے رو قبلہ کھڑا ہو جبکہ ان فضائل کے حصول میں دقت یا کسی کو اذیت نہ ہو ورنہ جہاں اور جس طرح ہو سکے وقوف کرے۔ یہ وقوف ہی حج کی جان اور اس کا بڑا رکن ہے۔ وقوف کے لئے کھڑا رہنا افضل ہے شرط یا واجب نہیں۔ بیٹھا رہا جب بھی وقوف ہو گیا وقوف میں وقوف کی نیت کرنا اور رو قبلہ ہونا افضل ہے۔

وقوف کی سنتیں

وقوف میں یہ امور سنت ہیں۔ (1) غسل (2) دونوں خطبوں کی حاضری اگر علی وجہ السنہ ہو (3) دونوں نمازیں ملا کر پڑھنا جبکہ شرائط پائی جائیں (4) بے روزہ ہونا (5) با وضو ہونا (6) نمازوں کے بعد فوراً وقوف کرنا۔

بعض کم علم یہ کرتے ہیں کہ پہاڑ پر چڑھ جاتے اور وہاں کھڑے ہو کر رومال ہلاتے رہتے ہیں اس سے بچیں اور ان کی طرف بھی برا خیال نہ کریں۔ یہ وقت اوروں کے عیب دیکھنے کا نہیں اپنے عیبوں پر شرمساری اور گریہ و زاری کا ہے۔

وقوف کے آداب

اب وہ لوگ جو یہاں میدان میں ہیں اور وہ کہ خیموں میں ہیں، سب ہمہ تن صدق دل سے اپنے کریم مہربان رب ﷻ کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ میدان قیامت میں حساب اعمال کے لئے اس کے حضور حاضری کا تصور کریں، نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ لرزتے کانپتے ڈرتے امید کرتے آنکھیں بند کئے گردن جھکائے دست دعا آسمان کی طرف سر سے اونچا پھیلے، تکبیر و تہلیل و تسبیح و تہلیل و حمد و ذکر و دعا

توبہ واستغفار میں ڈوب جانے کی کوشش کریں کہ ایک قطرہ آنسوؤں کا بچکے کہ دلیل اجابت وسعدت ہے ورنہ رونے کا سامنہ بنائے کہ اچھوں کی صورت بھی اچھی۔
اثنائے دعا و ذکر میں لبیک کی بار بار تکرار کریں۔ آج کے دن دعائیں بہت مقبول ہیں اور دعائے جامع کہ اوپر گزری کافی ہے۔ چند بار اسے کہہ لیں اور سب سے بہتر یہ کہ سارا وقت درود و ذکر و تلاوت قرآن میں گزاریں کہ حدیث شریف کے مطابق دعا والوں سے زیادہ پائینگے۔ نبی ﷺ کا دامن پکڑیں، محبوبانِ خدا مثل غوث اعظم ؒ سے توسل کریں۔ اپنے گناہ اور اس کی قہاری یاد کر کے بید کی طرح لرز جائیں اور یقین جانیں کہ اُس کے عذاب سے اسی کی پاس پناہ ہے۔ اس سے بھاگ کر کہیں نہیں جاسکتے۔ اس کے در کے سوا کہیں ٹھکانہ نہیں۔ لہذا شفیعوں کا دامن پکڑیں۔ اس کے عذاب سے اسی کی پناہ مانگیں اور اسی حالت میں رہیں کہ کبھی اس کے غضب کی یاد سے جی کانپا جاتا ہے اور کبھی اس کی رحمت عام کی امید سے مرجھایا دل نہال ہو جاتا ہے۔ یونہی تضرع و زاری میں رہیں، یہاں تک کہ آفتاب ڈوب جائے اور رات کا ایک لطیف جز آ جائے۔ اس سے پہلے کوچ کرنا منع ہے۔ بعض جلد باز دن ہی سے چل دیتے ہیں ان کا ساتھ نہ دیں۔ کیا معلوم کہ رحمت الہی کس وقت توجہ فرمائے اگر آپ کے چل دینے کے بعد رحمت نازل ہوئی تو معاذ اللہ کیسا خسارہ ہے۔ اور اگر غروب سے پہلے ہی حدود عرفات سے نکل گئے جب تو پورا جرم ہے۔ اس مقام پر پڑھنے کے لئے بعض دعائیں لکھی جاتی ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ تین بار پھر کہہ تو حید۔ اس کے بعد تین بار اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ
بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ وَاعْصِمْنِيْ مِنَ الْتَقْوٰى وَاعْفِرْ لِيْ فِيْ الْاٰخِرَةِ وَالْاٰوَلٰى ۔

(ترجمہ) اے اللہ مجھ کو ہدایت کے ساتھ رہنمائی کر اور پاک کر اور پرہیزگاری کے ساتھ گناہ سے محفوظ اور دنیا و آخرت میں میری مغفرت فرما۔ پھر درج ذیل دعا مانگیں:

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي نَقُولُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَتُسْكِينِي وَمَحَبَّتِي وَمَعَاتِي وَإِلَيْكَ مَا بِي وَلَكَ رَبِّ تَرَانِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمُسْرَسَةِ الصُّلْبِ وَشِتَابِ الْأَمْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَجِيءُ بِهِ الرِّيحُ وَنَعُودُكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيءُ بِهِ الرِّيحُ اللَّهُمَّ اهْدِنَا بِالْهُدَى وَزَيْنًا بِالتَّقْوَى وَاعْفِرْ لَنَا فِي الْأَجْرَةِ وَالْآ وَلى اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا مُبَارَكًا اللَّهُمَّ إِنَّكَ أَمَرْتَ بِالْدُّعَاءِ وَ قَضَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ بِالْإِجَابَةِ وَإِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ وَلَا تَنْكُثُ عَهْدَكَ اللَّهُمَّ مَا أَحْبَبْتَ مِنْ خَيْرٍ فَحَبِّبْهُ إِلَيْنَا وَيَسِّرْهُ لَنَا وَمَا كَرِهْتَ مِنْ شَرِّ فَكْرِهْهُ إِلَيْنَا وَجَنِّبْنَاهُ وَلَا تَتَرَّعُ مِنَّا الْإِسْلَامَ بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَرَى مَكَانِي وَ تَسْمَعُ كَلَامِي وَ تَعْلَمُ سِرِّي وَ عَلَانِيَتِي وَلَا يَخْفَى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِي أَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيرُ الْمُسْتَغِيثُ الْمُسْتَجِيرُ الرَّجُلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهِ أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمُسْكِينِ وَ ابْتِهَالُ إِلَيْكَ ابْتِهَالُ الْمُذْنِبِ اللَّيْلِ وَأَدْعُوكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الْمُضْطَرِّ دُعَاءَ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهُ وَ فَاضَتْ لَكَ عَيْنَاهُ وَ نَجَلَ لَكَ جَسَدُهُ وَرَغِمَ أَنْفُهُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي بِدُعَائِكَ رَبِّي شَقِيًّا وَكُنْ بِي رَوْفًا رَحِيمًا يَا خَيْرَ الْمُسْتَوَلِينَ وَخَيْرَ الْمُعْطِينَ.

(ترجمہ) ”اے اللہ اس کو حج مبرور کر اور گناہ بخش دے الہی تیرے لئے حمد ہے جیسی ہم کہتے ہیں اور اس سے بہتر جس کو ہم کہیں اے اللہ میری نماز و عبادت اور میرا جینا اور

مرنا تیرے ہی لئے ہے اور تیری ہی طرف میری واپسی ہے اور اے پروردگار تو ہی میرا وارث ہے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر اور سینہ کے وسوسہ اور کام کی پراگندگی سے الہی میں سوال کرتا ہوں اس چیز کی خیر کا جس کو ہوالاتی ہے اور اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے ہوالاتی ہے۔ الہی ہدایت کی طرف ہم کو رہنمائی کر اور تقویٰ سے ہم کو مزین کر اور آخرت و دنیا میں ہم کو بخش دے الہی میں رزق پاکیزہ مبارک کا تجھ سے سوال کرتا ہوں الہی تو نے دعا کرنے کا حکم دیا اور قبول کرنے کا ذمہ تو نے خود لیا۔ اور بے شک تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور اپنے عہد کو نہیں توڑتا الہی جو اچھی باتیں تجھے محبوب ہیں انہیں ہماری محبوب کر دے اور ہمارے لئے میسر کر اور جو بری باتیں تجھے ناپسند ہیں انہیں ہماری ناپسند کر اور ہم کو ان سے بچا اور اسلام کی طرف تو نے ہم کو ہدایت فرمائی تو اس کو ہم سے جدا نہ کر الہی تو میرے مکان کو دیکھتا ہے اور میرا کلام سنتا ہے اور میرے پوشیدہ و ظاہر کو جانتا ہے میرے کام میں سے کوئی شے تجھ پر مخفی نہیں میں نامر ا محتاج فریاد کرنے والا پناہ چاہنے والا خوفناک ڈرنے والا اپنے گناہ کا مقرر و معترف ہوں مسکین کی طرح تجھ سے سوال کرتا ہوں اور گناہ گار ذلیل کی طرح تجھ سے عاجزی کرتا ہوں اور ڈرنے والے مضطر کی طرح تجھ سے دعا کرتا ہوں اس کی مثل دعا جس کی گردن تیرے لئے جھک گئی اور آنکھیں جاری اور بدن لاغر اور ناک خاک میں ملی ہے اے پروردگار تو اپنی دعا سے مجھے بد بخت نہ کر اور مجھ پر بہت مہربان ہو جا اے بہتر سوال کئے گئے اور اے بہتر دینے والے۔“

اور یہی تھی ۱۰۰ روایت جابرؓ سے اوپر مذکور ہو چکی اس میں جو دعائیں ہیں انہیں بھی پڑھیں یعنی سو (100) بَارَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ

لَهُ لَه الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

سو (100) بار پوری سورت: ”قُلْ هُوَ اللَّهُ.....“

سو (100) بار یہ دو در شریف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُم.

ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور انبیاء کی عرفہ کے دن یہ دعا ہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُورًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُورًا وَفِيْ قَلْبِيْ نُورًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسْوَاسِ الصُّنُورِ وَتَشْتَتِيْ الْاَمْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلْجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلْجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهْبُ بِهِ الرِّيْحُ وَشَرِّ بَوَاقِي الدُّهْرِ

ترجمہ: اے اللہ میرا سینہ کھول دے اور میرا کام آسان کر اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں سینہ کے وسوسوں اور کام کی پر اگندگی اور عذاب قبر سے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور اس کی برائی سے جو دن میں داخل ہوتی ہے اور اس کی برائی سے جسے ہوا اڑا لاتی ہے اور آفاتِ دہر کی برائی سے۔ اس مقام پر پڑھنے کی بہت دعائیں کتابوں میں مذکور ہیں مگر اتنی ہی میں کفایت ہے اور درود شریف و تلاوت قرآن مجید سب دعاؤں سے زیادہ مفید ہیں۔

حاجی مغفرت کا یقین کر لے

ایک ادب واجب الحفظ اس روز کا یہ ہے کہ اللہ کے سچے وعدوں پر بھروسہ کر کے یقین کرے کہ آج میں گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اب کوشش کروں کہ آئندہ گناہ نہ ہوں جو داغ اللہ عز و جل نے محض اپنی رحمت سے میری پیشانی سے دھویا ہے پھر نہ لگے۔

وقوف کے مکروہات۔

یہاں درج ذیل باتیں مکروہ ہیں۔

- (1) غروب آفتاب سے پہلے وقف چھوڑ کر روانگی میں لگ جانا مکروہ ہے جبکہ غروب تک حدود عرفات سے باہر ہو جانا حرام ہے۔ (2) نمازیں ادا کرنے کے بعد موقف کو جانے میں دیر (3) اس وقت سے غروب تک کھانے پینے یا (4) توجہ بخدا کے سوا کسی کام میں مشغول ہونا (5) کوئی دنیوی بات کرنا (6) غروب پر یقین ہو جانے کے بعد روانگی میں دیر کرنا (7) مغرب یا عشاء عرفات میں پڑھنا۔
- تنبیہ۔ موقف میں چھتری لگانے یا کسی طرح سایہ چاہنے سے حتی المقدور بچیں، البتہ جو مجبور ہے معذور ہے۔

امام اہل سنت کی ضروری نصیحت

محترم حجاج! بدنگاہی ہمیشہ حرام ہے نہ کہ احرام میں نہ کہ موقف یا مسجد الحرام میں نہ کہ کعبہ معظمہ کے سامنے نہ کہ طواف بیت الحرام میں۔ یہ آپ کے امتحان کا موقع ہے عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ یہاں منہ نہ چھپاؤ اور آپ کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کی

طرف نگاہ نہ کرو۔ یقین جانئے کہ یہ بڑے غیرت والے بادشاہ کی باندیاں ہیں اور اس وقت آپ اور وہ (خواتین) خاص دربار میں حاضر ہیں بلا تشبیہ شیر کا بچہ اس کی بغل میں ہو اس وقت کون اس کی طرف نگاہ اٹھا سکتا ہے تو اللہ واحد تھاہار کی کنیریں کہ اس کے خاص دربار میں حاضر ہیں ان پر بدنک ہی کس قدر سخت ہوگی۔ وَلِلّٰهِ الْمُلْكُ لَا عَلَىٰ (پ ۱۴ النحل ۶۰) ہاں ہاں ہوشیار ایمان بچائیے، قلب و نگاہ سنبھالیے، حرم وہ جگہ ہے جہاں گناہ کے ارادہ پر پکڑ ہوتی ہے اور ایک گناہ لاکھ گناہ کے برابر ٹھہرتا ہے۔ الہی خیر کی توفیق دے۔ آمین۔

وقوف کے مسائل

مسئلہ (28): وقوف کا وقت نویں ذی الحجہ کے آفتاب ڈھلنے سے دسویں کی طلوع فجر تک ہے اس وقت کے علاوہ کسی اور وقت وقوف کیا تو حج نہ ملا مگر ایک صورت میں وہ یہ کہ ذی الحجہ کا بلال دکھائی نہ دیا اور ذیقعدہ کے تیس دن پورے کر کے ذی الحجہ کا مہینہ شروع کیا اور اس حساب سے آج نویں ہے بعد کو ثابت ہوا کہ انتیس کا چاند ہوا تو اس حساب سے دسویں ہوگی اور وقوف دسویں تاریخ کو ہوا مگر ضرورۃً یہ جائز مانا جائے گا اور اگر دھوکا ہوا کہ آٹھویں کا نویں سمجھ کر وقوف کیا پھر معلوم ہوا تو یہ وقوف صحیح نہ ہوا۔ (مالگیری وغیرہ)

مسئلہ (29): اگر کوہوں نے رات کے وقت کو ای دی کہ نویں تاریخ آج تھی اور یہ دسویں رات ہے تو اگر اس رات میں سب لوگوں یا اکثر کے ساتھ امام وقوف کر سکتا ہے تو وقوف لازم ہے، لہذا وقوف نہ کریں تو حج فوت ہو جائے گا۔ اور اگر اتنا وقت باقی نہ

ہو کہ اکثر لوگوں کے ساتھ امام وقوف کرے اگرچہ خود امام اور جو تھوڑے لوگ جلدی کر کے جائیں تو صبح سے پیشتر وہاں پہنچ جائیں گے مگر جو لوگ پیدل ہیں اور جن کے ساتھ بال بچے ہیں اور جن کے پاس اسباب زیادہ ہے ان کو وقوف نہ ملے گا تو اس شہادت کے موافق عمل نہ کرے بلکہ دوسرے دن بعد زوال تمام حجاج کے ساتھ وقوف کریں۔ (نک)

مسئلہ (30): جن لوگوں نے ذی الحجہ کے چاند کی گواہی دی اور ان کی گواہی قبول نہ ہوئی وہ لوگ اگر امام سے ایک دن پہلے وقوف کریں گے تو ان کا حج نہ ہوگا بلکہ ان پر بھی ضروری ہے کہ اسی دن وقوف کریں جس دن امام وقوف کرے اگرچہ ان کے حساب سے اب دسویں تاریخ ہے۔ (نک)

مسئلہ (31): تھوڑی دیر ٹھہرنے سے بھی وقوف ہو جانا ہے خواہ اسے معلوم ہو کہ یہ عرفات ہے یا معلوم نہ ہو، با وضو ہو یا بے وضو یا حیض و نفاس والی عورت، سوتا ہو یا بیدار ہو، ہوش میں ہو یا جنون و بے ہوشی میں، یہاں تک کہ عرفات سے ہو کر جو گزر گیا اسے حج مل گیا یعنی اب حج اس کا فاسد نہ ہوگا جبکہ یہ سب احرام سے ہوں۔ بے ہوشی میں احرام کی صورت یہ ہے کہ پہلے ہوش میں تھا اور اسی وقت احرام باندھ لیا تھا۔ اور اگر احرام باندھنے سے پہلے بے ہوش ہو گیا اور اس کے ساتھیوں میں سے کسی نے یا کسی اور نے اس کی طرف سے احرام باندھ لیا تھا اور اگر احرام باندھنے والے نے خود اپنی طرف سے بھی احرام باندھا ہو کہ اس کا احرام اس کے احرام کے منافی نہیں تو اس صورت میں بھی وہ محرم ہو گیا۔ دوسرے کے احرام باندھنے کا یہ مطلب نہیں کہ اس

کے کپڑے اتار کر تہبند باندھ دے بلکہ یہ کہ اس کی طرف سے نیت کرے اور لبیک کہے۔ (مائتیری، جوہرہ)

مسئلہ (32): جس کا حج فوت ہو گیا یعنی اسے وقوف نہ ملا تو اب حج کے باقی افعال ساقط ہو گئے اور اس کا احرام عمرہ کی طرف منتقل ہو گیا لہذا عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے اور آئندہ سال قضا کرے۔ (مائتیری درمختار)

مسئلہ (33): آفتاب ڈوبنے سے پہلے اژدہام کے خوف سے حدود عرفات سے باہر ہو گیا اس پر دم واجب ہے۔ پھر اگر آفتاب ڈوبنے سے پہلے واپس آیا اور ٹھہرا رہا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا تو دم معاف ہو گیا۔ اور اگر ڈوبنے کے بعد واپس آیا تو دم ساقط نہ ہوا اور اگر سواری پر تھا اور جانور اسے لے کر بھاگ گیا جب بھی دم واجب ہے یونہی اگر اس کا اونٹ بھاگ گیا یہ اس کے پیچھے چل دیا۔ (منک)

مسئلہ (33): محرم نے نماز عشاء نہیں پڑھی ہے اور وقت صرف اتنا باقی ہے کہ چار رکعت پڑھے مگر پڑھتا ہے تو وقوف عرفہ جانا رہے گا تو نماز چھوڑے اور عرفات کو جائے۔ (جوہرہ) اور بہتر یہ کہ چلتے میں پڑھ لے بعد کو اعادہ کرے۔ (منک)

مزدلفہ کی روانگی

اللہ ﷻ فرماتا ہے:

﴿فَإِذَا أَقَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَادْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوا كَمَا هَدَيْتُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمَنِ الصَّالِينَ﴾ (ب ۲ البقرہ: ۱۹۸)

ترجمہ: ”اور جب عرفات سے پلٹو تو اللہ کی یاد کرو شہر حرام کے پاس اور اس کا ذکر کرو

جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی بیشک اس سے پہلے تم بہکے ہوئے تھے۔“
صحیح مسلم شریف میں جابرؓ سے راوی کہ حجۃ الوداع میں نبی ﷺ عرفات سے مزدلفہ میں تشریف لائے۔ یہاں مغرب وعشاء کی نماز پڑھی پھر لیٹے یہاں تک کہ فجر طلوع ہوئی جب صبح ہوگئی اس وقت اذان و اقامت کے ساتھ نماز فجر پڑھی۔ پھر قصویٰ پر سوار ہو کر مشعر حرام میں آئے اور قبلہ کی جانب منہ کر کے دعا و تکبیر و تہلیل و توحید میں مشغول رہے اور وقوف کیا یہاں تک کہ خوب اجالا ہو گیا اور طلوع آفتاب سے قبل یہاں سے روانہ ہوئے۔ نبی ﷺ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اہل جاہلیت عرفات سے اس وقت روانہ ہوتے تھے جب آفتاب منہ کے سامنے ہوتا غروب سے پہلے اور مزدلفہ سے بعد طلوع آفتاب روانہ ہوتے جب آفتاب چہرے کے سامنے ہوتا اور ہم عرفات سے نہ جائیں گے جب تک آفتاب ڈوب نہ جائے اور مزدلفہ سے طلوع کے قبل روانہ ہوں گے ہمارا طریقہ بت پرستوں اور مشرکوں کے طریقہ کے خلاف ہے۔

جب غروب آفتاب کا یقین ہو جائے فوراً مزدلفہ کو چلیں اور امام کے ساتھ جانا افضل ہے مگر وہ دیر کرے تو اس کا انتظار نہ کریں۔ راستے بھر ذکر و درود و دعا و لبیک وزاری و بکا میں مصروف رہیں۔ اس وقت کی بعض دعائیں یہ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَقْضُتُ وَفِي رَحْمَتِكَ رَغِبْتُ وَمِنْ سَخَطِكَ رَهَبْتُ وَمِنْ عَذَابِكَ اَسْفَقْتُ فَاَقْبِلْ نُسُكِيْ وَاعْظِمْ اَجْرِيْ وَتَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَارْحَمْ تَضَرُّعِيْ وَاسْتَجِبْ دُعَائِيْ وَاعْظِنِيْ سُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ هَذَا اِجْرَ عَهْدِنَا مِنْ هَذَا الْمَوْقِفِ الشَّرِيفِ الْعَظِيْمِ وَارْزُقْنَا الْعَوْدَ اِلَيْهِ مَرَّاتٍ كَثِيْرَةً يَلْطِفُكَ الْعَمِيْمِ۔

(ترجمہ) ”اے اللہ میں تیری طرف واپس ہوا اور تیری رحمت میں رغبت کی اور تیرے غضب سے ڈرا اور تیرے عذاب سے خوف کیا تو میری عبادت قبول اور میرا اجر عظیم کر اور میری توبہ قبول کر اور میری عاجزی پر رحم کر اور میری دعا قبول کر اور مجھے میرا سوال عطا کر۔ اے اللہ اس شریف بزرگ جگہ میں میری یہ حاضری آخری حاضری نہ کر اور تو اپنی مہربانی سے مجھے یہاں بہت مرتبہ آنا نصیب کر۔“

راستہ میں جہاں گنجائش پائیں اور اپنی یا دوسرے کی ایذا کا احتمال نہ ہو اتنی دیر اتنی دور تیز چلیں، پیدل ہوں خواہ سوار۔ جب مزدلفہ نظر آئے بشرط قدرت پیدل ہو لینا بہتر ہے اور نہا کر داخل ہونا افضل ہے۔

مزدلفہ میں داخلہ کی دعا

مزدلفہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا جَمْعٌ اَسْأَلُكَ اَنْ تُرَزِّقَنِيْ جَوَامِعَ الْخَيْرِ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَ رَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَ رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَ رَبَّ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَسْأَلُكَ بِنُورِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَ تَرْحَمَنِيْ وَ تَجْمَعَ عَلَيَّ الْهُدٰى اَمْرِىْ وَ تَحْعَلَ التَّقْوٰى زَادِىْ وَ دُخْرِىْ وَ الْاٰجِرَةَ مَا بِيْ وَ هَبْ لِيْ رِضَاكَ عَنِّيْ فِي الْاٰثِمٰتِ وَ الْاٰجِرَةَ يٰ اَمَنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ كُلُّهُ اَعْطِنِي الْخَيْرَ كُلُّهُ وَ اصْرِفْ عَنِّي الشَّرَّ كُلَّهُ اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ لِحِمِّىْ وَ عَظْمِيْ وَ شَحْمِيْ وَ شَعْرِيْ وَ مَسَائِرَ جَوَارِحِيْ عَلٰى النَّارِ يٰ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

(ترجمہ) ”اے اللہ یہ جمع (مزدلفہ) ہے یہاں تجھ سے تمام کے مجموعہ کا سوال کرتا

ہوں اے اللہ مشعر حرام کے رب اور رکن و مقام کے رب اور عزت والے شہر اور عزت والی مسجد کے رب میں تجھ سے بوسیلہ تیرے وجہ کریم کے نور کے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور ہدایت پر میرے کام کو جمع کر دے اور اتقویٰ کو میرا توشہ اور ذخیرہ کر اور آخرت میرا مرجع کر اور دنیا اور آخرت میں تو مجھ سے راضی ہو جا۔ اے وہ ذات جس کے ہاتھ میں تمام بھلائی ہے مجھ کو ہر قسم کی خیر عطا کر اور ہر قسم کی برائی سے بچا۔ اے اللہ میرے گوشت اور ہڈی اور چہرہ اور بال اور تمام اعضاء کو جہنم پر حرام کر دے۔ اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔“

مزدلفہ میں نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کا طریقہ

وہاں پہنچ کر حتی الامکان جبل قزح کے پاس راستہ سے بچ کر ٹھہریں ورنہ جہاں جگہ ملے قیام کریں۔ غالباً وہاں پہنچتے پہنچتے شفق ڈوب جائے گی، مغرب کا وقت نکل جائے گا یعنی عشاء کا وقت شروع ہو جائیگا۔ یہاں سب کاموں سے پہلے مغرب و عشاء پڑھیں اور اگر مغرب کا وقت باقی بھی رہے جب بھی ابھی مغرب ہرگز نہ پڑھیں، نہ عرفات میں پڑھیں، نہ راہ میں کہ اس دن یہاں نماز مغرب وقت میں پڑھنا گناہ ہے اور اگر پڑھ بھی لیں گے تو عشاء کے وقت پھر پڑھنی ہوگی۔ غرض یہاں پہنچ کر مغرب وقت عشاء میں ادا کی نیت سے پڑھیں۔ مغرب کا سلام پھیرتے ہی فوراً عشاء کی جماعت کریں، عشاء کے فرض پڑھ لیں۔ اس کے بعد مغرب و عشاء کی سنتیں اور وتر پڑھیں، اور اگر باجماعت نہ پڑھ سکیں تو تنہا پڑھ لیں۔

مسئلہ (34): یہ مغرب وقت عشاء میں پڑھنی اسی کے لئے خاص ہے جو مزدلفہ کو آئے

اور اگر عرفات ہی میں رات کو رہ گیا یا مزدلفہ کے سوا دوسرے راستے سے واپس ہوا تو اسے مغرب کی نماز اپنے وقت میں پڑھنی ضروری ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ (35): اگر مزدلفہ کے آنے والے نے مغرب کی نماز راستہ میں پڑھی یا مزدلفہ پہنچ کر عشاء کا وقت آنے سے پہلے پڑھ لی تو اسے حکم یہ ہے کہ اعادہ کرے مگر نہ کیا اور فجر طلوع ہوگئی تو وہ نماز اب صحیح ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ (36): اگر مزدلفہ میں مغرب کے وقت نکل جانے کے بعد مغرب کی نماز سے پہلے عشاء پڑھی تو مغرب پڑھ کر عشاء کا اعادہ کرے اور اگر طلوع فجر تک اعادہ نہ کیا تو اب صحیح ہوگئی خواہ وہ شخص صاحب ترتیب ہو یا نہ ہو۔ (درمختار طحاوی)

مسئلہ (37): اگر راستہ میں اتنی دیر ہوگئی کہ طلوع فجر کا اندیشہ ہے تو اب راستہ ہی میں دونوں نمازیں پڑھ لے مزدلفہ پہنچنے کا انتظار نہ کرے۔ (درمختار)

مسئلہ (38): عرفات میں ظہر و عصر کے لئے ایک اذان اور دو اقامتیں ہیں اور مزدلفہ میں مغرب و عشاء کے لئے ایک اذان اور ایک اقامت۔ (درمختار)

مسئلہ (39): دونوں نمازوں کے درمیان سنت و نوافل نہ پڑھے مغرب کی سنتیں بھی بعد عشاء پڑھے اگر درمیان میں سنتیں پڑھیں یا کوئی اور کام کیا تو ایک اقامت اور کہی جائے یعنی عشاء کے لئے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ (40): طلوع فجر کے بعد مزدلفہ میں آیا تو ترک سنت ہوئی مگر دم وغیرہ اس پر واجب نہیں۔ (مانگیری)

مزدلفہ کی رات شب قدر سے افضل ہے

نمازوں کے بعد باقی رات ذکر و لبیک و درود و دعا و زاری میں گزاریں کہ یہ بہت افضل جگہ اور بہت افضل رات ہے۔ بعض علماء نے اس رات کو شب قدر سے بھی افضل کہا۔ زندگی ہے تو سونے کو اور بہت راتیں ملیں گی اور یہاں یہ رات خدا جانے دوبارہ کسے ملے اور نہ ہو سکے تو با طہارت سو رہیں کہ فضول باتوں سے سونا بہتر اور اتنے پہلے اٹھ بیٹھیں کہ صبح چمکنے سے پہلے ضروریات و طہارت سے فارغ ہو لیں۔ آج نماز صبح بہت اندھیرے سے پڑھی جائے گی کوشش کریں کہ باجماعت پڑھیں اور پہلی تکبیر فوت نہ ہو کہ عشاء و صبح جماعت سے پڑھنے والا بھی پوری شب بیداری کا ثواب پاتا ہے۔

وقوف مزدلفہ

اب دربار اعظم کی دوسری حاضری کا وقت آیا ہاں ہاں کرم کے دروازے کھولے گئے ہیں کل عرفات میں حقوق اللہ معاف ہوئے تھے یہاں حقوق العباد معاف فرمانے کا وعدہ ہے۔ مشعر الحرام میں یعنی خاص پہاڑی پر اور نہ ملے تو اس کے دامن میں اور یہ بھی نہ ہو سکے تو وادی محسر کے سوا جہاں گنجائش پائیں وقوف کریں اور تمام باتیں کہ وقوف عرفات میں مذکور ہوئیں ملحوظ رکھیں یعنی لبیک کی کثرت کریں اور ذکر و درود و دعائیں مشغول رہیں۔ یہاں کے لئے بعض دعائیں یہ ہیں۔

وقوف مزدلفہ کی دعائیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنْيْ

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَايَ وَعَمْدِي وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكَفْرِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْحُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدِّينِ وَغَلْبَةِ الرِّجَالِ وَأَسْأَلُكَ أَنْ
تَقْضِيَ عَنِّي الْمَغْرَمَ وَأَنْ تَغْفِرَ عَنِّي مَظَالِمَ الْعِبَادِ وَأَنْ تُرْضِيَ عَنِّي الْخُصُومَ
وَالْغُرَمَاءَ وَأَصْحَابَ الْحُقُوقِ اللَّهُمَّ اعْطِنِي نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكَّاهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ
زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ غَلْبَةِ الدِّينِ وَمِنْ غَلْبَةِ الْعَدُوِّ
وَمِنْ بَوَارٍ لَائِمٍ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا
أَحْسَنُوا سُبَّحُوا وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ
الْعَرِ الْمُحْتَلِينَ الْوَفِدِ الْمُتَقَبِّلِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي هَذَا الْجَمْعِ أَنْ تَجْمَعَ
لِي جَوَامِعَ الْخَيْرِ كُلِّهِ وَأَنْ تُصْلِحَ لِي شَأْنِي كُلَّهُ وَأَنْ تُصْرِفَ عَنِّي السُّوءَ
كُلَّهُ فَإِنَّهُ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ غَيْرُكَ وَلَا يَحْرُدُ بِهِ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ مَنْ يَمْشِي عَلَى بَطْنِهِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَمْشِي عَلَى رِجْلَيْهِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ
يَمْشِي عَلَى أَرْبَعِ اللَّهِمَّ اجْعَلْنِي أَحَشَّكَ كَأَنِّي إِذَاكَ أَبَدًا حَتَّى أَلْقَاكَ
وَأَسْعِدْنِي بِتَقْوَاكَ وَلَا تَشْقِنِي بِمَعْصِيَتِكَ وَخِرْلِي مِنْ قَضَائِكَ وَبَارِكْ لِي فِي
قَدْرِكَ حَتَّى لَا أُحِبَّ تَعْجِيلَ مَا أَخْرَثَ وَلَا تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ وَاجْعَلْ غِنَايَ
فِي نَفْسِي وَمَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي وَأَنْصُرْنِي عَلَى
مَنْ ظَلَمَنِي وَارِنِي فِيهِ نَارِي وَأَقِرَّ بِذَلِكَ عَيْنِي

(ترجمہ): ”اے اللہ میری خطا اور جہل اور زیادتی جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے
سب کو بخش دے۔ اللہ میرے تمام گناہ معاف کر دے کوشش سے جس کو میں نے کیا یا

ہلاکوش اور خطا سے کیا یا قصد سے اور یہ سب میں نے کئے۔ اللہ تیری پناہ مانگتا ہوں محتاجی اور کفر اور عاجزی اور سستی سے اور تیری پناہ غم و حزن سے اور تیری پناہ بزدلی اور بخل اور دین کی گرانی اور مردوں کے غلبہ سے اور سوال کرنا ہوں کہ مجھ سے تاوان ادا کر دے اور حقوق العباد مجھ سے معاف کر اور خصوم و غرما اور حقداروں کو راضی کر دے اے اللہ میرے نفس کو تقویٰ دے اور اس کو پاک کر تو بہتر پاک کرنے والا ہے تو اس کا ولی و مولیٰ ہے اے اللہ تیری پناہ غلبہ دین اور غلبہ دشمن سے اور اس ہلاکت سے جو ملامت میں ڈالنے والی ہے اور مسیح دجال کے فتنہ سے اے اللہ مجھے ان لوگوں میں کر جو نیکی کر کے خوش ہو جاتے ہیں اور برائی کر کے استغفار کرتے ہیں اے اللہ ہم کو اپنے نیک بندوں میں کرجن کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہیں جو مقبول وفد ہیں اے اللہ اس مزدلفہ میں میرے لئے ہر خیر کو جمع کر دے اور میری ہر حالت کو درست کر دے اور ہر برائی کو مجھ سے پھیر دے کہ تیرے سوا کوئی نہیں کر سکتا اور تیرے سوا کوئی نہیں دے سکتا اے اللہ تیری پناہ اس کے شر سے جو پیٹ پر چلتا ہے اور دو پاؤں پر چلنے والے کے شر سے اللہ تو مجھ کو ایسا کر دے کہ ہمیشہ تجھ سے ڈرتا رہوں گویا تجھ کو دیکھتا ہوں یہاں تک کہ تجھ سے ملوں اور تقویٰ کے ساتھ مجھ کو بہرہ مند کر اور گناہ کر کے بد بخت نہ بنوں اور اپنی قضا میرے لئے بہتر کر اور جو تو نے مقدر کیا اور اس میں برکت دے یہاں تک کہ جو تو نے موخر کیا ہے اس کی جلدی کو پسند نہ کرو اور جو تو نے جلد کر دیا اس کی تاخیر کو درست نہ رکھوں اور میری تو نگری میرے نفس میں کر اور کان آنکھ سے مجھ کو مستمتع کر اور ان کو میرا وارث کر اور جو مجھ پر ظلم کرے ان پر مجھے فتح مند کر اور اس میں میرا بدلہ دکھا دے اور اس سے میری آنکھ ٹھنڈی کر۔“

مسئلہ (41): وقوف مزدلفہ کا وقت طلوع فجر سے اجالا ہونے تک ہے اس درمیان میں وقوف نہ کیا تو فوت ہو گیا اور اگر اس وقت میں یہاں سے ہو کر گزر گیا تو وقوف ہو گیا اور وقوف عرفات میں جو باتیں تھیں وہ یہاں بھی ہیں۔ (ماٹگیری)

مسئلہ (42): طلوع فجر سے پہلے جو یہاں سے چلا گیا اس پر دم واجب ہے مگر جب بیمار ہو یا عورت یا کمزور کہ اثر دھام میں ضرر کا اندیشہ ہے اس وجہ سے پہلے چلا گیا تو اس پر کچھ نہیں۔ (ماٹگیری)

مسئلہ (43): نماز سے قبل مگر طلوع فجر کے بعد یہاں سے چلا گیا یا طلوع آفتاب کے بعد گیا تو برا کیا اس پر دم وغیرہ واجب نہیں۔ (ماٹگیری)

منی کے اعمال اور حج کے بقیہ افعال

اللہ ﷻ فرماتا ہے:

﴿إِذَا قُضِيَتْ مِنْكُمْ مَنَاسِكُكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ۚ فَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۚ وَمِنْهُمْ مَن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا ۗ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۚ وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ ۖ فَمَن تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَن تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ لِمَنِ انْتَفَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (بقرة: ۲۰۳-۲۰۵)﴾

(ترجمہ) ”پھر جب اپنے حج کے کام پورے کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا

کا ذکر کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں دے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور کوئی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا ایسے لوگوں کی کمائی سے بھاگ (خوش نصیبی) ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے اور اللہ کی یاد کرو گئے ہوئے دنوں میں تو جو جلدی کر کے دودن میں چلا جائے اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو رہ جائے تو اس پر کچھ گناہ نہیں پر ہیزگار کے لئے۔ اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تمہیں کو اسی کی طرف اٹھنا ہے۔ (ترجمہ کنز الایمان)

حدیث ۱..... صحیح مسلم شریف میں جابر ؓ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ بطن محسر میں پہنچے اور یہاں جانور کو تیز کر دیا پھر وہاں سے بچ والے راستہ سے چلے جو جمرہ کبریٰ کو گیا ہے جب اس جمرہ کے پاس پہنچے تو اس پر سات کنکریاں ماریں ہر کنکری پر تکبیر کہتے اور بطن وادی سے رمی کی پھر منحر (قربان گاہ) میں آ کر تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر فرمائے پھر علی ؓ کو دے دیا بقیہ کو انہوں نے نحر کیا اور حضور ﷺ نے اپنی قربانی میں انہیں شریک کر لیا پھر حکم فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ایک ٹکڑا ہانڈی میں ڈال کر پکایا جائے دونوں صاحبوں نے اس کوشت میں سے کھایا اور شور بایا پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف روانہ ہوئے اور ظہر کی نماز مکہ میں پڑھی۔

حدیث ۲..... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ رمی جمار میں کیا ثواب ہے؟ ارشاد فرمایا تو اپنے رب کے

نزدیک اس کا ثواب اس وقت پائے گا کہ تجھے اس کی زیادہ حاجت ہوگی۔

حدیث ۳..... ابن خزیمہ و حاکم رحمہما اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام مناسک میں آئے جمرہ عقبہ کے پاس شیطان سامنے آیا اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا پھر جمرہ ثانیہ کے پاس آیا پھر اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا پھر تیسرے جمرہ کے پاس آیا تو اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تم شیطان کو رجم کرتے اور ملت ابراہیم علیہ السلام کا اتباع کرتے ہو۔

حدیث ۴..... بزار رحمۃ اللہ علیہ انہیں سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمروں کی رمی کرنا تیرے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔

حدیث ۵..... طبرانی و حاکم رحمہما اللہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے راوی کہتے ہیں ہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ جمروں پر جو کنکریاں ہر سال ماری جاتی ہیں ہمارا گمان ہے کہ کم ہو جاتی ہیں فرمایا کہ جو قبول ہوتی ہیں اٹھالی جاتی ہیں ایسا نہ ہوتا تو پہاڑوں کی مثل تم دیکھتے۔

حدیث ۶..... صحیح مسلم میں ام الحسین رضی اللہ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں سرمنڈانے والوں کے لئے تین باردعا کی اور کتروانے والوں کے لئے ایک باراسی کی مثل ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ماکہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حدیث ۷..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بال

موٹڈوانے میں ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے اور ایک گناہ منایا جاتا ہے۔

کنکریاں مزدلفہ ہی سے لے لیں

جب طلوع آفتاب میں دو رکعت پڑھنے کا وقت باقی رہ جائے تو منیٰ کو چلیں۔ اور یہاں سے سات چھوٹی چھوٹی کنکریاں کھجور کی گٹھلی برابر کی پاک جگہ سے اٹھا کر تین بار دھولیں، کسی پتھر کو توڑ کر کنکریاں نہ بنائیں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تینوں دن جمروں پر مارنے کے لئے یہیں سے اُنچاس (49) بلکہ کچھ زائد کنکریاں لے لیں یا سب کسی اور جگہ سے لے لیں مگر نہ نجس جگہ کی ہوں نہ مسجد کی نہ جمرہ کے پاس کی۔

منیٰ کے راستہ کی دعا

راستہ میں پھر بدستور ذکر کریں، دعا و درود اور کثرت لبیک میں مشغول رہیں اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَقْضُتْ وَ مِنْ عَذَابِكَ اَشْفَقْتُ وَ اِلَيْكَ رَجَعْتُ وَ مِنْكَ رَهْبْتُ
فَاَقْبِلْ نُسُكِيْ وَ عَظِّمْ اَجْرِيْ وَ اَرْحَمْ تَضَرُّعِيْ وَ اَقْبِلْ تَوْبَتِيْ وَ اسْتَجِبْ دُعَائِيْ
(ترجمہ) ”اے اللہ میں تیری طرف واپس ہوا اور تیرے عذاب سے ڈرا اور تیری
طرف رجوع کیا اور تجھ سے خوف کیا تو میری عبادت قبول کر اور میرا اجر زیادہ کر اور
میری عاجزی پر رحم فرما اور میری توبہ قبول کر اور میری دعا مستجاب کر۔“

وادی محسر سے گزرنے کی دعا

وادی محسر منیٰ و مزدلفہ کے بیچ میں ایک نالہ تھا۔ یہ نالہ منیٰ و مزدلفہ دونوں کی

حدود سے خارج مزدلفہ سے منیٰ کو جاتے ہوئے بائیں ہاتھ کو جو پہاڑ پڑتا ہے اس کی چوٹی سے شروع ہو کر (545) ہاتھ تک تھا۔ یہاں اصحاب فیل آ کر ٹھہرے اور ان پر عذابِ لبائیل اتر اٹھا؛ لہذا اس جگہ سے جلد گزرنا اور عذابِ الہی سے پناہ مانگنا چاہئے۔ فی زمانہ اس کی پہچان کے لئے کوئی علامت وغیرہ نہیں ہے۔ بہر حال اگر کسی طرح معلوم ہو جائے تو (تقریباً پانچ سو پینتالیس ہاتھ) بہت جلدی تیزی کے ساتھ چل کر نکل جائیں مگر نہ وہ تیزی جس سے کسی کو ایذا ہو اور اس عرصہ میں یہ دعا پڑھیں جو مکہ معظمہ سے آتے وقت منیٰ کو دیکھ کر پڑھی تھی:

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بَعْدَ بَيْتِكَ وَ عَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ

(ترجمہ) ”اے اللہ اپنے غضب سے ہمیں قتل نہ کر اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کر اور اس سے پہلے ہم کو عافیت دے۔“

جب منیٰ نظر آئے وہی دعا پڑھیں جو مکہ سے آتے منیٰ کو دیکھ کر پڑھی تھی۔

جرمۃ العقبہ (بڑے شیطان) کی رمی

منیٰ اور مکہ کے بیچ میں تین جگہ ستون بنے ہیں ان کو جمرہ کہتے ہیں پہلا جو منیٰ سے قریب ہے جمرہ اولیٰ (چھوٹا شیطان) کہلاتا ہے اور بیچ کا جمرہ وسطیٰ (منجھلا شیطان) اور اخیر کا جمرہ العقبہ (بڑا شیطان) کہلاتا ہے جو کہ مکہ معظمہ سے قریب ہے۔ جب منیٰ پہنچیں سب کاموں سے پہلے جمرۃ العقبہ کو جائیں اور آج دس تاریخ کو صرف اسی ایک شیطان کو کنکریاں ماری جائیگی۔

کنکریاں مارنے کا طریقہ

جرمہ سے کم از کم پانچ ہاتھ ہٹے ہوئے یوں کھڑے ہوں کہ منی دہنے ہاتھ پر اور کعبہ بائیں ہاتھ کو اور جرمہ کی طرف منہ ہو۔ ایک کنکری سیدھے ہاتھ کی چنگی میں لے لیں اور ہاتھ خوب اٹھا کر کہ بغل کی رنگت ظاہر ہو، اور ممکن ہو تو یہ دعا پڑھ کر اس شیطان کو ماریں:

بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ رَغَمًا لِلشَّيْطَانِ رِضًا لِلرَّحْمٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُورًا وَ
سَعْيًا مَّشْكُورًا وَذَنْبًا مَّغْفُورًا

(ترجمہ) ”اللہ کے نام سے اللہ بہت بڑا ہے شیطان کے ذلیل کرنے کے لئے اللہ کی رضا کے لئے اے اللہ اس حج کو حج مبرور کر اور سعی مشکور کر اور گناہ بخش دے۔“

اسی طرح ساتوں کنکریاں ماری جائیں گی۔ بہتر یہ ہے کہ کنکریاں جرمہ تک پہنچیں ورنہ کم از کم تین ہاتھ کے فاصلہ تک گریں یعنی جرمہ کے گرد بنے احاطے میں گریں۔ اگر کنکری اُس احاطے سے باہر گری تو وہ کنکری شمار نہ کی جائے گی۔ پہلی کنکری سے لبیک موقوف کر دیں۔ اور بسم اللہ اکبر کہہ کر کنکری ماریں۔ اگر اللہ اکبر کے بدلے سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا جب بھی حرج نہیں۔ سات کنکریاں پوری ہو جائیں وہاں نہ ٹھہریں بلکہ فوراً ذکر و دعا کرتے پلٹ آئیں۔

رمی کے مسائل

مسئلہ (44): سات سے کم جائز نہیں اگر صرف تین ماریں یا بالکل نہ ماری تو دم لازم ہوگا اور اگر چار ماریں تو باقی ہر کنکری کے بدلے صدقہ دیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ (45): کنکری مارنے میں پے در پے ہونا شرط نہیں مگر وقفہ خلاف سنت ہے۔
(ردالمحتار)

مسئلہ (46): سب کنکریاں ایک ساتھ پھینکیں تو یہ ساتوں ایک کے قائم مقام
ہوں گیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ (47): کنکریاں زمین کی جنس سے ہوں اور ایسی چیز کی جس سے تیمم جائز ہے۔
کنکر پتھر مٹی یہاں تک کہ اگر خاک پھینکی جب بھی رمی ہو گئی مگر ایک کنکری پھینکنے کے
قائم مقام ہوئی۔ موتی، عنبر، مشک وغیرہ سے رمی جائز نہیں۔ جو اہر اور سونے چاندی
سے بھی رمی نہیں ہو سکتی کہ یہ تو نچھاور ہوئی، مارنا نہ ہوا مینگی سے بھی رمی جائز نہیں۔
(درمختار ردالمحتار)

مسئلہ (48): جمرہ کے پاس سے کنکریاں اٹھانا مکروہ ہے کہ وہاں وہی کنکریاں رہتی
ہیں جو مقبول نہیں ہوتیں اور مردود ہو جاتی ہیں اور جو مقبول ہو جاتی ہیں اٹھالی جاتی
ہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ (49): اگر معلوم ہو کہ کنکریاں نجس ہیں تو ان سے رمی کرنا مکروہ ہے اور معلوم نہ
ہو تو نہیں مگر دھولینا مستحب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ (50): اس رمی کا وقت آج کی فجر سے گیارہویں کی فجر تک ہے۔ مسنون یہ
ہے کہ طلوع آفتاب سے زوال تک ماری جائیں اور زوال سے غروب تک مباح اور
غروب سے فجر تک مکروہ ہے۔ یونہی دسویں کی فجر سے طلوع آفتاب تک مکروہ اور اگر
کسی عذر کے سبب ہو مثلاً چرواہوں نے رات میں رمی کی تو کراہت نہیں۔ (درمختار
ردالمحتار)

نوٹ: آج کل لوگوں کے بہت زیادہ اثر دھام کی وجہ سے کئی اموات واقع ہو جاتی ہیں۔ لہذا انتظامیہ لوگوں کو حادثات سے بچانے کے لئے لوگوں کو مختلف گروپ میں تقسیم کر کے مختلف اوقات مقرر کر دیتی ہے جس کی وجہ سے لوگ با حفاظت رمی جمرات کر لیتے ہیں۔ چنانچہ اپنی اور دیگر لوگوں کی جان کی حفاظت کے لئے ان اوقات کی پابندی کی جائے۔ اور بلاشبہ جان کی حفاظت اوقات مکروہ میں رمی کرنے کا صالح عذر ہے۔ اسی طرح اگر خوف اثر دھام یا بارش کی وجہ سے رات کو کنکریاں ماری تو بھی بلا کراہت جائز ہے۔

حج کی قربانی

اب رمی سے فارغ ہو کر قربانی میں مشغول ہو جائیں۔ خیال رہے کہ یہ قربانی وہ نہیں جو بقر عید میں ہوا کرتی ہے کہ وہ تو مسافر پر اصلاً نہیں اور مقیم مالدار پر واجب ہوتی ہے اگرچہ حج میں ہو، بلکہ یہ حج کے شکرانہ کی قربانی ہے۔ یہ تارن اور متمتع پر واجب اگرچہ فقیر ہو اور مفرد حاجی کے لئے مستحب اگرچہ غنی ہو جانور کی عمر و اعضا میں وہی شرطیں ہیں جو عید کی قربانی میں۔

جو قربانی کی استطاعت نہ رکھتا ہو

مسئلہ (51): محتاج محض جس کی ملک میں نہ قربانی کے لائق کوئی جانور ہو نہ اس کے پاس اتنا نقد یا اسباب کہ اسے بیچ کر قربانی کا جانور یا بڑے جانور میں حصہ لے سکے وہ اگر قرآن یا متمتع کی نیت کر لے گا تو اس پر قربانی کے بدلے دس روزے واجب ہوں گے۔ تین تو حج کے مہینوں میں یعنی یکم شوال سے نویں ذی الحجہ تک احرام باندھنے

کے بعد جب چاہے رکھ لے، خواہ ایک ساتھ ہو یا جدا جدا اور بہتر یہ ہے کہ آٹھ تک تین روزے ہو جائیں اور باقی سات روزے تیرھویں ذوالحجہ کے بعد جب چاہے رکھے اور بہتر یہ ہے کہ گھر پہنچ کر ہوں۔

مفید مشورہ

ذبح کرنا آتا ہو تو خود ذبح کرے کہ سنت ہے ورنہ ذبح کے وقت حاضر رہے۔ فی زمانہ قربانی کے ٹوکن خریدنے والوں کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ قربانی اپنے ہاتھ سے کریں یا اپنے لئے متعین کئے جانور کو قربان ہوتے ہوئے دیکھ لیں۔ اس کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ حدود حرم میں واقع کسی غیر سرکاری مذبح (Private Slaughter house) جا کر خود جانور خریدیں اور مذبح خانے والوں سے بات کر کے اپنے ہاتھ سے ذبح کر دیں یا اپنے سامنے ذبح کروالیں یا کسی قابل اعتماد شخص کو اپنی قربانی کا وکیل مقرر کر دیں وہ خود جا کر یہ تمام کر لے۔

خبردار! خبردار!

محترم حجاج کرام اپنی قربانی کے پیسے ہر ایک شخص کو نہ دیں ورنہ ہی کسی کے ظاہری حیلے پر اعتماد کریں، اپنی قربانی کی رقم صرف اسی کو دیں جو واقعی قابل اعتماد اور دیکھا بھالا ہو کہ فی زمانہ بعض دیندار شکل کے عیار چکنی چیری باتیں کرنے والے ہمدرد بن کر قربانی کے پیسے لے جاتے ہیں اور قربانی کئے بغیر ہی (معاذ اللہ) کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے قربانی کر دی اور اگر کوئی اصرار کرے کہ ہم بھی ساتھ جائیں گے تو انھیں کسی مذبح خانے میں لے جا کر دور سے دکھا دیتے ہیں حالانکہ وہ قربانی کسی اور کی ہو رہی ہوتی ہے

قربانی کا طریقہ

قربانی کا طریقہ یہ ہے کہ رو قبلہ جانور کو لٹا کر اور خود بھی قبلہ کو منہ کر کے یہ

دعا پڑھیں:

﴿اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ﴾ (پ ۷ الانعام ۷۹)

ترجمہ: ”میں نے اپنی ذات کو اس کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، میں باطل سے حق کی طرف مائل ہوں اور میں مشرکوں سے نہیں۔“
پھر یہ پڑھیں:

﴿اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحِیَّاتِیْ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِکَ لَہٗ وَبِذَا لَکَ اُخِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ﴾ (پ ۸ الاحقاف ۱۶۲، ۱۶۳)

ترجمہ: ”بے شک میری نماز و قربانی اور میرا جینا اور مرنا اللہ کے لئے ہے جو تمام جہان کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم ہوا اور میں مسلمانوں میں ہوں۔“
اس کے بعد ”بسم اللہ اکبر“ کہتے ہوئے نہایت تیز چھری سے بہت جلد ذبح کر دیں کہ چاروں رگیں کٹ جائیں زیادہ ہاتھ نہ بڑھائیں کہ بے سبب کی تکلیف ہے۔
قربانی کر کے اپنے اور تمام مسلمانوں کے حج و قربانی قبول ہونے کی دعا مانگیں۔

حلق و تقصیر یعنی سر منڈوانا یا بال ترشوانا

قربانی کے بعد قبلہ رخ بیٹھ کر مرد حلق کریں یعنی تمام سر منڈوائیں کہ افضل ہے یا بال کتروائیں کہ رخصت ہے۔ عورتوں کو بال مونڈنا حرام ہے لہذا وہ چوتھائی

سر کے بالوں میں سے کم از کم انگلی کی ایک پورہ کے برابر بال کتر وادیں۔ مفرد حاجی اگر قربانی کرے تو اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ قربانی کے بعد حلق کرے اور اگر اس نے حلق کے بعد قربانی کی جب بھی حرج نہیں اور تمتع اور قرآن والے پر قربانی کے بعد حلق کرنا واجب ہے یعنی اگر قربانی سے پہلے سر منڈوائے گا تو دم واجب ہوگا۔

قبلہ رخ ہو کر حلق ہو یا تقصیر ذہنی طرف سے شروع کریں یعنی بال منڈوانے والے کی داہنی جانب اور اس وقت: **اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ** وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ کہتے جائیں اور فارغ ہونے کے بعد بھی کہیں۔

حلق و تقصیر کی دعا

اور حلق یا تقصیر کے وقت یہ دعا پڑھنا بھی افضل ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا هَدٰنَا وَ اَنْعَمَ عَلَيْنَا وَ قَضٰی عَنَّا نُسُكَنَا اَللّٰهُمَّ هٰذَا نَاصِيَتِيْ
بِيَدِكَ فَاجْعَلْ لِّيْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُورًا يُّوْمَ الْقِيَمَةِ وَاَمَحْ عَنِّيْ بِهَا سَبِيْعَةٌ وَّ اَرْفَعْ لِيْ
بِهَا دَرَجَةً فِى الْحَنَةِ الْعَالِيَةِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِى نَفْسِيْ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِيْ وَلِلْمُحَلِّقِيْنَ وَ الْمَقْصِرِيْنَ يَا وَّاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اٰمِيْن

(ترجمہ) ”حمد ہے اللہ کے لئے اس پر کہ اس نے ہمیں ہدایت کی اور انعام کیا اور ہماری عبادت پوری کرادی اے اللہ یہ میری چوٹی تیرے ہاتھ میں میرے لئے ہر بال کے بدلے میں قیامت کے دن نور کر اور اس کی وجہ سے میرا گناہ منادے اور جنت میں درجہ بلند کر الہی میرے لئے ہر بال کے بدلے میں قیامت کے دن نور کر اور اس کی وجہ سے میرا گناہ منادے اور جنت میں درجہ بلند کر الہی میرے لئے میرے نفس

میں برکت اور مجھ سے قبول کراے اللہ مجھ کو اور سرمنڈانے والوں اور بال کتروانے والوں کو بخش دے اے بڑی مغفرت والے آمین۔“

اور سب مسلمانوں کی بخشش کی دعا کریں کہ قبولیت دعا کا وقت ہے۔

حلق و تقصیر کے مسائل

مسئلہ (52): بال کتروائیں تو سر میں جتنے بال ہیں ان میں چارم بالوں میں سے کتروانا ضروری ہے۔ لہذا ایک پورے سے زیادہ کتروائیں کہ بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں ممکن ہے چارم بالوں میں سب ایک ایک پورا نہ ترشیں۔

مسئلہ (53): سرمنڈوانے یا بال کتروانے کا وقت ایام نحر ہے یعنی دس، گیارہ، بارہ کی مغرب تک (۱۰، ۱۱، ۱۲) اور افضل پہلا دن یعنی دسویں ذی الحجہ ہے۔ (ہائگیری)

مسئلہ (54): جب احرام سے باہر ہونے کا وقت آ گیا یعنی قربانی کر چکے تو اب محرم اپنا یا دوسرے کا سر موٹ سکتا ہے اگرچہ یہ دوسرا بھی محرم ہو۔ (نک)

مسئلہ (55): جس کے سر پر بال نہ ہوں اسے استرا پھرانا واجب ہے اور اگر بال ہیں مگر سر میں زخم یا پھنسیاں ہیں جن کی وجہ سے موٹ نہیں سکتا اور بال اتنے بڑے بھی نہیں کتروالے تو اس عذر کے سبب اس سے سر موٹنا اور بال کتروانا ساقط ہو گیا۔ اسے بھی موٹانے والوں اور بال کتروانے والوں کی طرح سب چیزیں حلال ہو گئیں مگر بہتر یہ ہے کہ ایام نحر کے ختم ہونے تک بدستور محتاط رہے۔ (ہائگیری)

مسئلہ (56): اگر وہاں سے کسی گاؤں وغیرہ میں ایسی جگہ چلا گیا کہ نہ حجام ملتا ہے نہ استرا یا قینچی پاس ہے کہ موٹالے یا کتروالے تو یہ کوئی عذر نہیں موٹنا یا کتروانا

ضروری ہے۔ (مانگیری) اور یہ بھی ضروری ہے کہ حرم سے باہر موٹا یا کتروانا نہ ہو بلکہ حد و حرم کے اندر ہو کہ اس کے لئے یہ جگہ مخصوص ہے کہ حرم سے باہر کرے گا تو دم لازم آئے گا۔ (منک)

مسئلہ (57): اس موقع پر سر موٹا آنے کے بعد مونچھیں ترشوانا، موئے زیر ناف دور کرنا مستحب ہے اور داڑھی کے بال نہ لے اور لئے تو دم وغیرہ واجب نہیں۔ (مانگیری)

مسئلہ (58): اگر نہ سر موٹا یا نہ بال کتروائے تو کوئی چیز جو احرام میں حرام تھی حال نہ ہوئی اگر چہ طواف زیارت بھی کر چکا ہو۔ (مانگیری)

مسئلہ (58): اگر بارہویں تک حلق و قصر نہ کیا تو دم لازم آئے گا کہ اس کے لئے یہ وقت مقرر ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ (59): اگر موٹا آنے یا کتروانے کے سوا کسی اور طرح سے بال دور کریں مثلاً چونا ہڑتال وغیرہ سے جب بھی جائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ (60): یہاں حلق یا تقصیر سے پہلے ناخن نہ کتروائیں نہ خط بنوائیں ورنہ دم لازم آئے گا۔

مسئلہ (62): اب عورت سے صحبت کرنے، شہوت اسے ہاتھ لگانے، بوسہ لینے، شرمگاہ دیکھنے کے سوا جو کچھ احرام نے حرام کیا تھا سب حلال ہو گیا۔

طوافِ فرض (طوافِ زیارت)

افضل یہ ہے کہ آج دسویں ہی تاریخ کو فرض طواف کے لئے جسے طواف زیارت اور طوافِ افاضہ کہتے ہیں مکہ معظمہ میں جائیں، جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا کہ

ممکن ہو تو پیدل جائیں اور با وضو اور ستر عورت ڈھانپ کر طواف کریں۔

مسئلہ (63): یہ طواف حج کا دوسرا رکن ہے اس کے ساتھ پھیرے کئے جائیں گے جن میں چار پھیرے فرض ہیں کہ بغیر ان کے طواف ہوگا ہی نہیں اور نہ حج ہوگا اور پورے ساتھ کرنا واجب تو اگر چار پھیروں کے بعد جماع کیا تو حج ہو گیا مگر دم واجب ہوگا کہ واجب ترک ہوا۔ (مانگیری وغیرہ)

مسئلہ (64): اس طواف کے صحیح ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ پیشتر احرام باندھ کر وقوف عرفات کر چکا ہو اور طواف خود کرے اور اگر کسی اور نے اسے کندھے پر اٹھا کر یا وہیل چیئر پر بٹھا کر طواف کیا تو اس کا طواف نہ ہوا مگر جبکہ یہ مجبور ہو خود نہ کر سکتا ہو مثلاً بے ہوش ہے یا چلنے کی سکت نہیں ہے۔ (جہرہ ذوالحجۃ)

مسئلہ (65): بے ہوش کو پیٹھ پر لاد کر یا کسی اور چیز پر اٹھا کر طواف کر لیا اور اس میں اپنے طواف کی بھی نیت کر لی تو دونوں کے طواف ہو گئے اگرچہ دونوں کے دو مختلف قسم کے طواف ہوں۔

مسئلہ (66): اس طواف کا وقت دسویں کی طلوع فجر سے ہے اس سے قبل نہیں ہو سکتا۔
مسئلہ (67): اس میں بلکہ مطلق ہر طواف میں نیت شرط ہے اگر نیت نہ ہو طواف نہ ہوا مثلاً دشمن یا درندے سے بھاگ کر پھیرے کئے طواف نہ ہوا بخلاف وقوف عرفہ کہ وہ بغیر نیت بھی ہو جاتا ہے مگر خاص طواف زیارت کی نیت کرنا شرط نہیں بلکہ مطلقاً طواف کی نیت بھی کافی ہے۔ (جہرہ)

مسئلہ (68): اگر یہ طواف نہ کیا تو عورتیں حلال نہ ہوں گی اگرچہ برسوں گزر

جائیں۔ (مانٹگیری)

مسئلہ (69): بے وضو یا جنابت میں طواف کیا تو بہر حال احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو گئیں یہاں تک کہ اس کے بعد جماع کرنے سے حج فاسد نہ ہوگا اور اگر الٹا طواف کیا یعنی کعبہ کی بائیں جانب سے تو عورتیں پھر بھی حلال ہو گئیں مگر جب تک مکہ میں ہے اس طواف کا اعادہ کرے اور اگر نجس کپڑا پہن کر طواف کیا تو مکروہ ہوا، اور بقدر مانع نماز ستر کھلا رہا تو فرض تو ادا ہو جائے گا مگر دم لازم ہے۔ (مانٹگیری، جوبہرہ)

تارن و منفرد طواف قدوم میں اور متمتع حج کا احرام باندھنے کے بعد کسی طواف نفل میں حج کے رمل و سعی دونوں یا صرف سعی کر چکے ہوں تو اس طواف میں رمل و سعی کچھ نہ کریں۔ جو دس اور گیارہویں کو طواف نہ کر سکا اسے چاہیے کہ بارہویں کو ضرور کر لے۔ اگر طواف زیارت بلا عذر بارہویں کی مغرب کے بعد کیا تو گناہ گار ہوا۔ جرمانہ میں ایک قربانی کرنی ہوگی ہاں مثلاً عورت کو حیض یا نفاس آ گیا تو اس کے ختم کے بعد طواف کرے مگر حیض یا نفاس سے اگر ایسے وقت پاک ہوئی کہ نہادھو کر بارہویں تاریخ میں آفتاب ڈوبنے کے پہلے چار پھیرے کر سکتی ہے تو کرنا واجب ہے نہ کرے گی گنہگار ہوگی۔ یونہی اگر اتنا وقت اسے ملا تھا کہ طواف کر لیتی اور نہ کیا اب حیض یا نفاس آ گیا تو گنہگار ہوئی۔ (رد المحتار)

بہر حال بعد طواف دو رکعت واجب الطواف پڑھیں، اگر اڑدھام نہ ہو تو مقام ابراہیم کے نزدیک پڑھیں۔ اس طواف کے بعد عورتیں حلال ہو جائیں گی اور حج پورا ہو گیا کہ اس کا دوسرا رکن یہ طواف تھا۔

دس، گیارہ اور بارہ تاریخ کو منی میں ٹھہرنا سنت ہے

(24) دسویں کا دن اور گیارہویں بارہویں کے دن اور راتیں منی میں بسر کرنا سنت ہے لہذا جو شخص دس گیارہ کو طواف کے لئے گیا واپس آ کر رات منی میں گزارے۔

باقی دنوں کی رمی کا وقت

گیارہویں تاریخ کو زوال آفتاب کے بعد رمی کی جائے گی، ان یام میں رمی جمرہ اولیٰ (چھوٹے شیطان) سے شروع کریں جو مسجد خیف سے قریب ہے۔ یہاں پہلے بیان کردہ طریقہ کے مطابق سات کنکریاں مار کر جمرہ سے کچھ آگے بڑھ جائیں اور پھر قبلہ کو منہ کر کے دعا میں یوں ہاتھ اٹھائیں کہ ہتھیلیاں قبلہ کی سمت رہیں۔ حضور قلب سے حمد و درود دعا و استغفار میں کم سے کم بیس آیتیں پڑھنے کی قدر مشغول رہیں اور اگر ممکن ہو تو پون پارہ یا سورہ بقرہ کی مقدار تک رک کر دعا کریں۔ پھر جمرہ وسطیٰ (درمیانی شیطان) پر جا کر ایسا ہی کریں۔ پھر جمرہ عقبہ پر مگر یہاں رمی کر کے ٹھہرنا نہیں ہے بلکہ فوراً پلٹ آنا ہے، اور چلتے چلتے ہی دعا کرنی ہے۔

بالکل اسی طرح بارہویں تاریخ کو بعد زوال تینوں جمروں کی رمی کریں۔ بعض لوگ زوال سے پہلے ہی رمی کر لیتے ہیں، یہ ہمارے اصل مذہب کے خلاف اور ایک ضعیف روایت ہے آپ (بلا ضرورت) اس پر عمل نہ کریں۔

منی سے کب روانگی ہو؟

بارہویں کی رمی کر کے غروب آفتاب سے پہلے پہلے اختیار ہے کہ مکہ معظمہ کو

روانہ ہو جائیں، مگر بعد غروب چلا جانا معیوب ہے۔ اب ایک دن اور ٹھہرنا اور تیرھویں کو بدستور دوپہر ڈھلے رمی کر کے مکہ جانا ہوگا اور یہی افضل ہے مگر عام لوگ بارھویں کو چلے جاتے ہیں تو ایک رات دن یہاں اور قیام میں قلیل جماعت کو دقت ہے (چنانچہ اگر ٹھہر نے میں دقت ہو تو طلوع صبح سے پہلے پہلے مکہ معظمہ جاسکتے ہیں۔) لیکن اگر تیرھویں کی طلوع فجر ہوگئی تو اب بغیر رمی کئے جانا جائز نہیں۔ جائے گا تو دم واجب ہوگا۔ دسویں کی رمی کا وقت اوپر مذکور ہوا گیا رہو یا بارھویں کا وقت آفتاب ڈھلنے سے صبح تک ہے مگر رات میں یعنی آفتاب ڈوبنے کے بعد مکروہ ہے۔ اور تیرھویں کی رمی کا وقت صبح سے آفتاب ڈوبنے تک ہے مگر صبح سے آفتاب ڈھلنے تک مکروہ وقت ہے۔ البتہ زوال آفتاب کے بعد غروب آفتاب تک مسنون۔ لہذا اگر پہلی تین تاریخوں ۱۰-۱۱-۱۲ کی رمی دن میں نہ کی ہو تو انہی دنوں کی راتوں میں کر لے پھر اگر بغیر عذر ہے تو کراہت ہے ورنہ کچھ نہیں۔ اور اگر رات میں بھی نہ کی تو قضا ہوگئی اب دوسرے دن اس کی قضا دے اور اس کے ذمہ کفارہ واجب اور اس قضا کا بھی وقت تیرھویں کے آفتاب ڈوبنے تک ہے اگر تیرھویں کو آفتاب ڈوب گیا اور رمی نہ کی تو اب رمی نہیں ہو سکتی اور دم واجب۔ (رد المحتار)

مسئلہ (70): اگر بالکل رمی نہ کی جب بھی ایک ہی دم واجب ہوگا۔ (نک)

مسئلہ (71): کنکریاں چاروں دن کے واسطے لی تھیں یعنی ستر اور بارھویں کی رمی کر کے مکہ جانا چاہتا ہے تو اگر کسی اور کو ضرورت ہو تو اسے دے دے ورنہ کسی پاک جگہ ڈال دے، جہروں پر بچی ہوئی کنکریاں پھینکنا مکروہ ہے اور دفن کرنے کی بھی حاجت نہیں

مسئلہ (72): رمی پیدل بھی جائز ہے اور سوار ہو کر بھی مگر افضل یہ ہے کہ پہلے اور دوسرے جمروں پر پیدل رمی کرے اور تیسرے کی سواری پر۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ (73): اگر کنکری کسی شخص کی پیٹھ یا کسی اور چیز پر پڑی اور ہلکی رہ گئی تو اس کے بدلے کی دوسری مارے اور اگر گر پڑی اور وہاں گری جہاں اس کی جگہ ہے یعنی جمرہ سے تین ہاتھ کے فاصلے (یا دیوار کے اندر تو جائز ہوگی)۔ (مائتیری)

مسئلہ (74): اگر کنکری کسی شخص پر پڑی اور اس پر سے جمرہ کو لگی تو اگر معلوم ہو کہ اس شخص کے دفع کرنے سے جمرہ پر پہنچی تو اس کے بدلے کی دوسری کنکری مارے اور معلوم نہ ہو جب بھی احتیاط یہی ہے کہ دوسری مارے۔ یونہی اگر شک ہو کہ کنکری اپنی جگہ پر پہنچی یا نہیں تو دوبارہ مارے۔ (نک)

مسئلہ (75): بترتیب کے خلاف رمی کی یعنی جس کو پہلے ماری تھی اسے بعد میں ماری تو بہتر یہ ہے کہ اعادہ کر لے۔ (مائتیری)

مسئلہ (76): جو شخص مریض ہو کہ جمرہ تک سواری پر بھی نہ جاسکتا ہو وہ دوسرے کو حکم دے کہ اس کی طرف سے رمی کرے اور اس کو چاہیے کہ پہلے اپنی طرف سے سات کنکریاں مارنے کے بعد مریض کی طرف سے رمی کرے یعنی خود پہلے رمی نہ کر چکا ہو اور اگر یوں کیا کہ پہلے ایک کنکری اپنی طرف سے ماری اور پھر ایک مریض کی طرف سے یونہی سات بار کیا تو مکروہ ہے اور مریض کے بغیر حکم رمی کر دی تو جائز نہیں ہونی اور اگر مریض میں اتنی طاقت نہیں کہ رمی کرے تو بہتر یہ ہے کہ اس کا ساتھی اس کے ہاتھ میں کنکری رکھ کر رمی کرائے۔ یونہی بے ہوش یا مجنون یا ناسمجھ کی طرف سے اس

کے ساتھ والے رمی کر دیں اور بہتر یہ کہ ان کے ہاتھ پر کنکری رکھ کر رمی کرائیں۔
(منک)

نوٹ: راقم الحروف کے خیال میں فی زمانہ کسی بے ہوش یا ناسمجھ یا شدید مریض یا ایسا بوڑھا کہ جو خود چل کر جمرات تک نہ جاسکے تو ایسے شخص کو جمرہ تک لے جا کر رمی کروانا ناممکن نہیں تو بہت مشکل ضرور ہے کہ آج کل حج انتظامیہ کی جانب سے ویل چیز پر بھی لے جانے کی ممانعت ہے بلکہ جو رمی کے لئے جا رہا ہو اسے اپنے ساتھ مریض تو درکنار کسی قسم کے سامان وغیرہ کی بھی اجازت نہیں ہے؛ لہذا ایسے شخص کی طرف سے اس کا وکیل بھی رمی کر دے تو کافی ہوگا۔ (شاذلی عفی عنہ وعن والدیہ)

مسئلہ (77): گن کرائیس کنکریاں لے گیا اور رمی کرنے کے بعد دیکھتا ہے کہ چار پگچیاں ہیں اور یہ یاد نہیں کہ کون سے جمرہ پر کمی کی تو پہلے پر یہ چار کنکریاں مارے اور دونوں پچھلوں پر سات سات اور اگر تین پگچیاں ہیں تو ہر ایک پر ایک ایک اور اگر ایک یا دو ہوں جب بھی ہر جمرہ پر ایک ایک۔ (فتح القدیر)

خیال رہے کہ رمی سے پہلے حلق جائز نہیں۔ نیز علماء حنفیہ کے نزدیک گیارہویں یا بارہویں کی رمی دوپہر سے پہلے اصلاً صحیح نہیں۔

نوٹ: صدر الشریعہ بدر اطریتہ مولانا امجد علی رحمۃ اللہ علیہ نے علماء حنفیہ کے حوالے جو گیارہویں اور بارہویں کو زوال سے پہلے رمی کی ممانعت بیان فرمائی وہ ظاہر مذہب کے اعتبار سے ہے مگر فی زمانہ انتظامی مجبوریوں کی وجہ سے حجاج کو اپنی مرضی کے اوقات میں رمی جمرات کرنے کی اجازت نہیں ہوتی، حجاج کے لئے حج انتظامیہ کی

جانب سے رمی جمرات کے اوقات مقرر کئے جاتے ہیں جس کی خلاف ورزی کر کے لوگوں کے لئے رمی کرنا بہت مشکل ہوتا ہے، بلکہ ان مقررہ اوقات کی پابندی کروانے کے لئے حجاج کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور انھیں ان کے کارڈ دیکھ کر رمی کرنے کی اجازت ملتی ہے۔ ایسی صورت حال میں حجاج کیا کرے اگر ان کا مقررہ وقت گیا رہوئیں اور بارہویں کو زوال سے پہلے ہو؟ راقم الحروف کے خیال میں ایسی صورت میں حجاج انھیں مقررہ اوقات کی پابندی کریں ورنہ سینکڑوں جانیں ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔ راقم الحروف کو ۱۴۲۸ھ میں حج کی سعادت حاصل ہوئی۔ میرے گروپ کے لوگ رمی کے لئے جانا چاہتے تھے مگر میں نے انھیں منع کیا کہ اپنے مقررہ اوقات پر رمی کریں۔ وہ نہ مانے اور چلے گئے۔ اسی دن شدید حادثہ پیش آیا، بے پناہ ہجوم کی وجہ سے سینکڑوں لوگ کچل کر انتقال کر گئے۔ میرے گروپ کے کئی لوگ ایسے تھے جو بڑی مشکل سے اپنی اور اپنی خواتین کی جان بچا کر آئے تھے اور ان میں سے ہر شخص کہہ رہا تھا کہ ہم نے اوقات کی پابندی نہ کر کے غلطی کی اور ان میں سے بعض لوگوں کے اذہان پر کئی گھنٹوں تک اس حادثے کے اثرات طاری رہے؛ لہذا ایسی سخت صورت میں ہمارے مذہب حنفیہ کی ایک ضعیف روایت پر عمل کیا جائے۔ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ،

(قبیل: يجوز فيهما قبل الزوال) لما روى عن ابى حنيفة أن الأفضل أن يرمى فيهما بعد الزوال، فإن رمى قبله جاز فحمل المروى من فعله صلى الله عليه وآله وسلم على اختيار الأفضل كما ذكره صاحب المنتقى والكافي والبدائع وغيرها وهو خلاف ظاهر الرواية.

(مناسک ملا علی قاری صفحہ ۲۲۷-۲۴۰ مطبوعہ: ادلة القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

ترجمہ: ”کہا گیا ہے کہ ان دو دنوں (گیارہ اور بارہ) کو زوال سے پہلے بھی جائز ہے کیونکہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ان یام میں زوال کے بعد رمی کرنا افضل ہے۔ پس اگر زوال سے پہلے رمی کی تو جائز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل کو افضل پر محمول کیا گیا ہے جیسا کہ منتقی، کافی اور بدائع وغیرہ کے مصنفین نے ذکر کیا۔ اور یہ قول ظاہر الروایۃ کے خلاف ہے۔“

رمی کے مکروہات

رمی میں بارہ چیزیں مکروہ ہیں:

- (۱) دسویں کی رمی غروب آفتاب کے بعد کرنا۔ (۲) تیرھویں کی رمی دوپہر سے پہلے کرنا۔ (۳) رمی میں بڑا پتھر مارنا۔ (۴) بڑے پتھر کو توڑ کر کنکریاں بنانا۔ (۵) مسجد کی کنکریاں مارنا۔ (۶) جمرہ کے نیچے جو کنکریاں پڑی ہیں اٹھا کر مارنا کہ یہ مردود کنکریاں ہیں کیونکہ جو قبول ہوتی ہیں وہ اٹھالی جاتی ہیں۔ کہ قیامت کے دن نیکیوں کے پلے میں رکھی جائیں گی ورنہ اگر مقبول کنکریاں نہ اٹھالی جاتیں تو جمرہ کے گرد کنکریوں کے پہاڑ بن جاتے۔ (۷) ناپاک کنکریاں مارنا (۸) سات سے زیا دہ مارنا (۹) رمی کے لئے جو سمت لکھی گئی اس کے خلاف کرنا، (۱۰) جمرہ سے پانچ ہاتھ سے کم فاصلہ پر کھڑا ہونا زیادہ میں مضائقہ نہیں۔ (۱۱) جمرہ میں خلاف ترتیب کرنا (۱۲) مارنے کے بجائے کنکری جمرہ کے پاس ڈال دینا۔

منی سے مکہ معظمہ کی روانگی

اخیر دن یعنی بارہویں خواہ تیرہویں کو جب منی سے رخصت ہو کر مکہ معظمہ چلیں، وادی محصب میں سواری سے اتر لیں یا بے اترے کچھ دیر ٹھہر کر دعا کریں اور افضل یہ ہے کہ عشاء تک ٹھہریں۔ نمازیں یہیں پڑھیں۔ ایک نیند لے کر مکہ معظمہ میں داخل ہوں۔

نوٹ: جنت المعلیٰ مکہ معظمہ کا مقدس قبرستان ہے اس کے پاس ایک پہاڑ ہے اور دوسرا پہاڑ اس پہاڑ کے سامنے مکہ کو جاتے ہوئے داہنے ہاتھ پر نالہ کے پیٹ سے جدا تھا۔ ان دونوں پہاڑوں کے بیچ کا نالہ وادی محصب تھا۔ یہ وادی جنت المعلیٰ میں داخل نہ تھی، مگر فی زمانہ اب یہاں روڈ ویل وغیرہ بنے ہوئے ہیں لہذا اس مقام کی شناخت ممکن نہیں۔ اور اب شارع عام ہونے کی وجہ سے وہاں ٹھہر کر نیند کرنا بھی ممکن نہیں، چنانچہ اس سنت کی ادائیگی ممکن نہیں لیکن کوشش کی جائے کہ اگر وہاں سے مکہ معظمہ آنا ہو تو کم از کم اہل جنت المعلیٰ کی خدمت میں سلام و ہدیہ ایصالِ ثواب پیش کرنے کے لئے کچھ دیر ضرور توقف کریں۔

اب مکہ معظمہ میں کیا کریں؟

اب تیرہویں کے بعد جب تک مکہ میں ٹھہرنے کا موقع ملے تو اپنے اور اپنے پیر، استاد، ماں، باپ، خصوصاً حضور پر نور سید عالم ﷺ اور ان کے اصحاب و اہل بیت و حضور غوث اعظم کی طرف سے جتنے ہو سکیں عمرے کرتے رہیں۔ عمرہ کے احرام کے لئے مقام تنعیم یعنی مسجد عائشہ یا کسی اور جگہ جو خارج حرم ہو، چلے

جائیں۔ وہاں سے عمرہ کا احرام جس طرح اوپر بیان ہوا باندھ کر آئیں اور طواف وسعی حسب دستور کر کے حلق یا تقصیر کروالیں تو عمرہ مکمل ہو جائیگا۔ جو حلق کر چکا اور مثلاً اسی دن دوسرا عمرہ ادا کیا وہ سر پر استرہ پھر والے کافی ہے۔ یونہی وہ جس کے سر پر قدرتی بال نہ ہوں وہ بھی استرہ پھر والے۔

مکہ معظمہ میں کم سے کم ایک ختم قرآن مجید سے محروم نہ رہے۔

طوافِ رخصت

یہ طواف ان لوگوں پر واجب ہے جو میقات کے باہر مثلاً پاکستان، عرب امارات، مدینہ منورہ یا کسی میقات سے باہر کسی اور مقام سے حج کے لئے آئے ہوں چنانچہ جب رخصت کا ارادہ ہو تو طواف وداع کر لے اور یہ طواف بغیر رمل وسعی اور اضطباع کے ادا کیا جائیگا، طواف کے بعد اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت واجب الطواف مقام ابراہیم میں پڑھے، ہاں وقت رخصت عورت کو حیض یا نفاس ہو تو اس پر طواف رخصت کے لئے رکنا واجب نہیں اور جو صرف عمرہ کے لئے آیا اس پر بھی یہ طواف نہیں

طوافِ رخصت کے مسائل

مسئلہ (78): سفر کا ارادہ تھا طواف رخصت کر لیا مگر کسی وجہ سے ٹھہر گیا اگر اقامت کی نیت نہ کی تو وہی طواف کافی ہے مگر مستحب یہ ہے کہ پھر طواف کرے۔ کہ پچھلا کام طواف رہے۔ (ہائیکیری وغیرہ)

مسئلہ (79): مکہ والے اور میقات کے اندر رہنے والے پر طوافِ رخصت واجب نہیں۔ (ہائیکیری)

مسئلہ (80): باہر والے نے مکہ میں یا مکہ کے آس پاس میقات کے اندر کسی جگہ رہنے کا ارادہ کیا یعنی یہ کہ اب یہیں رہے گا تو اگر بارہویں تاریخ تک یہ نیت کر لی تو اس پر یہ طوافِ رخصت واجب نہیں، اس کے بعد اگر اپنے ارادہ کو توڑ دیا اور وہاں سے رخصت ہوا تو اس وقت بھی واجب نہ ہوگا اور اگر بارہویں کے بعد ٹھہرنے کی نیت کی تو بہر حال طواف واجب ہے۔ (ہائیکیری)

مسئلہ (81): طوافِ رخصت میں نفس طواف کی نیت ضروری ہے، واجب یا رخصت کی نیت کی حاجت نہیں یہاں تک کہ اگر بیعتِ نفل ادا کیا تو بھی واجب ادا ہو گیا۔ (رد المحتار)

مسئلہ (82): اگر حیض والی مکہ معظمہ سے جانے کے قبل پاک ہو گئی تو اس پر یہ طواف واجب ہے اور اگر جانے کے بعد پاک ہوئی تو اسے یہ ضروری نہیں کہ واپس آئے۔ اگر میقات کے باہر جانے سے پہلے واپس آئی تو طواف واجب ہو گیا اور اسی طرح اگر جانے سے پہلے حیض ختم ہو گیا مگر نہ غسل کیا تھا نہ نماز کا ایک وقت گزرا تھا تو اس پر بھی واپس آنا واجب نہیں۔ (ہائیکیری)

مسئلہ (83): جو بغیر طوافِ رخصت کے چلا گیا تو جب تک میقات سے باہر نہ ہوا واپس آئے اور میقات سے باہر ہونے کے بعد یاد آیا تو واپس ہونا ضروری نہیں بلکہ دم دے دے اور اگر واپس ہو تو عمرہ کا احرام باندھ کر واپس ہو اور عمرہ سے فارغ ہو کر طوافِ رخصت بجالائے اور اس صورت میں دم واجب نہ ہوگا۔ (ہائیکیری، رد المحتار)

مسئلہ (84): طوافِ رخصت کے تین پھیرے چھوڑ گیا تو ہر پھیرے کے بدلے صدقہ دے۔ (ہائیکیری)

مکہ معظمہ سے رخصتی کے آداب

طوافِ رخصت کے بعد زمزم پر آ کر اسی طرح پانی پئے بدن پر ڈالیں۔
پھر دروازہ کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر اگر ممکن ہو تو آستانہ پاک کو بوسہ دیں اور حج و
زیارت کی قبولیت اور بار بار حاضری کی دعا مانگیں اور وہی دعائے جامع پڑھیں یا یہ
پڑھیں:

اَلسَّائِلُ بِبَابِكَ يَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَمَعْرُوفِكَ وَيَرْجُو رَحْمَتَكَ

ترجمہ: ”تیرے در کا سوالی تیرے فضل و احسان کا سوال کرتا ہے اور تیری رحمت کا
امیدوار ہے۔“

پھر ملتزم پر آ کر غلاف کعبہ تھام کر دیوار کعبہ سے چٹ جائیں، ذکر کریں،
درود و دعا کی کثرت کریں، اگر ہو سکے تو اس وقت یہ دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیْ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا
هَدَيْتَنَا لِهٰذَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا وَلَا تَجْعَلْ هٰذَا اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْنِكَ الْاَحْرَامِ وَارْزُقْنِیْ
اَلْعُودَ اِلَیْهِ حَتّٰی تَرْضٰی بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَصَلِّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ

(ترجمہ) ”حمد ہے اللہ کے لئے جس نے ہمیں ہدایت کی اللہ ہم کو ہدایت نہ کرتا تو ہم
ہدایت نہ پاتے الہی جس طرح ہمیں تو نے اس کی ہدایت کی ہے تو قبول فرما اور بیت
الاحرام میں یہ ہماری آخری حاضری نہ کر اور اس کی طرف پھر لوٹنا ہمیں نصیب کرنا کہ تو
اپنی رحمت کے سبب راضی ہو جا اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان اور حمد اللہ کے

لئے جو رب ہے تمام جہاں کا اور اے اللہ! درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کی آل و اصحاب سب پر۔“

پھر اگر ہو سکے تو حجر اسود کو بوسہ دیں ورنہ دور ہی سے آنسو بہانے کی کوشش کریں اور یہ پڑھیں:

يَا بَعِيْنَ اللّٰهِ فِىْ اَرْضِهِ اِنِّىْ اُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا اِنِّىْ اُشْهِدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاشْهِدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَا اُوْدِعُكَ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ لِتَشْهَدَ لِّىْ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِىْ يَوْمِ الْقِيَمَةِ يَوْمَ الْفَرَجِ الْاَكْبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُشْهِدُكَ عَلَى ذٰلِكَ وَاُشْهِدُ مَلٰئِكَتَكَ الْكَرَامَ وَصَلِّىْ اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِيْنَ.

(ترجمہ) ”اے زمین میں اللہ کے یمین (یعنی حجر اسود) میں تجھے گواہ کرتا ہوں اور اللہ کی گواہی کہ میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور میں تیرے پاس اس شہادت کو امانت رکھتا ہوں کہ اللہ کے نزدیک قیامت کے دن جس دن بڑی گھبراہٹ ہوگی تو میرے لئے اس کی شہادت دے گا اے اللہ میں تجھ کو اور تیرے ملائکہ کو اس پر گواہ کرتا ہوں۔ اے اللہ! درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کی آل و اصحاب سب پر۔“

پھر اگر کسی کو تکلیف دیئے بغیر ممکن ہو تو الٹے پاؤں کعبہ کی طرف منہ کر کے چلیں یا سیدھے چلنے میں پھر پھر کر کعبہ کو حسرت سے دیکھتے اس کی جدائی پر روتے یا رونے کا سامنہ بنائے مسجد کریم کے دروازہ سے بایاں پاؤں پہلے بڑھا کر نکلیں اور مسجد سے نکلنے کی دعا پڑھیں، حیض و نفاس والی عورت مسجد الحرام کی فناء میں کھڑی ہو کر

حسرت بھری نگاہوں سے دیکھے اور دعا کرتی پلٹے پھر اپنی وسعت فراخی کے مطابق
فقراء مکہ معظمہ پر تصدق کر کے مکہ معظمہ سے روانہ ہو جائیں۔ وباللہ التوفیق۔

قرآن کا بیان

اللہ ﷻ فرماتا ہے: ﴿وَاتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ﴾ (ب ۶ بقرہ ۱۹۶)

اور حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو۔ (ترجمہ کنز الایمان)

ابوداؤد و نسائی وابن ماجہ رحمہم اللہ صبی بن معبد ثعلبی سے روایت ہے کہ کہتے ہیں
میں نے حج و عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا میرا مومنین عمر فاروق ؓ نے فرمایا تو نے
اپنے نبی محمد ﷺ کی پیروی کی۔ صحیح بخاری و مسلم میں انس ؓ سے راوی کہتے ہیں
میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا حج و عمرہ دونوں کو لیک میں ذکر فرماتے ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ابو طلحہ انصاری ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ
ﷺ نے حج و عمرہ دونوں کو لیک میں ذکر فرماتے ہیں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ابو طلحہ
انصاری ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حج و عمرہ کو جمع فرمایا۔

مسئلہ (85): قرآن کے یہ معنی ہیں کہ حج و عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھے یا
پہلے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور ابھی طواف کے چار پھیرے نہ کئے تھے کہ حج کو شامل
کر لیا یا پہلے حج کا احرام باندھا تھا اس کے ساتھ عمرہ بھی شامل کر لیا خواہ طواف قدوم
سے پہلے عمرہ شامل کیا یا بعد میں طواف قدوم سے پہلے اساءت ہے کہ خلافت سنت
ہے مگر دم واجب نہیں اور طواف قدوم کے بعد شامل کیا تو واجب ہے کہ عمرہ توڑ دے
اور دم دے اور عمرہ کی قضا کرے اور عمرہ نہ توڑا جب بھی دم دینا واجب ہے۔ (المنار)

قرآن کی شرائط

مسئلہ (86): قرآن کے لئے شرط یہ ہے کہ عمرہ کے طواف کا اکثر حصہ وقوف عرفہ سے پہلے ہو لہذا جس نے عمرے کے طواف کے چار پھیروں سے پہلے وقوف کیا اس کا قرآن باطل ہو گیا۔ (فتح القدیر)

مسئلہ (87): سب سے افضل قرآن ہے پھر تمتع پھر افراد (رد المحتار وغیرہ) قرآن کے احرام کا طریقہ احرام کے بیان میں مذکور ہوا۔

مسئلہ (88): قرآن کا احرام میقات سے پہلے بھی ہو سکتا ہے اور شوال سے پہلے بھی مگر اس کے افعال حج کے مہینوں میں کئے جائیں۔ شوال سے پہلے افعال نہیں کر سکتے۔ (درمختار)

مسئلہ (89): قرآن میں واجب ہے کہ پہلے سات پھیرے طواف کرے اور ان میں پہلے تین پھیروں میں رمل سنت ہے پھر سعی کرے اب قرآن کا ایک جزو یعنی عمرہ پورا ہو گیا مگر ابھی حلق نہیں کر سکتا اور حلق کیا بھی تو احرام سے باہر نہ ہوگا اور اس کے جرمانہ میں دودم لازم ہیں۔ عمرہ پورا کرنے کے بعد طواف قدوم کرے اور چاہے تو ابھی سعی کر لے ورنہ طواف افاضہ کے بعد سعی کرے۔ اگر ابھی سعی کرے تو طواف قدوم کے تین پہلے پھیروں میں بھی رمل کرے اور دونوں طوافوں میں اضطباع بھی کرے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ (90): ایک ساتھ دو طواف کئے پھر دو سعی جب بھی جائز ہے مگر خلاف سنت ہے اور دم لازم نہیں خواہ پہلا طواف عمرہ کی نیت سے اور دوسرا قدوم کی نیت سے ہو یا

دونوں میں سے کسی میں تعین نہ کی اس کے سوا کسی اور طرح کی نیت کی بہر حال پہلا عمرہ کا ہوگا۔ اور دوسرا طواف قدوم۔ (درمختار منک)

مسئلہ (91): پہلے طواف میں اگر طواف کی نیت کی جب بھی عمرہ ہی کا طواف ہے (جوہرہ) عمرہ سے فارغ ہو کر بدستور محرم رہے اور تمام افعال بجالائے۔ دسویں کو حلق کے بعد پھر طواف افاضہ کے بعد جیسے حج کرنے والے کے لئے چیزیں حلال ہوتی ہیں اس کے لئے بھی حلال ہوں گی۔

مسئلہ (92): تارن پر دسویں کی رمی کے بعد قربانی واجب ہے یہ قربانی کسی جرمانہ میں نہیں بلکہ اس کا شکریہ ہے کہ اللہ نے اسے دو عبادتوں کی توفیق بخشی۔ تارن کے لئے افضل یہ ہے کہ اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے جائے (مگر فی زمانہ یہ بہت مشکل ہے)۔ (عالمگیری درمختار وغیرہما)

مسئلہ (93): اس قربانی کے لئے یہ ضروری ہے کہ حرم میں ہو بیرون حرم نہیں ہو سکتی اور سنت یہ کہ منیٰ میں ہو اور اس کا وقت دسویں ذی الحجہ کی فجر طلوع ہونے سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے مگر یہ ضروری ہے کہ رمی کے بعد ہورمی سے پہلے کرے گا تو دم لازم آئے گا اور اگر بارہویں تک نہ کی تو ساقط نہ ہوگی بلکہ جب تک زندہ ہے قربانی اس کے ذمہ ہے۔ (منک)

مسئلہ (94): اگر قربانی پر قادر تھا اور ابھی قربانی نہ کی تھی کہ انتقال ہو گیا تو اس کی وصیت کر جانا واجب ہے اور اگر وصیت نہ کی مگر وارثوں نے خود کر دی جب بھی صحیح ہے۔ (منک)

اگر قربانی میسر نہ ہو

مسئلہ (95): تارن کو اگر قربانی میسر نہ آئے کہ اس کے پاس ضرورت سے زیادہ مال نہیں، نہ اتنا اسباب کہ اسے بیچ کر جانور خریدے تو دس روزے رکھے ان میں سے تین تو وہیں یعنی یکم شوال سے ذی الحجہ کی نویں تک احرام باندھنے کے بعد رکھے خواہ سات آٹھ نو کو رکھے یا اس سے پہلے اور بہتر یہ ہے کہ نویں سے پہلے ختم کر دے اور یہ بھی اختیار ہے کہ متفرق طور پر رکھے تینوں کا پے درپے رکھنا ضروری نہیں اور سات روزے حج کا زمانہ گزرنے کے بعد یعنی تیرھویں کے بعد رکھے تیرھویں کو یا اس کے پہلے نہیں ہو سکتے، ان سات روزوں میں یہ اختیار ہے کہ وہیں رکھے یا گھر واپس آ کر اور بہتر گھر پر واپس ہو کر رکھنا ہے اور ان دسوں روزوں میں رات سے نیت ضروری ہے (حائلیگیری، درمختار رد المحتار)

مسئلہ (96): اگر پہلے کے تین روزے نویں تک نہیں رکھے تو اب روزے کافی نہیں بلکہ دم واجب ہوگا۔ دم دے کر احرام سے باہر ہو جائے اور اگر دم دینے پر قادر نہیں تو سرمنڈا کر یا بال کترا کر احرام سے جدا ہو جائے اور دودم واجب ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ: قادر نہ ہونے کی وجہ سے روزے رکھ لئے پھر حلق سے پہلے دسویں کو جانور مل گیا تو اب وہ روزے کافی نہیں؛ لہذا قربانی کرے اور حلق کے بعد جانور پر قدرت ہوتی تو وہ روزے کافی ہیں خواہ قربانی کے دنوں میں قدرت پائی گئی یا بعد میں یونہی اگر قربانی کے دنوں میں سر نہ منڈوایا تو اگرچہ حلق سے پہلے جانور پر قادر ہو وہ روزے کافی ہیں۔ (درمختار رد المحتار)

مسئلہ (97): تارن نے طواف عمرہ کے تین پھیرے کرنے کے بعد وقوف عرفہ کیا تو وہ طواف جانا رہا۔ اور چار پھیرے کے بعد وقوف کیا تو باطل نہ ہوا اگرچہ طواف قدوم یا نفل کی نیت سے کئے؛ لہذا یوم النحر میں طواف زیارت سے پہلے اس کی تکمیل کرے اور پہلی صورت میں چونکہ اس نے عمرہ توڑ ڈالا لہذا ایک دم واجب ہوا اور وہ قربانی کہ شکر کے لئے واجب تھی ساقط ہو گئی اور اب تارن نہ رہا اور یام تشریق کے بعد اس عمرہ کی قضا دے۔ (درمختار)

تمتع کا بیان

اللہ ﷻ فرماتا ہے:

﴿فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ ذَلِكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾
(تہجم) جس نے عمرہ سے حج کی طرف تمتع کیا اس پر قربانی ہے جیسی میسر آئے پھر جسے قربانی کی قدرت نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات واپسی کے بعد یہ دس پورے ہیں یہ اس کے لئے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ (ب ۶ البقرہ: ۱۹۶)

تمتع اسے کہتے ہیں کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرے پھر اسی سال حج کا احرام باندھے یا پورا عمرہ نہ کیا صرف چار پھیرے کئے پھر حج کا احرام باندھا۔
مسئلہ (98): تمتع کے لئے یہ شرط نہیں کہ میقات سے احرام باندھے اس سے پہلے بھی ہو سکتا ہے بلکہ اگر میقات کے بعد احرام باندھا جب بھی تمتع ہے اگرچہ بلا احرام میقات سے گزرنا گناہ اور دم لازم یا پھر میقات کو واپس جائے۔ یونہی تمتع کے لئے یہ شرط نہیں کہ عمرہ کا احرام حج کے مہینے میں باندھا جائے بلکہ شوال سے پیشتر بھی احرام باندھ سکتے ہیں البتہ یہ ضروری ہے کہ عمرہ کے تمام افعال یا اکثر طواف حج کے مہینے میں ہو مثلاً تین پھیرے طواف کے رمضان میں کئے پھر شوال میں باقی چار پھیرے کر لئے پھر اسی سال حج کر لیا تو یہ بھی تمتع ہے۔ اور اگر رمضان میں چار پھیرے کر لیے تھے

اور شوال میں تین باقی تو یہ تمتع نہیں اور یہ بھی شرط نہیں کہ جس سال احرام باندھا اسی سال تمتع کر لے مثلاً اس رمضان میں احرام باندھا اور احرام پر قائم رہا اور دوسرے سال عمرہ کیا پھر حج کیا تو تمتع ہو گیا۔ (ہائیکیری، رد المحتار)

تمتع کے شرائط

تمتع کی دس شرطیں ہیں (1) حج کے مہینے میں پورا طواف کرنا یا اکثر حصہ یعنی چار پھیرے (2) عمرہ کا احرام حج کے احرام سے مقدم ہونا (3) حج کے احرام سے پہلے عمرہ کا پورا طواف کیا یا اکثر حصہ کر لیا ہو۔ (4) عمرہ فاسد نہ کیا ہو (5) حج فاسد نہ کیا ہو۔

المام کی تعریف

(6) امام صحیح نہ کیا ہو امام صحیح کے یہ معنی ہیں کہ عمرہ کے بعد، احرام کھول کر اپنے وطن کو واپس جائے اور وطن سے مراد وہ جگہ ہے جہاں وہ رہتا ہے پیدائش کا مقام اگرچہ دوسری جگہ ہو؛ لہذا اگر عمرہ کرنے کے بعد وطن گیا پھر واپس آ کر حج کیا تو تمتع نہ ہوا۔ اور اگر عمرہ کرنے سے پیشتر گیا یا عمرہ کر کے بغیر حلق کئے یعنی احرام ہی میں وطن گیا پھر واپس آ کر اسی سال حج کیا تو یہ تمتع ہے۔ یونہی اگر عمرہ کر کے احرام کھول دیا پھر حج کا احرام باندھ کر وطن گیا تو یہ بھی امام صحیح نہیں لہذا اگر واپس آ کر حج کرے گا تو تمتع ہو گا۔ (7) حج و عمرہ دونوں ایک ہی سال میں ہوں۔ (8) مکہ معظمہ میں ہمیشہ ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو لہذا اگر عمرہ کے بعد پکا ارادہ کر لیا کہ یہیں رہے گا تو تمتع نہیں اور دو ایک مہینے کا ہو تو تمتع ہے (9) مکہ معظمہ میں حج کا مہینہ آجائے تو بے احرام کے نہ ہونہ ایسا

ہو کہ احرام ہے مگر چار پھیرے طواف کے اس مہینے سے پہلے کر چکا ہے ہاں اگر میقات سے باہر واپس جائے پھر عمرہ کا احرام باندھ کر آئے تو تمتع ہو سکتا ہے۔ (10) میقات سے باہر کا رہنے والا ہو مکہ کا رہنے والا تمتع نہیں کر سکتا۔ (رد المحتار)

تمتع کی صورتیں

مسئلہ (99): تمتع کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اپنے ساتھ قربانی کا جانور لایا دوسری یہ کہ نہ لائے، جو جانور نہ لایا وہ میقات سے عمرہ کا احرام باندھے مکہ معظمہ میں آ کر طواف کرے اور سر منڈائے اب عمرہ سے فارغ ہو گیا اور طواف شروع کرتے ہی یعنی حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت لبیک ختم کر دے۔ اب مکہ میں بغیر احرام رہے، آٹھویں ذی الحجہ کو مسجد الحرام شریف سے حج کا احرام باندھے اور حج کے تمام افعال بجالائے مگر اس کے لئے طواف قدم نہیں اور طواف زیارت میں یا حج کا احرام باندھنے کے بعد کسی طواف نفل میں رمل کرے اور اس کے بعد سعی کرے اور اگر حج کا احرام باندھنے کے بعد طواف قدم کر لیا ہے (اگرچہ اس کے لئے یہ طواف مسنون نہ تھا) اور اس کے بعد سعی کر لی ہے تو اب طواف زیارت میں رمل نہیں خواہ طواف قدم میں رمل کیا ہو یا نہیں اور طواف زیارت کے بعد اب سعی بھی نہیں عمرہ سے فارغ ہو کر حلق بھی ضروری نہیں اسے یہ بھی اختیار ہے کہ سر نہ منڈائے بدستور محرم رہے۔ یونہی مکہ معظمہ ہی میں رہنا اسے ضروری نہیں چاہے وہاں رہے یا وطن کے سوا کہیں اور مگر جہاں رہے وہاں والے جہاں سے احرام باندھتے ہیں یہ بھی وہیں سے احرام باندھے، اگر مکہ مکرمہ میں ہے تو یہاں والوں کی طرح احرام باندھے اور اگر حرم سے باہر اور میقات کے اندر ہے

تو حل میں احرام باندھے۔ اور میقات سے بھی باہر ہو گیا تو میقات سے باندھے یہ اس صورت میں ہے جب کہ کسی اور غرض سے حرم یا میقات سے باہر جانا ہو اور اگر احرام باندھنے کے لئے حرم سے باہر گیا تو اس پر دم واجب ہے مگر جبکہ وقوف سے پہلے مکہ میں آ گیا تو ساقط ہو گیا اور مکہ معظمہ میں رہا تو حرم میں احرام باندھے اور بہتر یہ ہے کہ مکہ معظمہ میں ہو اور اس سے بہتر یہ ہے کہ مسجد حرم میں ہو اور سب سے بہتر ہے کہ حطیم شریف میں ہو۔ یونہی آٹھویں کو احرام باندھنا ضروری نہیں۔ نویں کو بھی ہو سکتا ہے اور آٹھویں سے پہلے بھی بلکہ یہ افضل ہے۔ تمتع کرنے والے پر واجب ہے کہ دسویں تاریخ کو شکرانہ میں قربانی کرے اس کے بعد سرمنڈائے اگر قربانی کی استطاعت نہ ہو تو اسی طرح روزے رکھے جو قمران والے کے لئے ہیں۔ (جوہرہ، عالمگیری، درمختار)۔

مسئلہ (100): اگر اپنے ساتھ جانور لے جائے تو احرام باندھ کر لے چلے اور کھینچ کر لے جانے سے ہانکنا افضل ہے۔ ہاں اگر پیچھے سے ہانکنے سے نہیں چلتا تو آگے سے کھینچے اور اس کے گلے میں ہار ڈال دے کہ لوگ سمجھیں یہ حرم میں قربانی کو جاتا ہے اور ہار ڈالنا جھول ڈالنے سے بہتر ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس جانور کے کوہان میں ذبی یا بانیں جانب خفیف سا شگاف کر دے کہ گوشت تک نہ پہنچے اب مکہ معظمہ میں پہنچ کر عمرہ کرے اور عمرہ سے فارغ ہو کر بھی محرم رہے۔ جب تک قربانی نہ کرے اسے سرمنڈانا جائز نہیں ورنہ دم لازم آئے گا۔ پھر وہ تمام افعال کرے جو اس کے لئے بتائے گئے کہ جانور نہ لایا تھا اور دسویں تاریخ کو رمی کر کے سرمنڈائے اب دونوں

احرام سے ایک ساتھ فارغ ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ (101): جو جانور لایا اور جو نہ لایا دونوں میں فرق یہ ہے کہ اگر جانور نہ لایا اور عمرہ کے بعد احرام کھول ڈالا اب حج کا احرام باندھا اور کوئی جنایت واقع ہوئی تو جرمانہ مثل مفرد کے ہے اور وہ احرام باقی تھا تو جرمانہ قارن کی مثل ہے اور جانور لایا ہے تو بہر حال قارن کی مثل ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ (102): میقات کے اندر والوں کے لئے قرآن تمتع نہیں اگر کریں تو دم دیں۔

مسئلہ (103): جو جانور لایا ہے اسے روزہ رکھنا کافی نہ ہوگا اگر چنا دار ہو۔ (درمختار)

مسئلہ: جانور نہیں لے گیا اور عمرہ کر کے گھر چلا آیا تو یہ المام صحیح ہے اس کا تمتع جاتا رہا اب حج کرے گا تو مفرد ہے اور جانور لے گیا ہے اور عمرہ کر کے گھر واپس آیا پھر محرم رہا اور حج کو گیا تو یہ المام صحیح نہیں لہذا اس کا تمتع باقی ہے۔ یونہی اگر گھر نہ آیا عمرہ کر کے کہیں اور چلا گیا تو تمتع نہ گیا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ (104): تمتع کرنے والے نے حج یا عمرہ فاسد کر دیا تو اس کی قضا دے اور جرمانہ میں دم اور تمتع کی قربانی اس کے ذمہ نہیں کہ تمتع رہا ہی نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ (105): تمتع کے لئے یہ ضروری نہیں کہ حج و عمرہ دونوں ایک ہی کی طرف سے ہوں بلکہ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک اپنی طرف سے ہو اور دوسرا کسی اور کی جانب سے یا ایک شخص نے اسے حج کا حکم دیا اور دوسرے نے عمرہ کا اور دونوں نے تمتع کی اجازت دے دی تو کر سکتا ہے مگر قربانی خود اس کے ذمہ ہے اور اگر نادار ہے تو روزے رکھے۔ (منک)

مسئلہ (106): حج کے مہینے میں عمرہ کیا مگر اسے فاسد کر دیا پھر گھر واپس گیا پھر آ کر

عمرہ کی قضا کی اور اسی سال حج کیا تو یہ تمتع ہو گیا اور اگر مکہ میں رہ گیا یا مکہ سے چلا گیا مگر
میقات کے اندر رہا یا میقات سے باہر ہو گیا مگر گھر نہ گیا اور آ کر عمرہ کی قضا کی اور اسی
سال حج کیا تو ان سب صورتوں میں تمتع نہ ہوا۔

جرم اور ان کے کفارے کا بیان

اللہ ﷻ فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعْمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ أَوْ عَدْلٌ ذَلِكَ صِيَامًا لِيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهُ وَعَفَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَبِنْتِغِيمٍ اللَّهُ مَنَّامٌ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ أَجَلٌ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلْمَسِيرَةِ وَحُرْمٌ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرْمًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ﴾ (پ ۷، المائدة: ۹۵، ۹۶)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو تم میں سے جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے تم میں دو ثقہ آدمی حکم کریں یہ قربانی ہو کعبہ کو پہنچتی یا کفارہ دے چند مسکینوں کا یا اس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال چکھے۔ اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا اور جو اب کرے گا اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا ہے۔ حلال ہے تمہارے لیے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے لیے اور مسلمانوں کے فائدے کو اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار جب تک تم احرام میں ہو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اٹھنا ہے۔“ (ترجمہ کنز الایمان)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ آذَى مِنْ رَأْسِهِ فَفِيضَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٌ أَوْ تَسْلُكٌ﴾ (پ ۲ البقرة: ۱۹۶)

ترجمہ: ”پھر جو تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو بدلہ دے روزے یا خیرات یا قربانی۔“ (ترجمہ کنز الایمان)

صحیح بخاری و مسلم وغیرہما کعب بن عجرہ ؓ سے راوی کہ نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور یہ محرم تھے اور ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہے تھے اور جوئیں ان کے چہرہ پر گر رہی تھیں ارشاد فرمایا کہ یہ کیڑے تمہیں تکلیف دے رہے ہیں عرض کی ہاں فرمایا سر منڈاؤ الو اور تین صاع کھانا چھ مسکینوں کو دے دو یا تین روزے رکھو یا قربانی کرو۔

جرم میں کفارہ بہر حال لازم ہے

محرم اگر جان بوجھ کر بغیر کسی عذر کے جرم کرے تو کفارہ بھی واجب ہے اور گنہگار بھی ہوا لہذا اس صورت میں کفارے کے ساتھ ساتھ تو بہ بھی واجب کہ صرف کفارہ دینے سے گناہ سے پاک نہ ہوگا۔ اور اگر نادانستہ یا کسی عذر سے جرم کیا تو کفارہ کافی ہے۔ جرم میں کفارہ بہر حال لازم ہے یاد سے ہو یا بھول چوک سے، اس کا جرم ہونا جانتا ہو یا معلوم نہ ہو، خوشی سے ہو یا مجبوراً، سوتے میں ہو یا بیداری میں، نشہ میں ہو یا بے ہوشی میں ہو یا ہوش میں، اس نے اپنے آپ کیا ہو یا دوسرے نے اس کے حکم سے کیا۔

دم، بدنہ اور صدقہ کی تعریف

اس بیان میں جہاں دم کہیں گے اس سے مراد ایک بکری یا بھیڑ ہوگی اور بدنہ سے مراد اونٹ یا گائے، یہ سب جانور انہیں شرائط کے مطابق ہوں جو قربانی میں

ہیں۔ اور صدقہ سے مراد دو کلو پچاس گرام گیہوں یا اس سے دو گنا جو یا کھجور یا ان کی قیمت ہے۔

مسائل:

جرم غیر اختیاری کی تعریف اور اس کا حکم:

ایسا جرم جو بیماری یا سخت گرمی یا شدید سردی یا زخم یا پھوڑے یا جوؤں کی سخت ایذا کے باعث ہو تو اسے جرم غیر اختیاری کہتے ہیں۔ اس میں اختیار ہوگا کہ دم کے بدلے چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دے یا دونوں وقت پیٹ بھر کھلائے یا تین روزے رکھ لے اگر چھ صدقے ایک مسکین کو دے دیئے یا تین یا سات مساکین پر تقسیم کر دیئے تو کفارہ ادا نہ ہوگا بلکہ شرط یہ ہے کہ چھ مسکینوں کو دے اور افضل یہ ہے کہ حرم کے مساکین ہوں۔ اور اگر کسی جرم میں دم کے بجائے صدقہ دینا لازم آئے اور یہ جرم مجبور کیا تو اختیار ہوگا کہ صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھ لے۔

خیال رہے کہ شریعت مطہرہ نے دم یا صدقہ کا حکم بطور کفارہ اس لئے دیا ہے کہ بھول چوک سے یا سوتے میں یا مجبوری سے جرم ہوں تو کفارہ سے پاک ہو جائیں نہ اس لئے کہ جان بوجھ کر بلا عذر جرم کرو اور کہو کہ کفارہ دے دیں گے، کفارہ دینا تو جب بھی آئے گا مگر جان بوجھ کر حکم الہی کی مخالفت سخت تر ہے۔

مسئلہ (107): جہاں مفرد حاجی یا متمتع پر ایک دم یا صدقہ ہے تو اس صورت میں تارن پر دو ہیں۔ (عامہ کتب)

مسئلہ (108): کفارہ یا تارن و متمتع کے شکرانہ کی قربانی غیر حرم میں نہیں ہو سکتی غیر حرم

میں کی تو ادا نہ ہوئی، ہاں جرم غیر اختیاری میں اگرچہ قربانی حدود حرم سے باہر کی مگر اس کا گوشت چھ مسکینوں پر تصدق کیا اور ہر مسکین کو ایک صدقہ کی قیمت کا پہنچا تو کفارہ ادا ہو گیا۔ (مانٹگیری)

مسئلہ (109): شکرانہ کی قربانی سے آپ کھائے غنی کو کھلائے اور مساکین کو دے البتہ کفارہ صرف محتاجوں کا حق ہے۔

مسئلہ (110): اگر کفارہ کے روزے رکھے تو اس میں شرط یہ ہے کہ رات میں یعنی صبح صادق سے پہلے نیت کرے اور یہ بھی نیت ہو کہ کفارہ کا روزہ ہے، مطلق روزہ کی نیت یا نفل یا کوئی اور نیت کی تو کفارہ ادا نہ ہوا۔ اور ان روزوں کا پے درپے بلا وقفہ ہونا یا حرم میں یا احرام میں رکھنا ضروری نہیں۔ (نسک)

مذکورہ بالا عمومی مسائل کے بعد درج ذیل سطور میں مختلف جرائم کا علیحدہ علیحدہ حکم بیان کیا جاتا ہے۔

(1) خوشبو اور تیل لگانا

مسئلہ (111): خوشبو اگر بہت سی لگائی جسے دیکھ کر لوگ بہت بتائیں اگرچہ عضو کے تھوڑے حصہ پر مثلاً ہاتھ یا سر کے بعض حصہ پر لگائی تو اس صورت میں دم واجب ہوگا۔

مسئلہ (112): اگر کسی بڑے عضو جیسے، سر، منہ، ران، پنڈلی، کو پورا سان دیا اگرچہ خوشبو تھوڑی ہے تو اس صورت میں بھی دم ہے۔

مسئلہ (113): اور اگر تھوڑی سی خوشبو عضو کے تھوڑے سے حصہ میں لگائی تو صدقہ ہے۔ (مانگیری)

مسئلہ (114): کپڑے یا بچھونے پر خوشبو ملی تو خود خوشبو کی مقدار دیکھی جائے گی زیادہ ہے تو دم اور کم ہے تو صدقہ۔ (مانگیری)

مسئلہ (115): خوشبو سونگھی پھل ہو یا پھول جیسے لیمو، نارنگی، گلاب، بیلے، جوہی وغیرہ کے پھول تو کچھ کفارہ نہیں اگرچہ محرم کو خوشبو سونگھنا مکروہ ہے۔ (رد المحتار)

مسئلہ (116): احرام سے پہلے بدن پر خوشبو لگائی تھی احرام کے بعد پھیل کر اور اعضا کو لگی تو کفارہ نہیں۔ (رد المحتار)

مسئلہ (117): محرم نے دوسرے غیر محرم کے بدن پر خوشبو لگائی مگر اس طرح کہ اس کے ہاتھ وغیرہ کسی عضو میں خوشبو نہ لگی یا اس کو سلا ہوا کپڑا پہنایا تو کچھ کفارہ نہیں مگر جبکہ محرم کو خوشبو لگائی یا سلا ہوا کپڑا پہنایا تو گنہگار ہوا اور جس کو لگائی یا پہنائی اس پر کفارہ واجب۔ (رد المحتار)

مسئلہ (118): تھوڑی سی خوشبو بدن کے مختلف حصوں میں لگائی اگر جمع کرنے سے پورے بڑے عضو کی مقدار کو پہنچ جائے تو دم ہے ورنہ صدقہ اور زیادہ خوشبو مختلف جگہ لگائی تو بہر حال دم ہے۔ (رد المحتار)

مسئلہ (119): ایک جلسہ میں کتنے ہی اعضا پر خوشبو لگائے بلکہ سارے بدن پر بھی لگائے تو ایک ہی جرم ہے اور ایک کفارہ واجب اور کئی جلسوں میں لگائی تو ہر بار کے لئے الگ الگ کفارے۔ خواہ پہلی بار کا کفارہ دے کر دوسری بار لگائی یا ابھی کسی کا

کفارہ نہ دیا ہو۔ (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ (120): کسی شے میں خوشبو لگی تھی اسے چھوا اگر اس سے خوشبو چھوٹ کر بڑے عضو کامل کی مقدار بدن کو لگی تو دم دے اور کم ہو تو صدقہ اور کچھ بھی نہ لگی تو کچھ نہیں مثلاً حجرہ اسود شریف اور غلاف کعبہ پر خوشبو ملی جاتی ہے۔ اور اگر بحالت احرام بوسہ لیتے ہیں بہت سی لگی تو دم دے اور تھوڑی سی لگی تو صدقہ۔ (مانگیری)

مسئلہ (121): خوشبو ملا سرمہ ایک یا دو بار لگایا تو صدقہ دے اس سے زیادہ میں دم اور جس سرمہ میں خوشبو نہ ہو اس کے استعمال میں حرج نہیں جبکہ ضرورت ہو اور بلا ضرورت مکروہ۔ (نک، مانگیری)

مسئلہ (122): اگر خالص خوشبو جیسے مشک، زعفران لونگ، الاچھی، دارچینی اتنی کھائی کہ منہ کے اکثر حصہ میں لگ گئی تو دم ہے ورنہ صدقہ۔ (رد المحتار)

مسئلہ (123): کھانے میں پکتے وقت خوشبو پڑی یا فنا ہو گئی تو کچھ نہیں ورنہ اگر خوشبو کے اجزاء زیادہ ہوں تو وہ خالص خوشبو کے حکم میں ہے اور کھانا زیادہ ہو تو کفارہ کچھ نہیں مگر خوشبو آتی ہو تو مکروہ ہے۔ (مانگیری، درمختار، رد المحتار)

مسئلہ (124): پینے کی چیز میں خوشبو غالب ہے تو پینے پر دم لازم ہوگا۔

مسئلہ (125): اور اگر خوشبو غالب نہیں مگر تین بار یا اس سے زیادہ بار پینے پر دم ہے ورنہ صدقہ۔ (رد المحتار وغیرہ)

مسئلہ (126): بازار میں بکنے والے پھلوں کے جوس پینا جائز البتہ جو جوس پھلوں کی خوشبو کے بجائے کسی دوسری خوشبو سے تیار کیا گیا ہو مثلاً نورس یا روح افزا جام

شیریں وغیرہاتو محرم کو ان کا استعمال ناجائز اور کفارہ کا باعث ہوگا۔ (شاذلی)
مسئلہ (127): تمباکو کو کھانے والے اس کا خیال رکھیں کہ احرام میں خوشبو دار تمباکو نہ
کھائیں کہ پتیوں میں تو ویسے ہی کچھ خوشبو ملائی جاتی ہے اور قوام میں بھی اکثر پکانے
کے بعد مشک وغیرہ ملا تے ہیں۔

مسئلہ (128): اگر ایسی جگہ گیا جہاں خوشبو سلگ رہی ہے اور اس کے کپڑے بھی بس
گئے تو کچھ نہیں اور سلگا کر اس نے خود بسائے تو قلیل میں صدقہ اور کثیر میں دم اور نہ
بے تو کچھ نہیں اور اگر احرام سے پہلے بسایا تھا اور احرام میں پہنا تو مکروہ ہے مگر کفارہ
نہیں۔ (مانگیری، مشک)

مسئلہ (129): سر پر مہندی کا پتلا خضاب کیا کہ بال نہ چھپتو ایک دم اور گاڑھی تھوپی
کہ بال چھپ گئے اور چار پہر یعنی بارہ (۱۲) گھنٹے گزرے تو مرد پر دودم، ایک
سر ڈھانپنے کا اور دوسرا خوشبو (مہندی) لگانے کا اور چار پہر سے کم میں ایک دم اور ایک
صدقہ اور عورت پر بہر حال دونوں صورتوں میں ایک دم ہوگا وہ بھی خوشبو (مہندی)
لگانے کا۔ چوتھائی سر چھپنے کا بھی یہی حکم ہے اور چوتھائی سے کم میں صدقہ ہے۔ اور سر
پر وسمہ (ایک بے خوشبو بوٹی) پتلا لگایا تو کچھ نہیں اور گاڑھا ہو تو مرد کو کفارہ دینا ہوگا۔
(جوہرہ، مانگیری)

مسئلہ (130): فی زمانہ بالوں کو کلر کرنے کے لئے جو کریمز یا پیسٹ استعمال کئے
جاتے ہیں وہ عموماً اتنی مقدار میں نہیں لگائے جاتے کہ سر کو ڈھانپ لے مگر بعض کلرز
میں خوشبو ہوتی ہے لہذا اگر وہ خوشبو ان کلرز میں پکائے بغیر ڈالی جاتی ہو تو ایک دم ہوگا

اور اگر پکنے کے دوران ڈالی جاتی ہے یا خوشبو نہ ڈالی گئی ہو تو کفارہ نہیں۔ (شاذلی)

مسئلہ (131): داڑھی میں مہندی لگائی جب بھی دم واجب ہے۔ پوری ہتھیلی یا تلوے میں لگائی تو دم دے مرد ہو یا عورت اور چاروں ہاتھ پاؤں میں ایک ہی جلسہ میں لگائی جب بھی ایک ہی دم ہے ورنہ ہر جلسہ پر ایک دم۔ اور اگر پورے ہاتھ یا پاؤں کے بجائے صرف کسی ہاتھ یا پاؤں کے حصہ میں لگائی تو صدقہ لازم ہوگا۔ (جوہرہ رد المحتار وغیرہ ہا)

مسئلہ (132): غطی (ایک خوشبو دار بوٹی) سے سر یا داڑھی دھوئی تو دم ہے۔ (مانگیری)

مسئلہ (133): بعض علماء کی تحقیق کے مطابق خوشبو دار صابن میں کچی خوشبو نہیں ہوتی بلکہ وہ پکی ہوئی ہوتی ہے؛ لہذا اس کے استعمال سے دم تو نہ ہوگا۔ ہاں البتہ اگر کوئی محرم اس سے نہائے اور پورے سر یا داڑھی پر صابن اس طرح سے لگائے سر کا چوتھائی یا داڑھی صابن کے جھاگ میں چھپ گئی تو صدقہ واجب ہوگا۔ بہر حال محرم کے لئے صابن استعمال کرنا مکروہ ہے کہ اس سے میل چھوٹا ہے۔ (شاذلی)

مسئلہ (134): عطر فروش کی دکان پر خوشبو سونگھنے کے لئے بیٹھا تو کراہت ہے ورنہ حرج نہیں۔ (مانگیری)

مسئلہ (135): چادر یا تہبند کے کنارہ میں مشک عنبر زعفران باندھا اگر زیادہ ہے، اور چار پہر گزرے تو دم ہے اور کم ہے تو صدقہ۔ (رد المحتار)

مسئلہ (136): خوشبو استعمال کرنے میں بقصد یا بلا قصد ہونا، یاد کر کے یا بھولے سے

ہونا، مجبوراً خوشی سے ہونا، مرد و عورت دونوں کے لئے سب کا یکساں حکم ہے۔ (مانگھیری)

مسئلہ (136): خوشبو لگانا جب جرم قرار پایا تو بدن یا کپڑے سے دور کرنا واجب ہے اور کفارہ دینے کے بعد زائل نہ کیا تو پھر دم وغیرہ واجب ہوگا۔ (مانگھیری)

مسئلہ (137): خوشبو لگانے سے بہر حال کفارہ واجب ہے اگرچہ فوراً زائل کر دی ہو اور اگر کوئی غیر محرم سے ملے تو اس سے دھلوائے اور اگر صرف پانی بہانے سے وصل جائے تو یونہی کرے۔ (منک)

مسئلہ (138): روغن چنبیلی وغیرہ خوشبو دار تیل لگانے کا وہی حکم ہے جو خوشبو استعمال کرنے میں تھا۔ (مانگھیری)

مسئلہ (139): قل اور زیتون کا تیل خوشبو کے حکم میں ہے اگرچہ ان میں خوشبو نہ ہو البتہ ان کے کھانے اور ناک میں چڑھانے اور زخم پر لگائے اور کان میں پٹکانے سے صدقہ واجب نہیں۔ (مانگھیری)

مسئلہ (140): مشک، عنبر، زعفران وغیرہ جو خود ہی خوشبو ہیں ان کے استعمال سے مطلقاً کفارہ لازم ہے اگرچہ دوا کے لئے استعمال کیا ہو یہ اس صورت میں ہے جبکہ ان کو خالص استعمال کریں اور اگر دوسری چیز جو خوشبو دار نہ ہو اس کے ساتھ ملا کر استعمال کیا تو غالب کا اعتبار ہے اور دوسری چیز میں ملا کر پکالیا ہو تو کچھ نہیں۔ (درختار)

مسئلہ (141): زخم کا علاج ایسی دوا سے کیا جس میں خوشبو ہے پھر دوسرا زخم ہوا اس کا علاج پہلے کے ساتھ کیا تو جب تک پہلا اچھا نہ ہو اس دوسرے کی وجہ سے کفارہ نہیں اور پہلے کے اچھے ہونے کے بعد بھی دوسرے میں وہ خوشبو دار دوا لگائی تو دو کفارے

واجب ہیں۔ (مانگیری)

مسئلہ (142): کسم یا زعفران کا رنگا ہوا کپڑا چارپہر (بارہ گھنٹے) پہنا تو دم دے اور اس سے کم تو صدقہ اگرچہ فوراً اتار ڈالا۔ (نک، مانگیری)

(2) سلعے کپڑے، یا جوتے پہننا۔

سلعے کپڑوں سے مراد وہ سلائی ہے جو کپڑے کو عادتہ پہننے کے قابل بناتی ہے مثلاً قمیص یا شلوار کی سلائی۔ اور اگر وہ سلائی صرف کپڑا جوڑنے کے لئے کی گئی ہو مثلاً دو کپڑے ہیں مگر دونوں میں سے کوئی اتنا بڑا نہیں کہ جسے محرم بطور چادر استعمال کر سکے ہاں ان کو ملائے تو اس قابل ہو جائیگی کہ اسے بطور تہبند یا اوپری چادر کے استعمال کر سکے تو اسے سی کر استعمال کرنا جائز ہے بلکہ خاتم المحققین علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فقیر کی چادر بھی بطور احرام استعمال کی جاسکتی ہے حالانکہ فقیر کی چادر کپڑے کے بہت سے ٹکڑے جوڑ کر بنائی جاتی ہے۔ شاذلی عنہ

مسئلہ (143): محرم نے سلا کپڑا چارپہر کاٹل (پورے بارہ گھنٹے) پہنا تو دم واجب ہے اور اس سے کم تو صدقہ اگرچہ تھوڑی دیر پہنا اور لگاتار کئی دن تک پہنے رہا جب بھی ایک ہی دم واجب ہے جبکہ یہ لگاتار پہننا ایک طرح کا ہول یعنی عذر سے یا بلا عذر اور اگر مثلاً ایک دن بلا عذر تھا دوسرے دن کسی عذر کی وجہ سے یا بالعکس تو دو کفارے واجب ہوں گے۔ (مانگیری وغیرہ)

مسئلہ (144): اگر دن میں پہنارات میں گرمی کے سبب اتار ڈالا یا رات میں سردی کی وجہ سے پہنا دن میں اتار ڈالا باز آنے کی نیت سے نہ اتار تو ایک کفارہ ہے اور

توبہ کی نیت سے اتا راتو ہر بار میں نیا کفارہ واجب ہوگا۔ اور یونہی کسی ایک دن کرتے پہناتھا اور اتا رڈالا پھر پاجامہ پہنا اسے بھی اتا ر کر ٹوپی پہنی تو یہ سب ایک ہی پہننا ہے اور اگر ایک دن ایک پہنا دوسرے دن دوسرا تو دو کفارے واجب ہیں۔ (مانگیری، درختار)

مسئلہ (145): بیماری کے سبب پہنا تو جب تک وہ بیماری رہے گی ایک ہی جرم ہے اور بیماری یقیناً جاتی رہی اور نہ اتا راتو یہ دوسرا جرم اختیاری ہے اور اگر وہ بیماری یقیناً جاتی رہی مگر دوسری بیماری معاشرع ہوگئی اور اس میں بھی پہننے کی ضرورت ہے جب بھی یہ دوسرا جرم غیر اختیاری ہے۔ (درختار، ردالمحتار)

مسئلہ (146): باری کے ساتھ بخار آتا ہے اور جس دن بخار آیا کپڑے پہن لئے دوسرے دن اتا رڈالے تیسرے دن پھر پہنے تو جب تک یہ بخار آئے ایک ہی جرم ہے۔ (منک)

مسئلہ (147): اگر سلا کپڑا پہنا اور اس کا کفارہ ادا کر دیا مگر اتا ر انہیں دوسرے دن بھی پہنے ہی رہا تو اب دوسرا کفارہ واجب ہے۔ یونہی اگر احرام باندھتے وقت سلا ہوا کپڑا نہ اتا راتو یہ جرم ہے۔ (مانگیری، درختار)

مسئلہ (148): بیماری وغیرہ کے سبب اگر سر سے پاؤں تک سب کپڑے پہننے کی ضرورت ہوئی تو ایک ہی جرم غیر اختیاری ہے اور بلا عذر سب کپڑے پہنے تو ایک جرم اختیاری ہے۔ یعنی چار پہر (بارہ گھنٹے) پہنے تو دونوں صورتوں میں دم ہے اور بارہ گھنٹے سے کم میں صدقہ۔ اور اگر ضرورت ایک کپڑے کی تھی اس نے دو پہنے تو اگر اسی موضع ضرورت پر دوسرا بھی پہنا تو ایک کفارہ ہے اور گناہگار ہوا مثلاً ایک کرتے کی ضرورت

تھی دو پہن لئے یا ٹوپی کی ضرورت تھی عمامہ بھی باندھ لیا۔ اور اگر دوسرا کپڑا اس جگہ کے سوا دوسری جگہ پہنا مثلاً ضرورت صرف عمامہ کی ہے اس نے کرتا بھی پہن لیا تو دو جرم ہیں۔ عمامہ کا غیر اختیاری اور کرتے کا اختیاری خلاصہ یہ ہے کہ موضع ضرورت میں زیادتی کی تو ایک جرم ہے اور موضع ضرورت کے علاوہ اور جگہ بھی پہنا تو دو۔ (مانگیری وغیرہ)

مسئلہ (149): بغیر ضرورت سب کپڑے ایک ساتھ پہن لئے تو ایک جرم ہے۔ دو جرم اس وقت ہیں کہ ایک بہ ضرورت ہو دوسرا بے ضرورت۔ (منک)

مسئلہ (1): دشمن کی وجہ کپڑے پہنے، ہتھیار باندھے اور دشمن بھاگ گیا، اس نے ہتھیار و کپڑے اتار ڈالے، دشمن پھر آ گیا اس نے پھر پہنے تو یہ ایک جرم ہے۔ یونہی دن میں دشمن سے لڑنا پڑتا ہے یہ دن میں ہتھیار باندھ لیتا ہے رات میں اتار ڈالتا ہے تو یہ ہر روز کا باندھا ایک ہی جرم ہے جب تک عذر باقی ہے۔ (مانگیری)

مسئلہ (150): محرم نے دوسرے محرم کو سلا ہوا یا خوشبودار کپڑا پہنایا تو اس پہنانے والے پر کچھ نہیں البتہ پہننے والے پر کفارہ ہے۔ (مانگیری)

مسئلہ (1): مرد یا عورت نے منہ کی ٹکلی ساری یا چہارم چھپائی یا مرد نے پورا یا چہارم سر چھپایا تو چار پہر (بارہ گھنٹے) یا زیادہ لگاتار چھپانے میں دم ہے اور بارہ گھنٹے سے کم میں صدقہ اور چہارم سے کم کو چار پہر تک چھپایا تو صدقہ ہے اور چار پہر سے کم میں کفارہ نہیں مگر گناہ ہے۔ (مانگیری وغیرہ)

مسئلہ (151): محرم نے سر پر کپڑے کی گٹھڑی رکھی تو کفارہ ہے اور غلہ کی گٹھڑی یا تختہ یا لگن وغیرہ کوئی برتن رکھ لیا تو نہیں اور اگر سر پر منی تھوپ لی تو کفارہ ہے۔ (مانگیری)

(منک)

مسئلہ (152): سلا ہوا کپڑا پہننے میں یہ شرط نہیں کہ قصد اپنے بلکہ بھول کر ہو یا نادانی میں بہر حال کفارہ ہے۔ یونہی سر اور منہ چھپانے میں یہاں تک کہ محرم نے سوتے میں سر منہ چھپالیا تو کفارہ واجب ہے۔ (ہائیکیری)

مسئلہ (153): کان اور گدی کے چھپانے میں حرج نہیں یونہی ناک پر خالی ہاتھ رکھنے میں اور اگر ہاتھ میں کپڑا ہے اور کپڑے سمیت ناک پر ہاتھ رکھا تو کفارہ نہیں مگر مکروہ و گناہ ہے۔ (درمختار رد المحتار)

مسئلہ (154): پہننے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کپڑا اس طرح پہنے جیسے عادتاً پہنا جاتا ہے ورنہ اگر کرتے کا تہبند باندھ لیا یا جامہ کو تہبند کی طرح لپیٹا پاؤں پانچے میں نہ ڈالے تو کچھ نہیں یونہی انگرکھا (شروانی یا جیکٹ کو) پھیلا کر دونوں شانوں پر رکھ لیا آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالے تو کفارہ نہیں مگر مکروہ ہے اور مونڈھوں پر سلے کپڑے ڈال لئے تو کچھ نہیں۔ (درمختار رد المحتار ہائیکیری)

مسئلہ (155): جوتے نہ ہوں تو موزے کو وہاں سے کاٹ کر پہنے جہاں عربی جوتے کا تسمہ ہوتا ہے اور بغیر کاٹے ہوئے پہن لیا تو پورے چار پہر پہننے میں دم ہے اور اس سے کم میں صدقہ اور جوتے موجود ہوں تو موزے کاٹ کر پہننا جائز نہیں کہ مال کو ضائع کرنا ہے پھر بھی اگر ایسا کیا تو کفارہ نہیں۔ (منک) یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ احرام میں انگریزی جوتے جو کہ فی زمانہ رائج ہیں، پہننا جائز نہیں کہ وہ اس جوڑ کو چھپاتے ہیں پہنے گا تو کفارہ لازم آئے گا۔

مسئلہ (156): محرم کو ایسے جوتے پہننا جائز ہیں جو پنچے کی درمیانی ابھری ہوئی ہڈی کو

نہ چھپاتے ہوں۔ (شاذلی)

(3) بال دور کرنا

مسئلہ (157): سر یا داڑھی کے چہارم بال یا زیادہ کسی طور پر دور کئے تو دم ہے اور کم میں صدقہ اور اگر چندلا (مہنجا) ہے یا داڑھی میں کم بال ہیں تو اگر چوتھائی کی مقدار ہیں تو کل میں دم ورنہ صدقہ۔ چند جگہ سے تھوڑے تھوڑے بال لئے تو سب کا مجموعہ اگر چہارم کو پہنچتا ہے تو دم ہے ورنہ صدقہ۔ (مائٹیری، رد المحتار)

مسئلہ (158): پوری گردن یا پوری ایک بغل کے بال کاٹنے میں ایک دم ہے اور کم میں صدقہ اگرچہ نصف یا زیادہ ہو یہی حکم زیر ناف کا ہے۔ دونوں بغلیں پوری مونڈائے جب بھی ایک ہی دم ہے۔ (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ (158): پورا سر چند جلسوں میں مونڈایا تو ایک ہی دم واجب ہے۔ ہاں البتہ کچھ حصہ مونڈا کر اس کا کفارہ ادا کر دیا پھر دوسرے جلسہ میں کچھ مونڈا دیا تو اب نیا کفارہ دینا ہوگا۔ یونہی دونوں بغلیں دو جلسوں میں منڈائیں تو ایک ہی کفارہ ہے۔ (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ (159): سر مونڈایا اور دم دے دیا پھر اسی جلسہ میں (معاذ اللہ) داڑھی مونڈائی تو اب دوسرا دم دے۔ (مائٹیری)

مسئلہ (160): سر اور داڑھی اور بغلیں اور سارے بدن کے بال ایک ہی جلسہ میں مونڈائے تو ایک ہی کفارہ ہے اور اگر ایک ایک عضو کے ایک ایک جلسہ میں تو اتنے ہی کفارے۔ (مائٹیری)

مسئلہ (161): سر اور داڑھی اور گردن اور بغل اور زیر ناف بالوں کے سوا باقی اعضا کے بال موڈ آنے میں صرف صدقہ ہے۔ (ہائگیری) مونچھ اگرچہ پوری موڈ آئے یا کتروائے صدقہ ہے۔ (رد المحتار)

مسئلہ (162): روٹی پکانے میں کچھ بال بل گئے تو صدقہ ہے وضو کرنے یا کھانے یا کٹھا کرنے میں بال گرے اس پر بھی پورا صدقہ ہے اور بعض نے کہا دو تین بال تک ہر بال کے لئے ایک منھی اناج یا ایک ٹکڑا روٹی یا ایک چھو ہارا۔ (یعنی تین بالوں سے زائد میں پورا صدقہ ہے، شاذلی)۔ (ہائگیری، رد المحتار)

مسئلہ (163): اپنے آپ بے ہاتھ لگائے بال گر جائے یا بیماری سے تمام بال گر پڑیں تو کچھ نہیں۔ (نک)

مسئلہ (164): محرم نے دوسرے محرم کا سر موڈ اس موڈ نے والے پر صدقہ ہے خواہ اس نے اسے حکم دیا ہو یا نہیں، خوشی سے موڈ لیا مجبور ہو کر اور غیر محرم کا موڈ اتو کچھ خیرات کر دے۔ (ہائگیری)

مسئلہ (165): غیر محرم نے محرم کا سر موڈ اس کے حکم سے یا بلا حکم تو محرم پر کفارہ ہے اور موڈ نے والے پر صدقہ اور وہ محرم اس موڈ نے والے سے اپنے کفارے کا تاوان نہیں لے سکتا اور اگر محرم نے غیر محرم کی مونچھیں لیں یا ناخن تراشے تو مساکین کو کچھ صدقہ دے۔ (ہائگیری)

مسئلہ (166): موڈ نا، کترنا، موچنے (بال موڈ نے کا آلہ) سے لینا یا کسی چیز سے بال اڑانا سب کا ایک حکم ہے۔ (رد المحتار وغیرہ)

مسئلہ (167): عورت پورے یا چہارم سر کے بال ایک پورے برابر کترے تو دم دے اور کم میں صدقہ۔ (منک)

مسئلہ (168): بال منڈا کر کچنے لئے تو دم ہے ورنہ صدقہ۔ (درمقار)

مسئلہ (169): آنکھ میں بال نکل آئے تو ان کے اکھاڑنے میں صدقہ نہیں۔ (منک)

(4) ناخن کترنا

مسئلہ (170): ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کے پانچوں ناخن کترے یا چاروں ہاتھ پاؤں کے بیسوں (۲۰) ایک ساتھ تو ایک دم ہے۔ اور اگر کسی بھی ہاتھ یا پاؤں کے پورے پانچ نہ کترے تو ہر ناخن پر ایک صدقہ یہاں تک کہ اگر چاروں ہاتھ پاؤں کے چار چار کترے تو سولہ صدقے دے مگر یہ کہ صدقوں کی قیمت ایک دم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کر لے یا دم دے اور اگر ایک ہاتھ پاؤں کے پانچوں ایک جلسہ میں اور دوسرے کے پانچوں دوسرے جلسہ میں کترے تو دو دم لازم ہیں اور چار ہاتھ پاؤں کے چار جلسوں میں تو چار دم۔ (مانگیری)

مسئلہ (171): کوئی ناخن ٹوٹ گیا کہ بڑھنے کے قابل نہ رہا اس کا بقیہ اس نے کاٹ لیا تو کچھ نہیں۔ (مانگیری)

مسئلہ (172): ایک ہی جلسہ میں ایک ہاتھ کے پانچوں ناخن تراشے اور چہارم سر مونڈ لیا اور کسی عضو پر خوشبو لگائی تو ہر ایک پر ایک ایک دم یعنی تین دم واجب ہیں۔ (مانگیری)

مسئلہ (173): محرم نے دوسرے کے ناخن تراشے تو وہی حکم ہے جو دوسرے کے

بال موڈ نے کا ہے (یعنی ناخن تراشنے والے پر ایک صدقہ ہوگا۔ شاذلی عفی عنہ)۔
(منک)

مسئلہ (174): چاقو اور ناخن گیر سے (Nail Cutter) تراشنا اور دانت سے کھٹکنا سب کا ایک حکم ہے۔

(5) بوس و کنار (Kissing with Lust) وغیرہ

مسئلہ (175): مباشرت فاحشہ اور شہوت کے ساتھ بوس و کنار اور بدن مس کرنے میں دم ہے، اگرچہ انزال نہ ہو اور بلا شہوت میں کچھ نہیں یہ افعال عورت کے ساتھ ہوں یا مرد کے ساتھ دونوں کا ایک حکم ہے۔ (درمختار رد المحتار)

مسئلہ (176): مرد کے ان افعال سے عورت کو لذت آئے تو وہ بھی دم دے۔
(جوہرہ)

مسئلہ (177): اندام نہانی (شرم گاہ) پر نگاہ کرنا اگرچہ جرم ہے مگر اسے کفارہ واجب نہ ہوگا اگرچہ انزال ہو جائے اگرچہ بار بار نگاہ کی ہو۔ یونہی برے کام کا تصور کرنا بھی گناہ مگر اس سے بھی کفارہ نہیں اگرچہ انزال ہو جائے۔ (مائتیری، رد المحتار)

مسئلہ (179): مشت زنی (Masturbation) سے انزال ہو جائے تو دم ہے ورنہ مکروہ اور احتکام سے کچھ نہیں۔ (مائتیری)

(6) جماع (Intercourse)

مسئلہ (180): (خدا نخواستہ) وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد ہو گیا۔ اب اسے حج کی طرح پورا کر کے (یعنی ایک حاجی کی طرح تمام ارکان بجالائے۔ شاذلی

عفی عنہ) دم دے اور آئندہ سال ہی میں اس کی قضا کر لے۔ عورت جس سے جماع کیا اگر وہ بھی احرام حج میں تھی تو اس پر بھی یہی لازم ہے۔ اور اگر اس بلا میں پھر پڑ جانے کا خوف ہو تو مناسب ہے کہ قضا کے احرام سے ختم تک دونوں ایسے جدا رہیں کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھے۔ (ہائگیری)

مسئلہ (181): وقوف کے بعد جماع سے حج تو نہ جائے گا مگر حلق و طواف سے پہلے کیا تو بدنہ (یعنی پوری گائے یا اونٹ بطور قربانی) دے اور حلق کے بعد جماع کیا تو دم لازم ہے اور بہتر اب بھی بدنہ ہے اور دونوں (یعنی حلق و طواف زیارت) کے بعد کیا تو کچھ نہیں طواف سے مراد اکثر ہے یعنی چار پھیرے۔ (ہائگیری)

مسئلہ (182): قصد اجماع ہو یا بھولے سے یا سوتے میں یا اکراہ (جبراً) کے ساتھ سب کا ایک حکم ہے۔ (ہائگیری)

مسئلہ (183): وقوف سے پہلے عورت سے ایسے بچہ نے ہمبستری کی جس کا مثل جماع کرتا ہے یا مجنون نے تو حج فاسد ہو جائے گا۔ یونہی مرد نے مشتبہ لڑکی یا مجنونہ سے ہمبستری کی حج فاسد ہو گیا مگر بچہ اور مجنون پر ندوم واجب ہے نہ قضا۔ (رد المحتار)

مسئلہ (184): وقوف عرفہ سے پہلے چند بار جماع کیا اگر ایک ہی مجلس میں ہے تو ایک دم واجب ہے اور دو مختلف جلسوں میں تو دو دم اور اگر دوسری بار احرام توڑنے کے قصد سے جماع کیا تو بہر حال ایک ہی دم واجب ہے چاہے ایک ہی مجلس میں ہو یا متعدد میں۔ (ہائگیری)

مسئلہ (185): وقوف عرفہ کے بعد سر موٹا کرنے سے پہلے چند بار جماع کیا اگر ایک

مجلس میں ہے تو ایک بدنہ اور دو مجلسوں میں ہے تو ایک بدنہ اور ایک دم اور اگر دوسری بار احرام توڑنے کے ارادہ سے جماع کیا تو اس بار کچھ نہیں۔ (ماٹگیری، رد المحتار)

مسئلہ (186): عمرہ میں چار پھیرے سے قبل جماع کیا عمرہ جانا رہا دم دے اور عمرہ کی قضا کرے اور چار پھیروں کے بعد کیا تو دم دے عمرہ صحیح ہے۔ (رد المحتار)

مسئلہ (187): عمرہ کرنے والے نے چند بار متعدد مجالس میں جماع کیا تو ہر بار دم واجب اور طواف وسعی کے بعد حلق سے پہلے کیا جب بھی دم واجب ہے اور حلق کے بعد تو کچھ نہیں۔ (ماٹگیری)

مسئلہ (188): قرآن والے نے عمرہ کے طواف سے پہلے جماع کیا تو حج و عمرہ دونوں فاسد مگر دونوں کے تمام افعال بجائے اور دودم دے اور سال آئندہ حج و عمرہ کرے اور اگر عمرہ کا طواف کر چکا ہے اور وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا تو عمرہ فاسد نہ ہو حج فاسد ہو گیا دودم دے اور سال آئندہ حج کی قضا دے۔ اور اگر وقوف کے بعد کیا تو نہ حج فاسد ہو نہ عمرہ ایک بدنہ اور ایک دم دے اور ان کے علاوہ قرآن کی قربانی۔ (منک)

مسئلہ (189): جماع سے احرام نہیں جانا وہ بدستور محرم ہے اور جو چیزیں محرم کے لئے ناجائز ہیں وہ اب بھی ناجائز ہیں اور وہی سب احکام ہیں۔ (رد المحتار)

مسئلہ (190): حج فاسد ہونے کے بعد دوسرے حج کا احرام اسی سال باندھا تو دوسرا نہیں ہے بلکہ وہی ہے جسے اس نے فاسد کر دیا اس ترکیب سے سال آئندہ کی قضا سے نہیں بچ سکتا۔ (رد المحتار)

(7) طواف میں غلطیاں

مسئلہ (191): طواف فرض کل یا اکثر یعنی چار پھیرے جنابت (وہ حالت کہ جب انسان پر غسل واجب ہو) یا حیض و نفاس میں کیا تو بدنہ ہے۔ اور بے وضو کیا تو دم اور پہلی صورت (یعنی غسل واجب ہونے کی حالت) میں طہارت کے ساتھ انادہ واجب ہے۔ اگر مکہ معظمہ سے چلا گیا ہو تو وہ واپس آ کر انادہ کرے اگرچہ میقات سے بھی آگے بڑھ گیا ہو۔ اگر اس نے بارہویں تاریخ تک کامل طور پر انادہ کر لیا تو جرمانہ ساقط اور بارہویں کے بعد انادہ کیا تو دم لازم بدنہ ساقط۔ لہذا اگر طواف فرض بارہویں کے بعد کیا ہے تو بدنہ ساقط نہ ہوگا کہ بارہویں تو گزر گئی۔ اور اگر طواف فرض بے وضو کیا تھا تو انادہ مستحب پھر انادہ سے دم ساقط ہو گیا اگرچہ بارہویں کے بعد کیا ہو۔ (جوہرہ، مانگیر)

مسئلہ (192): چار پھیرے سے کم بے طہارت کیا تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ اور جنابت میں کیا تو دم پھر اگر بارہویں تک انادہ کر لیا تو دم ساقط اور بارہویں کے بعد انادہ کیا تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ۔ (مانگیر)

مسئلہ (193): طواف فرض کل یا اکثر بلا عذر چل کر نہ کیا بلکہ سواری پر یا گود میں یا گھسٹ کر یا بے ستر کیا مثلاً عورت کی چہارم کلائی یا چہارم سر کے بال کٹے تھے یا الناء طواف کیا یا حطیم کے اندر سے طواف میں گزرایا بارہویں کے بعد کیا تو ان سب صورتوں میں دم دے اور صحیح طور پر انادہ کر لیا تو دم ساقط اور بغیر انادہ کئے چلا آیا تو بکری یا اس کی قیمت بھیج دے کہ حرم میں ذبح کر دی جائے واپس آنے کی ضرورت

نہیں۔ (ہائیکیری، ردالمحتار)

مسئلہ (194): جنابت میں طواف کر کے گھر چلا گیا تو پھر سے نیا احرام باندھ کر واپس آئے اور واپس نہ آیا بلکہ بدنہ بھیج دیا تو بھی کافی ہے مگر افضل واپس آنا ہے۔ اور بے وضو کیا تو واپس آنا بھی جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ وہیں سے بکری کی قیمت بھیج دے۔ (ہائیکیری)

مسئلہ (195): فی زمانہ حج کے لئے روانگی یا واپسی لوگوں کے اختیار میں نہیں جو تاریخ حکومت کی طرف سے مقرر کردی جاتی ہے عموماً اس میں تبدیلی کروانا ہر ایک کے لئے ممکن نہیں۔ لہذا اس صورت میں اگر کوئی عورت مخصوص ایام یا نفاس کی وجہ سے طواف زیارت کرنے سے قاصر ہے اور اگر وہ پاکی کا انتظار کرتی ہے تو واپسی کی تاریخ گزر جائے گی اور اس تاریخ میں تبدیلی بھی مشکل نظر آتی ہو تو وہ مجبوراً اسی حالت میں طواف زیارت کر لے اور بدنہ دیدے کہ فقہاء فرماتے ہیں کہ من ابتلی بلیتین فلیختر اھونھا یعنی جو دو بلاؤں میں گرفتار ہو تو ہلکی کو چن لے۔ مذکورہ صورت میں عورت کے لئے ہلکی یہی ہے کہ وہ طواف کر کے بدنہ دیدے۔ (شافعی عنہ)

مسئلہ (196): طواف فرض چار پھیرے کر کے چلا گیا یعنی تین یا دو یا ایک پھیرا باقی ہے تو دم واجب اگر خود نہ آیا صرف دم بھیج دیا تو کافی ہے۔ (ہائیکیری)

مسئلہ (197): فرض کے سوا کوئی اور طواف کل یا اکثر جنابت میں کیا تو دم دے اور بے وضو کیا تو صدقہ اور تین پھیرے یا اس سے کم جنابت میں کئے تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ پھر اگر مکہ معظمہ میں ہے تو سب صورتوں میں اعادہ کر لے کفارہ

ساقط ہو جائے گا۔ (ہائگیری)

مسئلہ (198): طوافِ رخصت کل یا اکثر ترک کیا تو دم لازم اور چار پھیروں سے کم چھوڑا تو ہر پھیرے کے بدلے میں ایک صدقہ۔ اور طوافِ قدم ترک کیا تو کفارہ نہیں مگر برہ کیا۔ اور طوافِ عمرہ کا ایک پھیرا بھی ترک کرے گا تو دم لازم ہوگا اور بالکل نہ کیا یا اکثر ترک کیا تو کفارہ نہیں اس کا ادا کرنا لازم ہے۔ (نک)

مسئلہ (199): تارن نے طوافِ قدم و طوافِ عمرہ دونوں بے وضو کئے تو دسویں سے پہلے طوافِ عمرہ کا اعادہ کرے اور اگر اعادہ نہ کیا یہاں تک کہ دسویں تاریخ کی فجر طلوع ہوگئی تو دم واجب اور طوافِ فرض میں رمل و سعی کرے۔ (نک)

مسئلہ (200): نجس کپڑوں میں طوافِ مکروہ ہے کفارہ نہیں۔ (ہائگیری)

مسئلہ (201): طوافِ فرض جنابت میں کیا تھا بارہویں تک اس کا اعادہ بھی نہ کیا اب تیرہویں کو طوافِ رخصت با طہارت کیا تو یہ طوافِ رخصت طوافِ فرض کے قائم مقام ہو جائے گا۔ اور طوافِ رخصت کے چھوڑنے اور طوافِ فرض میں دیر کرنے کی وجہ سے اس پر دو دم لازم۔ اور اگر طوافِ رخصت دوبارہ کر لیا تو ایک دم ساقط ہو گیا اور اگر طوافِ فرض بے وضو کیا تھا اور طوافِ رخصت با وضو کیا تو ایک دم۔ اور اگر طوافِ فرض بے وضو کیا تھا اور طوافِ رخصت جنابت میں تو دو دم۔ (ہائگیری)

مسئلہ (201): طوافِ فرض کے تین پھیرے کئے اور طوافِ رخصت پورا کیا تو اس کے چار پھیرے طوافِ فرض میں محسوب ہو جائیں گے اور دو دم لازم ایک طوافِ فرض میں دیر کرنے اور دوسرا طوافِ رخصت کے چار پھیرے چھوڑنے کا اور اگر ہر ایک کے

تین تین پھیرے کئے تو کل پھیرے طواف فرض میں شمار ہوں گے اور دوم واجب۔
(مانٹگیری)

(8) سعی میں غلطیاں

مسئلہ (202): سعی کے چار پھیرے یا زیادہ بلا عذر چھوڑے یا سواری پر کئے تو دم دے اور حج ہو گیا۔ اور چار سے کم میں ہر پھیرے کے بدلے صدقہ اور انادہ کر لیا تو دم و صدقہ ساقط اور عذر کے سبب ایسا ہوا تو معاف ہے، یہی ہر واجب کا حکم ہے کہ کسی بھی درست عذر کی وجہ سے ترک کر سکتا ہے۔ (مانٹگیری، رد المحتار)

مسئلہ (203): طواف سے پہلے سعی کی اور انادہ نہ کیا تو دم دے۔ (در مختار)

مسئلہ (204): جنابت میں یا بے وضو طواف کر کے سعی کی تو سعی کے انادہ کی حاجت نہیں البتہ اس حالت میں کئے گئے طواف کا حکم گزشتہ سطور میں بیان کیا جا چکا ہے۔
(در مختار)

مسئلہ (205): حج کی سعی میں احرام یا زمانہ حج شرط نہیں نہ کی ہو تو جب چاہے کر لے او اہو جائے گی۔ (جوہرہ)

(9) وقوف عرفہ میں غلطی

مسئلہ (206): جو شخص غروب آفتاب سے پہلے عرفات سے چلا گیا دم دے پھر اگر غروب سے پہلے واپس آیا تو دم ساقط ہو گیا اور غروب کے بعد واپس ہو تو دم ساقط نہ ہوا۔ اور عرفات سے چلا آنا خواہ اختیار ہو یا بلا اختیار مثلاً اونٹ پر سوار تھا وہ اسے لے بھاگا دونوں صورتوں میں غروب آفتاب سے پہلے نہ لوٹ آنے کی صورت میں دم ہے

(10) وقوف مزدلفہ میں غلطی

مسئلہ (207): دسویں کی صبح صادق سے طلوع آفتاب کے دوران مزدلفہ میں بلا عذر وقوف نہ کیا تو دم دے۔ ہاں کمزور یا عورت بخوف اثر دہام وقوف ترک کرے تو جرمانہ نہیں۔ (جوہرہ)

(11) رمی کی غلطیاں

مسئلہ (211): کسی دن بھی رمی نہیں کی یا ایک دن کی بالکل یا اکثر ترک کر دی مثلاً دسویں کو تین کنکریاں تک ماریں یا گیا رہویں وغیرہ کو دس کنکریاں تک یا کسی دن کی بالکل یا اکثر رمی دوسرے دن کی تو ان سب صورتوں میں دم ہے۔ اور اگر کسی دن کی نصف سے کم چھوڑی مثلاً دسویں کو چار کنکریاں ماریں، تین چھوڑ دیں اور بقیہ دو دن کی گیا رہ ماریں دس چھوڑ دیں یا دوسرے دن کی تو ہر کنکری پر ایک صدقہ دے اور اگر صدقوں کی قیمت دم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کر دے۔ (مانگیری، درختاں، رد المحتار)

(12) قربانی اور حلق میں غلطی

مسئلہ (212): حرم میں حلق نہ کیا حد و حرم سے باہر کیا یا بارہویں کے بعد کیا یا رمی سے پہلے کیا یا تارن و متمتع نے قربانی سے پہلے کیا یا ان دونوں نے رمی سے پہلے قربانی کی تو ان سب صورتوں میں دم ہے۔ (درختاں وغیرہ)

مسئلہ (213): عمرہ کا حلق بھی حرم میں ہی ہونا ضروری ہے اس کا حلق بھی حرم سے باہر ہوا تو دم مگر اس میں وقت کی شرط نہیں۔ (درختاں)

مسئلہ (214): حج کرنے والے نے بارہویں کے بعد حرم سے باہر سرمنڈایا تو دودم ہیں ایک حرم سے باہر حلق کرنے کا دوسرا بارہویں کے بعد ہونے کا۔

(13) شکار کرنا

مسئلہ (215): خشکی کا وحشی جانور شکار کرنا یا اس کی طرف شکار کرنے کو اشارہ کرنا یا اور کسی طرح بتانا، یہ سب کام حرام ہیں اور سب میں کفارہ واجب اگرچہ اس کے کھانے میں مضطر ہو یعنی بھوک سے مرا جاتا ہو۔ اور کفارہ میں اس کی قیمت ہے یعنی دو عادل شخص وہاں کے حساب سے جو قیمت بتادیں وہ دینی ہوگی اور اگر وہاں اس کی کوئی قیمت نہ ہو تو وہاں سے قریب جگہ میں جو قیمت ہو وہ ہے اور اگر ایک عادل نے بتا دیا جب بھی کافی ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ (216): پانی کے جانور کو شکار کرنا جائز ہے پانی کے جانور سے مراد وہ جانور ہے جو پانی میں پیدا ہوا ہو اگرچہ خشکی میں بھی کبھی کبھی رہتا ہو اور خشکی کا جانور وہ ہے جس کی پیدائش خشکی کی ہو اگرچہ پانی میں رہتا ہو۔ (نسک)

مسئلہ (217): شکار کی قیمت میں اختیار ہے کہ اس کی بھیڑ بکری وغیرہ اگر خرید سکتا ہے تو خرید کر حرم میں ذبح کر کے فقراء کو تقسیم کر دے یا اس کا نلہ خرید کر مساکین پر تصدق کر دے اتنا اتنا کہ ہر مسکین کو صدقہ فطر کی قدر پہنچے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس قیمت کے نلہ کے جتنے صدقہ ہو سکتے ہوں ہر صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھے۔ اور اگر نلہ بچ جائے جو پورا صدقہ نہیں تو اختیار ہے وہ کسی مسکین کو دے دے یا اس کے عوض ایک روزہ رکھے اور اگر پوری قیمت ایک صدقہ کے لائق بھی نہیں تو بھی

اختیار ہے۔ کہ اتنے کا نلہ خرید کر ایک مسکین کو دے دے یا اس کے بدلے ایک روزہ رکھے۔ (درمختار، مانگیری وغیرہ کا)

مسئلہ (218): کفارہ کا جانور حرم کے باہر ذبح کیا تو کفارہ ادا نہ ہوا اور اگر اس میں سے خود بھی کھایا تو اتنے کا تاوان دے۔ اور اگر اس کفارہ کے گوشت کو ایک مسکین پر تصدق کیا جب بھی جائز ہے۔ یونہی تاوان کی قیمت بھی ایک مسکین کو دے سکتا ہے اور اگر جانور کو باہر ذبح کیا اور اس کا گوشت ہر مسکین کو ایک ایک صدقہ کی قیمت کا دیا اور وہ سب گوشت اتنی قیمت کا ہے جتنی قیمت کا نلہ خریداجاتا تو ادا ہو گیا۔ (مانگیری، رد المحتار)

مسئلہ (219): کفارہ کا جانور چوری ہو گیا یا زندہ جانور ہی تصدق کر دیا تو نا کافی ہے اور اگر ذبح کر دیا اور گوشت چوری ہو گیا تو ادا ہو گیا۔ (رد المحتار)

مسئلہ (220): کفارہ کی قیمت کا نلہ تصدق کرنے کی صورت میں ہر مسکین کو صدقہ کی مقدار دینا ضروری ہے کم و بیش دے گا تو ادا نہ ہوگا کم دیا تو کل نفلی صدقہ ہو گیا اور زیادہ دیا تو ایک صدقہ سے جتنا زیادہ دیا نفل ہے یہ اس صورت میں ہے کہ ایک ہی دن میں دیا ہو اور اگر کئی دن میں دیا اور ہر روز پورا صدقہ تو یوں ایک مسکین کو کئی صدقہ دے سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر مسکین کو ایک ایک صدقہ کی قیمت دے دے۔ (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ (221): محرم نے جنگل کے جانور کو ذبح کیا تو حلال نہ ہوا بلکہ مردار ہے تو ذبح کرنے کے بعد اسے کھا بھی لیا تو اگر کفارہ دینے کے بعد کھایا تو اب پھر کھانے کا کفارہ دے اور اگر نہیں دیا تو ایک ہی کفارہ کافی ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ (222): احرام والے نے حرم کا جانور شکار کیا تو اس کا بھی یہی حکم ہے حرم کی وجہ سے دوا کفارہ واجب نہ ہوگا اور اگر بغیر احرام کے حرم میں شکار کیا تو اس کا بھی وہی کفارہ ہے جو حرم کے لئے ہے مگر اس میں روزہ کافی نہیں۔ (ہائیکیری)

مسئلہ (223): جنگل کے جانور سے مراد وہ ہے جو خشکی میں پیدا ہوتا ہے اگرچہ پانی میں رہتا ہو، لہذا مرغابی اور وحشی بط کے شکار کرنے کا بھی یہی حکم ہے۔ اور پانی کا جانور وہ ہے جس کی پیدائش پانی میں ہوتی ہے اگرچہ کبھی کبھی خشکی میں رہتا ہو۔ گھریلو جانور جیسے گائے، بھینس، بکری اگر جنگل میں رہنے کے سبب انسان سے وحشت کریں تو وحشی نہیں اور وحشی جانور کسی نے پال لیا تو اب بھی جنگل ہی کا جانور شمار کیا جائے گا۔ اگر پالتو ہرن شکار کیا تو اس کا بھی وہی حکم ہے۔ جنگل کا جانور اگر کسی کی ملک میں ہو جائے مثلاً پکڑ لایا یا پکڑنے والے سے مول لیا تو اس کا شکار کیا تو اس کا بھی وہی حکم ہے۔ (ہائیکیری، جوہرہ، رد المحتار)

مسئلہ (224): حرام اور حلال جانور دونوں کے شکار کا ایک حکم ہے مگر حرام جانور کے قتل کرنے میں کفارہ ایک بکری سے زیادہ نہیں اگرچہ اس جانور کی قیمت ایک بکری سے بہت زائد کی ہو۔ مثلاً ہاتھی کو قتل کیا تو صرف ایک بکری کفارہ میں واجب ہے۔ (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ (225): سکھایا ہوا جانور قتل کیا تو کفارہ میں وہی قیمت واجب ہے جو بے سکھائے کی ہے۔ البتہ اگر وہ کسی کی ملک ہے تو کفارہ کے علاوہ اس کے مالک کو سکھائے ہوئے کی قیمت دے۔ (درمختار)

مسئلہ (226): کفارہ لازم آنے کے لئے قصداً قتل کرنا شرط نہیں بھول چوک سے قتل ہو واجب بھی کفارہ ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ (227): جانور کو زخمی کر دیا مگر مر نہیں یا اس کے بال یا پر نوچے یا کوئی عضو کاٹ ڈالا تو اس کی وجہ سے جو کچھ اس جانور میں کمی ہوئی وہ کفارہ ہے اور اگر زخم کی وجہ سے مر گیا تو پوری قیمت واجب۔ (عامہ کتب)

مسئلہ (228): زخم کھا کر بھاگ گیا اور معلوم ہے کہ مر گیا یا معلوم نہیں کہ مر گیا یا زندہ ہے تو قیمت واجب ہے اور اگر معلوم ہے کہ مر گیا مگر اس زخم کے سبب سے نہیں بلکہ کسی اور سبب سے تو زخم کی جزا دے اور بالکل اچھا ہو گیا جب بھی کفارہ ساقط نہ ہوگا۔ (دالدار)

مسئلہ (229): جانور کو زخمی کیا پھر اسے قتل کر ڈالا تو زخم و قتل دونوں کا کفارہ دے۔ (مالگیری)

مسئلہ (230): پرندے کے پر نوچ ڈالے کہ اڑ نہ سکے یا چوپایہ کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے کہ بھاگ نہ سکے تو پورے جانور کی قیمت واجب ہے اور انڈا توڑا یا بھونا تو اس کی قیمت دے مگر جبکہ گندہ ہو تو کچھ واجب نہیں اگرچہ اس کا چھلکا قیمتی ہو جیسے شتر مرغ کا انڈا کہ لوگ اسے خرید کر بطور نمائش رکھتے ہیں اگرچہ گندہ ہو۔ انڈا توڑا اس میں سے بچہ مرا ہوا نکلا تو بچہ کی قیمت دے اور جنگل کے جانور کا دودھ دوہا تو دودھ کی اور بال کترے تو بالوں کی قیمت دے۔ (درمختار)

مسئلہ (231): جنگل کے جانور کا انڈا بھونا یا دودھ دوہا اور کفارہ ادا کر دیا تو اب اس کا کھانا حرام نہیں اور بیچنا بھی جائز مگر مکروہ ہے اور جانور کا کفارہ دیا اور کھایا تو پھر کفارہ

دے اور دوسرے محرم نے کھا لیا تو اس پر کفارہ نہیں اگرچہ کھانا حرام تھا کہ وہ مردار ہے۔ (جوہرہ، رد المحتار)

مسئلہ (232): کوا، چیل، بھیریا، بچھو، سانپ، چوہا، گھونس، چچھوند، نکھناکتا، پسو، مچھر، کلی کچھوا، کیلڑا، پتنگا کاٹنے والی چیونٹی، مکھی، چھپکلی، بر اور تمام حشرات الارض، بجو، لومڑی، گیدڑ، جبکہ یہ درندے حملہ کریں یا جو درندے ایسے ہوں جن کی عادت اکثر ابتداء حملہ کرنے کی ہوتی ہے جیسے شیر، چیتا، تیندوا ان سب کو مارنے میں کچھ نہیں۔ یونہی پانی کے تمام جانوروں کے قتل میں کفارہ نہیں۔ (مائگیری، درمیان، رد المحتار)

مسئلہ (233): غیر محرم نے شکار کیا تو محرم اسے کھا سکتا ہے اگرچہ اس نے اسی کے لئے کیا ہو جبکہ اس محرم نے نہ اسے بتایا نہ حکم کیا نہ کسی طرح اس کام میں اعانت کی ہو اور یہ شرط بھی ہے کہ حرم سے باہر اسے ذبح کیا ہو۔ (درمیان)

مسئلہ (234): بتانے والے اشارہ کرنے والے پر کفارہ اس وقت لازم ہے کہ جسے بتایا وہ اس کی بات جھوٹی نہ جانے اور بے اس کے بتائے وہ جانتا بھی نہ ہو اس کے بتانے پر فوراً اس نے مار بھی ڈالا ہو اور وہ جانور وہاں سے بھاگ نہ گیا اور یہ بتانے والا جانور کے مارے جانے تک احرام میں ہو اگر ان پانچوں شرطوں میں ایک نہ پائی جائے تو کفارہ نہیں رہا، گناہ وہ بہر حال ہے۔ (درمیان، جوہرہ)

مسئلہ (235): نڈی بھی خشکی کا جانور ہے، اسے مارے تو کفارہ دے اور ایک کھجور کافی ہے۔ (جوہرہ)

(14) حرم کے جانور کو ایذا دینا

مسئلہ (236): حرم کے جانور کو شکار کرنا یا اسے کسی طرح ایذا دینا سب کو حرام ہے محرم اور غیر محرم دونوں اس حکم میں یکساں ہیں۔ غیر محرم نے حرم کے جنگل کا جانور ذبح کیا تو اس کی قیمت واجب ہے اور اس قیمت کے بدلے روزہ نہیں رکھ سکتا اور محرم ہے تو تو روزہ بھی رکھ سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ (237): محرم نے اگر حرم کا جانور مارا تو ایک ہی کفارہ واجب ہوگا دو نہیں اور اگر وہ جانور کسی کا مملوک تھا تو مالک کو اس کی قیمت بھی دے پھر اگر سکھایا ہوا ہو مثلاً طوطی تو مالک کو وہ قیمت دے جو بیکھے ہوئے کی ہے اور کفارہ میں بے سکھائے ہوئے کی قیمت۔ (نسک)

مسئلہ (238): جو حرم میں داخل ہوا اور اس کے پاس کوئی وحشی جانور ہو اگرچہ پنجرے میں تو حکم ہے کہ اسے چھوڑ دے پھر اگر وہ شکاری جانور باز، شکر، بہری وغیرہ ہے اور اس نے اس حکم شرع کی تعمیل کے لئے اسے چھوڑا اس نے شکار کیا تو اس کے ذمہ تاوان نہیں اور شکار پر چھوڑا تو تاوان ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ (239): چند شخص محرم مکہ کے کسی مکان میں ٹھہرے اس مکان میں کبوتر رہتے تھے سب نے ایک سے کہا دروازہ بند کر دے اور اس نے دروازہ بند کر دیا اور سب منیٰ کو چلے گئے واپس آئے تو کبوتر پیاس سے مرے ہوئے ملے تو سب پورا پورا کفارہ دیں۔ (مائگیری)

مسئلہ (240): جانور کا کچھ حصہ حرم میں ہو اور کچھ باہر تو اگر کھڑا ہو اور اس کے سب

پاؤں حرم میں ہوں یا ایک ہی پاؤں ہو تو وہ حرم کا جانور ہے اس کا مارنا حرام ہے اگرچہ سر حرم سے باہر ہے اور اگر صرف سر حرم میں ہے اور پاؤں سب کے باہر تو قتل پر جرمانہ لازم نہیں اور اگر لیٹا سویا ہے اور کوئی حصہ بھی حرم میں ہے تو اسے مارنا حرام۔ (ردالمحتار)

(15) حرم کے پیڑ وغیرہ کا ثنا

مسئلہ (241): حرم کے درخت چار قسم کے ہیں۔ (1) کسی نے اسے بویا ہے اور وہ ایسا درخت ہے جسے لوگ بویا کرتے ہیں (2) بویا ہے مگر اس قسم کا نہیں جسے لوگ بویا کرتے ہیں (3) کسی نے اسے بویا نہیں مگر اس قسم سے ہے جسے لوگ بویا کرتے ہیں۔ (4) بویا نہیں اس قسم سے ہے جسے لوگ نہیں بوتے ہیں۔ پہلی تین قسموں کے کاٹنے وغیرہ میں کچھ نہیں یعنی اس پر جرمانہ نہیں رہا یہ کہ وہ اگر کسی کی ملک ہے تو مالک کاٹا وان لے گا۔ چوتھی قسم میں جرمانہ دینا پڑے گا اور کسی کی ملک ہے تو مالک کاٹا وان بھی لے گا۔ اور جرمانہ بھی اسی وقت ہے کہ تر ہو اور ٹوٹا یا اکھڑا ہوا نہ ہو۔ جرمانہ یہ ہے کہ اس کی قیمت کاٹلہ لے کر مساکین پر تصدق کرے۔ ہر مسکین کو ایک صدقہ دے۔ اور اگر قیمت کاٹلہ پورے صدقہ سے کم ہے تو ایک ہی مسکین کو دے اور اس کے لئے حرم کے مساکین ہونا ضروری نہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قیمت ہی تصدق کر دے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس قیمت کا جانور خرید کر حرم میں ذبح کر دے۔ روزہ رکھنا کافی نہیں۔ (مالگیری، درمختار وغیرہ)

مسئلہ (242): درخت اکھیڑا اور اس کی قیمت بھی دے دی جب بھی اس سے کسی قسم کا نفع لینا جائز نہیں اور اگر بیج ڈالا تو بیج ہو جائے گی مگر اس کی قیمت تصدق کر

دے۔ (مانگیری)

مسئلہ (243): جو درخت سوکھ گیا اسے اکھاڑ سکتا ہے اور اس سے نفع بھی اٹھا سکتا ہے۔

مسئلہ (244): درخت اکھیڑا اور تاوان بھی ادا کر دیا پھر اسے وہیں لگا دیا اور وہ جم گیا پھر اسی کو اکھیڑا تو اب تاوان نہیں۔ (مانگیری)

مسئلہ (245): درخت کے پتے توڑے اگر اس سے درخت کو نقصان نہ پہنچا تو کچھ نہیں۔ یونہی جو درخت پھلتا ہے اسے بھی کاٹنے میں تاوان نہیں جبکہ مالک سے اجازت لے لی ہو یا اسے قیمت دے دے۔ (درختار)

مسئلہ (246): چند شخصوں نے مل کر درخت کاٹا تو ایک ہی تاوان ہے جو سب پر تقسیم ہو جائے گا خواہ سب محرم ہو یا غیر محرم یا بعض محرم بعض غیر محرم۔ (مانگیری)

مسئلہ: حرم کے پیلو یا کسی درخت کی مسواک بنانا جائز نہیں۔ (مانگیری)

مسئلہ (247): اپنے یا جانور کے چلنے میں یا خیمہ نصب کرنے میں کچھ درخت جاتے رہے تو کچھ نہیں۔ (درختار رد المحتار)

مسئلہ (248): ضرورت کی وجہ سے فتویٰ اس پر ہے کہ وہاں کی گھاس سے جانوروں کو چرانا جائز ہے باقی کاٹنا اکھاڑنا اس کا وہی حکم ہے جو درخت کا ہے سوا اذخر اور سوکھی گھاس کے کہ ان سے ہر طرح انتفاع جائز ہے۔ ان کے توڑنے اکھاڑنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ (درختار رد المحتار)

(16) جوں مارنا

مسئلہ (249): محرم نے اپنی جوں اپنے بدن یا کپڑوں میں ماری یا پھینک دی تو ایک میں روٹی کا ٹکڑا اور دو یا تین ہوں تو ایک منٹھی اناج اور اس سے زیادہ میں صدقہ۔ (درمختار)

مسئلہ (250): جوئیں مرنے کو سر یا کپڑا دھویا یا دھوپ میں ڈالا جب بھی یہی کفارے ہیں جو مارنے میں تھے۔ (درمختار)

مسئلہ (251): دوسرے نے اس کے کہنے یا اشارے کرنے سے اس کی جوں ماری جب بھی اس پر کفارہ ہے اگرچہ دوسرا حرام میں نہ ہو۔ (درمختار)

مسئلہ (252): زمین وغیرہ پر گری ہوئی جوں یا دوسرے کے بدن یا کپڑوں کی مارنے میں اس پر کچھ نہیں اگرچہ وہ دوسرا بھی حرام میں ہو۔ (بحر)

مسئلہ (253): کپڑا ابھیگ گیا تھا تو سکھانے کے لئے دھوپ میں رکھا اس سے جوئیں مر گئیں مگر یہ مقصود نہ تھا تو کچھ حرج نہیں۔ (نک، متوسط)

مسئلہ (254): حرم کی خاک یا کنکری لانے میں حرج نہیں۔ (مائتیری)

(17) بغیر احرام میقات سے گزرنا

مسئلہ (255): میقات کے باہر سے جو شخص آیا اور بغیر احرام مکہ معظمہ کو گیا تو اگرچہ نہ حج کا ارادہ ہو نہ عمرہ کا مگر حج یا عمرہ واجب ہو گیا پھر اگر میقات سے واپس نہ گیا یہیں احرام باندھ لیا تو دم واجب ہے اور میقات کو واپس جا کر احرام باندھ کر آیا تو دم ساقط اور مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے جو اس پر حج یا عمرہ واجب ہوا تھا اس کا احرام باندھا اور ادا کیا تو بری الذمہ ہو گیا۔ یونہی اگر حجتہ الاسلام (فرض حج) یا نفل یا منت کا عمرہ یا

حج جو اس پر تھا اس کا احرام باندھا اور اسی سال ادا کیا جب بھی بری الذمہ ہو گیا اور اگر اس سال ادا نہ کیا تو اس سے بری الذمہ نہ ہوا جو مکہ میں جانے سے واجب ہوا تھا۔ (مانٹگیری، درختا زردا لکھنؤ)

مسئلہ (256): چند بار بغیر احرام مکہ معظمہ کو گیا۔ پچھلی بار میقات کو واپس آ کر حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر ادا کیا تو صرف اس بار حج یا عمرہ واجب ہوا تھا اس سے بری الذمہ ہوا پہلوں سے نہیں۔ (مانٹگیری)

مسئلہ (257): حج یا عمرہ کا ارادہ ہے اور بغیر احرام میقات سے آگے بڑھا اگر یہ اندیشہ ہے کہ میقات کو واپس جائے گا تو حج فوت ہو جائے گا تو واپس نہ ہو وہیں سے احرام باندھ لے اور دم دے اور اگر یہ اندیشہ نہ ہو تو واپس آئے پھر اگر میقات کو بغیر احرام آیا تو دم ساقط۔ یونہی اگر احرام باندھ کر آیا اور لبیک کہہ چکا ہے تو دم ساقط اور نہیں کیا تو نہیں۔ (مانٹگیری)

مسئلہ (258): میقات سے بغیر احرام گیا پھر عمرہ کا احرام باندھا اور عمرہ کو فاسد کر دیا پھر میقات سے احرام باندھ کر عمرہ کی قضا کی تو میقات سے بے احرام گزرنے کا دم ساقط ہو گیا۔ (درختا)

مسئلہ (259): متمتع نے حرم کے باہر سے حج کا احرام باندھا اسے حکم ہے کہ جب تک وقوف عرفہ نہ کیا اور حج فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو حرم کو واپس آئے اگر واپس نہ آیا تو دم واجب ہے اور اگر واپس ہوا اور لبیک کہہ لی تو دم ساقط ہے۔ اگر حرم میں آ کر لبیک نہیں کہی اور پھر خارج حرم جا کر لبیک کہی تو دم ساقط نہ ہوا۔ اور باہر جا کر احرام نہیں

باندھا تھا اور واپس آیا اور یہاں سے احرام باندھا تو کچھ کفارہ نہیں، مکہ معظمہ میں جس نے اقامت کر لی ہے اس کا بھی یہی حکم ہے یعنی وہ بھی حج کا احرام حرام میں باندھے اور اگر مکہ والا کسی کام سے حرم کے باہر گیا تھا اور وہیں سے حج کا احرام باندھ کر وقف کر لیا تو کچھ نہیں اور اگر عمرہ کا احرام حرم میں باندھا تو لازم آیا۔ (مانٹگیری، رد المحتار)

مسئلہ (260): نابالغ بغیر احرام میقات سے گزرا پھر بالغ ہو گیا اور وہیں سے احرام باندھ لیا تو دم لازم نہیں اور غلام اگر بغیر احرام گزرا پھر اس کے آقا نے احرام کی اجازت دے دی اور اس نے احرام باندھ لیا تو دم لازم ہے جب آزاد ہوا داکرے۔ (مانٹگیری)

مسئلہ (261): میقات سے بغیر احرام گزرا پھر عمرہ کا احرام باندھا اس کے بعد حج یا قرآن کیا تو دم لازم ہے اور اگر پہلے حج کا باندھا پھر حرم میں عمرہ کا تو دودم۔ (مانٹگیری)

(18) احرام ہوتے ہوئے دوسرا احرام باندھنا

مسئلہ (262): جو شخص میقات کے اندر رہتا ہے اس نے حج کے مہینوں میں عمرہ کے طواف کا ایک پھیرا بھی کر لیا اس کے بعد حج کا احرام باندھا تو اسے توڑ دے اور دم واجب ہے۔ اس سال صرف عمرہ کرے۔ اگلے سال حج کرے۔ اور اگر عمرہ توڑ کر حج کیا تو عمرہ ساقط ہو گیا اور دم دے اور دونوں کر لئے تو ہو گئے مگر گنہگار ہوا اور دم واجب۔ (در مختار)

مسئلہ (263): حج کا احرام باندھا پھر عرفہ کے دن یا رات میں دوسرے حج کا احرام باندھا تو اسے توڑ دے اور دم دے اور حج و عمرہ اس پر واجب ہے۔ اور اگر دسویں کو حلق

کرنے کے بعد دوسرے حج کا احرام باندھا تو اگلے سال تک بدستور احرام میں رہے اور دوسرے حج کو سال آئندہ پورا کرے اور دم واجب نہیں اور حلق نہیں کیا تو دم واجب۔ (رد المحتار)

مسئلہ (264): عمرہ کے تمام افعال کر چکا تھا صرف حلق باقی تھا کہ دوسرے عمرہ کا احرام باندھا تو دم واجب ہے اور گنہگار ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ (265): باہر کے رہنے والے نے پہلے حج کا احرام باندھا اور طواف قدوم سے پیشتر عمرہ کا احرام باندھ لیا تو تارن ہو گیا مگر اساءت ہوئی، بہر حال اب عمرہ کرے اور شکرانہ کی قربانی کرے۔ اور اگر عمرہ کے اکثر طواف یعنی چار پھیرے سے پہلے وقوف عرفہ کر لیا تو عمرہ باطل ہو گیا۔ (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ (266): طواف قدوم کا ایک پھیر ابھی کر لیا تو عمرہ کا احرام باندھنا جائز نہیں پھر بھی اگر باندھ لیا تو بہتر یہ ہے کہ عمرہ توڑ دے اور قضا کرے اور دم دے اور اگر نہیں توڑا اور دونوں کر لئے تو دم دے۔ (درمختار)

مسئلہ (267): دسویں سے تیرہویں تک حج کرنے والے کو عمرہ کا احرام باندھا ممنوع ہے اگر باندھنا تو توڑ دے اور اس کی قضا کرے اور دم دے اور کر لیا تو ہو گیا مگر دم واجب ہے۔

مُحْصَر کا بیان

اللہ ﷻ فرماتا ہے:

﴿فَإِنْ أَحْصَرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ﴾ (پ ۲ البقرة: ۱۹۶)

ترجمہ: ”پھر اگر تم روکے جاؤ تو قربانی بھیجو جو میسر آئے اور اپنے سر نہ منڈاؤ جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے۔“ (ترجمہ کنز الایمان)۔

اور فرماتا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ مَسْجِدِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ مَسَاجِدَ الْعَاكِفِ فِيهِ وَالْبَادِي وَمَنْ يُدِ فِيهِ بِالْحَادِ يَظْلَمُ نَفْسَهُ مِنْ عَذَابِ الْيَسْمِ﴾ (پ ۱۷ الحج: ۲۵)

ترجمہ: بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور روکتے ہیں اللہ کی راہ سے اور اس ادب والی مسجد سے جس کو ہم نے سب لوگوں کے لئے مقرر کیا اس میں ایک ساحق ہے وہاں کے رہنے والے اور پردیسی اور جو اس میں زیادتی کا ناحق ارادہ کرے ہم اسے درد ناک عذاب چکھائیں گے۔“ (ترجمہ کنز الایمان)

صحیح بخاری شریف میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے کفار قریش کعبہ تک جانے سے مانع ہوئے نبی ﷺ نے قربانیاں کیں اور سر منڈایا اور صحابہ ﷺ نے بال کتروائے۔ نیز بخاری میں مسور بن مخرمہ ﷺ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے حلق سے پہلے قربانی کی اور صحابہ کو بھی اس کا حکم فرمایا۔

ابوداؤد ترمذی و نسائی وابن ماجہ و دارمی رحمہ اللہ حجاج بن عمر و انصاری رحمہ اللہ سے راوی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے تو احرام کھول سکتا ہے اور سال آئندہ اس کو حج کرنا ہوگا اور ابوداؤد رحمہ اللہ علیہ کی ایک روایت میں ہے بیمار ہو جائے۔

مسائل

مسئلہ (268): جس نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا مگر کسی وجہ سے پورا نہ کر سکا اسے مُخَصَّر کہتے ہیں جن وجوہ سے حج عمرہ نہ کر سکے وہ یہ ہیں:

(1) دشمن، (2) درندہ، (3) مرض کہ سفر کرنے اور سوار ہونے میں اس کے زیادہ ہونے کا گمان غالب ہے، (4) ہاتھ پاؤں ٹوٹ جانا، (5) قید، (6) عورت کے محرم یا شوہر جس کے ساتھ جا رہی تھی اس کا انتقال ہو جانا (7) عدت، (8) مصارف یا سواری کا ہلاک ہو جانا (9) شوہر حج نفل میں عورت کو اور موٹی لونڈی غلام کو منع کر دے۔

مسئلہ (269): مصارف چوری ہو گئے یا سواری کا جانور ہلاک ہو گیا تو اگر پیدل نہیں چل سکتا تو محصر ہے ورنہ نہیں۔ (ہائگیری)

مسئلہ (270): صورت مذکورہ میں فی الحال تو پیدل چل سکتا ہے مگر آئندہ مجبور ہو جائے گا اسے احرام کھول دینا جائز ہے۔ (رد المحتار)

مسئلہ (271): عورت کا شوہر یا محرم مر گیا اور وہاں سے مکہ معظمہ مسافت سفر یعنی تین دن کی راہ سے کم ہے تو محصر نہیں اور تین دن یا زیادہ کی راہ ہے تو اگر وہاں ٹھہرنے کی

جگہ ہے تو محصر ہے ورنہ نہیں۔ (ہائیکیری، رد المحتار)

مسئلہ (272): عورت نے بغیر شوہر یا محرم کے احرام باندھا تو وہ بھی محصر ہے کہ اسے بغیر ان کے سفر حرام ہے۔ (ہائیکیری)

مسئلہ (273): عورت نے حج نفل کا احرام بغیر اجازت شوہر باندھا تو شوہر منع کر سکتا ہے لہذا اگر منع کر دے تو محصر ہے اگرچہ اس کے ساتھ محرم بھی ہو اور حج فرض کو منع نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر وقت سے بہت پہلے احرام باندھا تو شوہر کھلوا سکتا ہے۔ (رد المحتار)

مسئلہ (274): مولیٰ نے غلام کو اجازت دے دی پھر بھی منع کرنے کا اختیار ہے اگرچہ بغیر ضرورت منع کرنا مکروہ ہے اور لونڈی کو مولیٰ نے اجازت دے دی تو اس کے شوہر کو روکنے کا حق حاصل نہیں۔ (رد المحتار)

مسئلہ (275): عورت نے احرام باندھا اس کے بعد شوہر نے طلاق دے دی تو محصر ہے اگرچہ محرم بھی ہمراہ موجود ہو۔ (رد المحتار)

مسئلہ (276): محصر کو یہ اجازت ہے کہ حرم کو قربانی بھیج دے جب قربانی ہو جائے گی اس کا احرام کھل جائے گا یا قیمت بھیج دے کہ وہاں جانور خرید کر ذبح کر دیا جائے بغیر اس کے احرام نہیں کھل سکتا جب تک مکہ معظمہ پہنچ کر طواف وسعی و حلق نہ کر لے۔ قربانی کے بجائے روزہ رکھنے یا صدقہ دینے سے کام نہ چلے گا اگرچہ قربانی کی استطاعت نہ ہو۔ احرام باندھتے وقت اگر شرط لگائی ہے کہ کسی وجہ سے وہاں تک نہ پہنچ سکوں تو احرام کھول دوں گا جب بھی یہی حکم ہے اس شرط کا کچھ اثر نہیں۔ (ہائیکیری، رد المحتار)

مسئلہ (277): یہ ضروری امر ہے کہ جس کے ہاتھ قربانی بھیجے اس سے ٹھہرا لے کہ فلاں دن فلاں وقت قربانی ذبح ہو اور وہ وقت گزرنے کے بعد احرام سے باہر ہوگا پھر اگر اسی وقت قربانی ہوئی جو ٹھہرا تھا یا اس سے پیشتر فہما اور اگر بعد میں ہوئی اور اسے اب معلوم ہوا تو ذبح سے پہلے چونکہ احرام سے باہر ہوا لہذا دم دے۔ محصر کو احرام سے باہر آنے کیلئے حلق شرط نہیں مگر بہتر ہے۔ (مانٹگیری وغیرہ)

مسئلہ (278): محصر اگر مفرد ہو یعنی صرف حج کا احرام باندھا ہو یا صرف عمرہ کا تو ایک قربانی بھیجے اور دو بھیجیں تو پہلی ہی کے ذبح سے احرام کھل گیا اور تارن ہو تو دو بھیجے ایک سے کام نہ چلے گا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ (279): اس قربانی کے لئے حرم شرط ہے بیرون حرم نہیں ہو سکتی۔ دسویں گیارہویں بارہویں تاریخوں کی شرط نہیں پہلے اور بعد کو بھی ہو سکتی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ (300): حج قرآن والے نے عمرہ کا طواف کیا اور وقوف عرفہ سے پیشتر محصر ہوا تو ایک قربانی بھیجے اور آئندہ حج کے بدلے ایک حج اور ایک عمرہ کرے دوسرا عمرہ اس پر نہیں۔ (مانٹگیری)

مسئلہ (301): اگر احرام میں حج یا عمرہ کسی کی نیت نہیں تھی تو ایک جانور بھیجنا کافی ہے اور ایک عمرہ کرنا ہوگا۔ اور اگر نیت تھی مگر یہ یاد نہیں ہے کہ کا ہے کی نیت تھی تو ایک جانور بھیج دے اور ایک حج اور ایک عمرہ کرے۔ اور اگر دو حج کا احرام باندھا دو دم دے کر احرام کھولے۔ اور دو عمرے کا احرام باندھا اور ادا کرنے کے لئے مکہ معظمہ کو چلا مگر نہ جا سکا تو ایک دم دے اور چلا نہ تھا کہ محصر ہو گیا تو دو دم دے اور اس کو دو عمرے کرنے

ہوں گے۔ (مانگیری)

مسئلہ (302): عورت نے حج نفل کا احرام باندھا تھا اگرچہ شوہر کی اجازت سے پھر شوہر نے احرام کھلوا دیا تو اس کا احرام کھانے کے لئے قربانی کا ذبح ہو جانا ضروری نہیں بلکہ ہر ایک ایسا کام جو احرام میں منع تھا اس کے کرنے سے احرام سے باہر ہو گئی مگر اس پر بھی قربانی یا اس کی قیمت بھیجنا ضروری ہے۔ اور اگر حج کا احرام تھا تو ایک حج اور ایک عمرہ قضا کرنا ہوگا۔ اور اگر شوہر محرم کے مرجانے سے محصرہ ہوئی یا حج فرض کا احرام تھا اور بغیر محرم جا رہی تھی شوہر نے منع کر دیا تو اس میں بغیر قربانی ذبح ہوئے احرام سے باہر نہیں ہو سکتی۔ (نسک)

مسئلہ (303): محصر نے قربانی نہیں بھیجی ویسے ہی گھر کو چلا آیا اور احرام باندھے ہوئے رہ گیا تو یہ بھی جائز ہے۔ (یعنی احرام نہ کھولا کہ موقع ملے گا ادا کرونگا۔ شاذلی عفی عنہ) (درمختار)

مسئلہ (304): وہ سبب جس کی وجہ سے رکا ہوا تھا جاتا رہا اور وقت اتنا ہے کہ حج اور قربانی دونوں پالے گا تو جانا فرض ہے اب اگر گیا اور حج پالیا فہا ورنہ عمرہ کر کے احرام سے باہر ہو جائے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ (305): مانع جاتا رہا اور اسی سال حج کیا تو قضا کی نیت نہ کرے اور اب مفرد پر عمرہ بھی واجب نہیں۔ (مانگیری)

مسئلہ (306): وقوف عرفہ کے بعد احصار نہیں ہو سکتا اور اگر مکہ ہی میں ہے مگر طواف اور وقوف عرفہ دونوں پر قادر نہ ہو تو محصر ہے اور دونوں میں سے ایک پر قادر ہے تو نہیں۔ (مانگیری وغیرہ)

مسئلہ (307): محصر قربانی بھیج کر جب احرام سے باہر ہو گیا اب اس کی قضا کرنا چاہتا ہے تو اگر صرف حج کا احرام تھا تو ایک حج اور ایک عمرہ کرے اور قرآن تھا تو ایک حج دو عمرے اور یہ اختیار ہے کہ قضا میں قرآن کرے پھر ایک عمرہ یا تینوں الگ الگ کرے اور اگر احرام عمرہ کا تھا تو صرف ایک عمرہ کرنا ہوگا۔ (مانٹگیری وغیرہ)

مسئلہ (308): فی زمانہ بعض لوگوں کے ساتھ یہ مسئلہ پیش آتا ہے کہ گھر سے عمرہ کے احرام کی نیت کر کے ایئر پورٹ پر جاتے ہیں مگر وہاں جا کر معلوم ہوتا ہے کہ اُن کی سیٹ پر کسی اور کو سفر کروادیا گیا تو اب یہ لوگ بھی محصر ہیں۔

حج فوت ہونے کا بیان

ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی رحمہم اللہ عبد الرحمن بن یحمر دیلی ؓ سے مروی ہیں کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ حج عرفہ ہے جس نے مزدلفہ کی رات میں طلوع فجر سے قبل وقوف عرفہ پالیا اس نے حج پالیا دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عمر و ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا وقوف عرفہ رات تک میں فوت ہو گیا اس کا حج فوت ہو گیا تو اب اسے چاہئے کہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے اور سال آئندہ حج کرے۔

مسئلہ (309): جس کا حج فوت ہو گیا یعنی وقوف عرفہ اسے نہ ملا تو طواف وسعی کر کے سرمنڈا کر یا بال کترا کر احرام سے باہر ہو جائے اور سال آئندہ حج کرے اس پر دم واجب نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ (310): تارن کا حج فوت ہو گیا تو عمرہ کے لئے سعی و طواف کرے پھر ایک اور طواف وسعی کر کے حلق کرے اور دم قرآن جاتا رہا اور پچھلا طواف جسے کر کے احرام سے باہر ہو گا اسے شروع کرتے ہی لیک موقوف کر دے اور سال آئندہ حج کی قضا کرے عمرہ کی قضا نہیں کیونکہ عمرہ کر چکا۔ (نسک، مانگیری)

مسئلہ (311): عمر فوت نہیں ہو سکتا کہ اس کا وقت عمر بھر ہے اور جس کا حج فوت ہو گیا اس پر طواف صدر نہیں۔ (مانگیری وغیرہ)

مسئلہ (312): جس کا حج فوت ہوا اس نے طواف وسعی کر کے احرام نہ کھولا اور اسی احرام سے سال آئندہ حج کیا تو یہ حج صحیح نہ ہوا۔ (نسک)

حج بدل کا بیان

حدیث ۱..... دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنے والدین کی طرف سے حج کرے یا ان کی طرف سے تاوان ادا کرے روز قیامت ابراہیم کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

حدیث ۲..... نیز جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے تو ان کا حج پورا کر دیا جائے گا اور اس کے لئے دس حج کا ثواب ہے۔

حدیث ۳..... نیز زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے گا تو مقبول ہوگا اور ان کی روحیں خوش ہوں گی اور یہ اللہ ﷻ کے نزدیک نیکو کار لکھا جائے گا۔

حدیث ۴..... ابو حفص کبیر رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ ہم اپنے مردوں کی طرف سے صدقہ کرتے اور ان کی طرف سے حج کرتے اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں آیا یہ ان کو پہنچتا ہے فرمایا ہاں بے شک ان کو پہنچتا ہے اور بے شک وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسے تمہارے پاس طبق میں کوئی چیز ہدیہ کی جائے تو تم خوش ہوتے ہو۔

حدیث ۵..... صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے باپ پر حج فرض ہے اور وہ بہت بوڑھے ہیں کہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کروں فرمایا ہاں۔

حدیث ۶..... ابو داؤد ترمذی و نسائی رحمہ اللہ ابی رزین عقیلی ؓ سے راوی کہ یہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے باپ بہت بوڑھے ہیں حج و عمرہ نہیں کر سکتے اور ہودج پر بھی نہیں بیٹھ سکتے فرمایا اپنے باپ کی طرف سے حج و عمرہ کرو۔

عبادت کی اقسام

مسئلہ (313): عبادت تین قسم کی ہے (1) بدنی (2) مالی (3) مرکب۔ عبادت بدنی میں نیابت نہیں ہو سکتی یعنی ایک کی طرف سے دوسرا ادا نہیں کر سکتا جیسے نماز روزہ۔ عبادت مالی میں نیابت بہر حال جاری ہو سکتی ہے۔ جیسے زکوٰۃ صدقہ۔ عبادت مرکب میں عاجز ہو تو دوسرا اس کی طرف سے کر سکتا ہے ورنہ نہیں جیسے حج، رہا ثواب پہنچانا کہ جو کچھ عبادت کی اس کا ثواب فلاں کو پہنچے اس میں کسی عبادت کی تخصیص نہیں ہر عبادت کا ثواب دوسرے کو پہنچا سکتا ہے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، صدقہ، حج تلاوت، قرآن، ذکر، زیارت، قبور، فرض و نفل سب کا ثواب زندہ یا مردہ کو پہنچا سکتا ہے اور یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ فرض کا ثواب پہنچا دیا تو اپنے پاس کیا رہ گیا کہ ثواب پہنچانے سے اپنے پاس سے کچھ نہ گیا لہذا فرض کا ثواب پہنچانے سے پھر وہ فرض عود نہ کرے گا کہ یہ تو ادا کر چکا اس کے ذمہ سے ساقط ہو چکا ورنہ ثواب کس شے کا پہنچانا ہے۔ (در مختار، رد المحتار، مانگیر)

اس سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ فاتحہ مروجہ جائز ہے کہ وہ ایصال ثواب ہے اور ایصال ثواب جائز بلکہ محمود البتہ کسی معاوضہ پر ایصال ثواب کرنا مثلاً بعض لوگ کچھ

لے کر قرآن کا ثواب پہنچاتے ہیں یہ ناجائز ہے کہ پہلے جو پڑھ چکا ہے اس کا معاوضہ لیا تو یہ بیع ہوئی اور یہ بیع قطعاً باطل و حرام۔ اور اگر اب جو پڑھے گا اس کا ثواب پہنچائے گا تو یہ اجارہ ہوا اور اطاعت پر اجارہ باطل سو ان تینوں چیزوں کے جن کا بیان آئے گا۔ (رد المحتار)

حج بدل کے شرائط

مسئلہ (314): حج بدل کے لئے چند شرطیں ہیں (1) جو حج بدل کرانا ہو اس پر حج فرض ہو یعنی اگر فرض نہ تھا اور حج بدل کر لیا تو حج فرض ادا نہ ہوا۔ لہذا اگر بعد میں حج اس پر فرض ہوا تو یہ حج اسکے لئے کافی نہ ہوگا بلکہ اگر عاجز ہو تو پھر حج کرائے اور قادر ہو تو خود کرے۔

(2) جس کی طرف سے حج کیا جائے وہ عاجز ہو یعنی وہ خود حج نہ کر سکتا ہو اگر اس قابل ہو کہ خود کر سکتا ہے تو اس کی طرف سے نہیں ہو سکتا اگرچہ بعد میں عاجز ہو گیا۔ لہذا اس وقت اگر عاجز نہ تھا پھر عاجز ہو گیا تو اب وہ دوبارہ حج کرائے۔

(3) وقت حج سے موت تک عذر برابر باقی رہے اگر درمیان میں اس قابل ہو گیا کہ خود حج کرے تو پہلے حج کیا جا چکا ہے وہ نا کافی ہے ہاں اگر وہ کوئی ایسا عذر تھا جس کے جانے کی امید ہی نہ تھی اور اتفاقاً جا تا رہا تو وہ پہلا حج جو اس کی طرف سے کیا گیا کافی ہے مثلاً وہ نابینا ہے اور حج کرانے کے بعد انکھیاں ہو گیا تو اب دوبارہ حج کرانے کی ضرورت نہ رہی۔

(4) جس کی طرف سے حج کیا جائے اس نے حکم دیا ہو بغیر اس کے حکم کے حج نہیں ہو

سکتا ہاں وارث نے مورث کی طرف سے کیا تو اس میں حکم کی ضرورت نہیں۔
(5) مصارف اُس کے مال سے ہوں جس کی طرف سے حج کیا جائے لہذا اگر مامور نے اپنا مال صرف کیا حج بدل نہ ہوا یعنی جبکہ تبرعاً ایسا کیا ہو اور اگر کل یا اکثر اپنا مال صرف کیا اور جو کچھ اس نے دیا ہے اتنا ہے کہ خرچ اس میں سے وصول کر لے گا تو ہو گیا اور اگر اتنا نہیں کہ جو کچھ اپنا خرچ کیا ہے وصول کر لے تو اگر زیادہ حصہ اُس کا ہے جس نے حکم دیا ہے تو ہو گیا ورنہ نہیں۔

مسئلہ (315): اپنا اور اس کا مال ایک میں ملا دیا اور جتنا اس نے دیا تھا اتنا یا اس میں سے زیادہ حصہ کا برآمد خرچ کیا تو حج بدل ہو گیا اور اس ملائے کی وجہ سے اس پر تاوان لازم نہ آئے گا بلکہ اپنے ساتھیوں کے مال کے ساتھ بھی ملا سکتا ہے۔ (ردالمحتار)
مسئلہ (316): وصیت کی تھی کہ میرے مال سے حج کرادیا جائے اور وارث نے اپنے مال سے تبرعاً کر لیا تو حج بدل نہ ہوا۔ اور اگر اپنے مال سے حج کیا یوں کہ جو خرچ ہوگا ترکہ میں سے لے لے گا تو ہو گیا اور لینے کا ارادہ نہ ہو تو نہیں۔ اور اجنبی نے حج بدل اپنے مال سے کر لیا تو نہ ہوا اگر چہ واپس لینے کا ارادہ اگر چہ وہ خود اسی کو حج بدل کرنے کے لئے کہہ گیا ہو۔ اور اگر یوں وصیت کی کہ میری طرف سے حج بدل کرادیا جائے اور یہ نہ کہا کہ میرے مال سے اور وارث نے اپنے مال سے حج کرادیا اگر چہ لینے کا ارادہ بھی نہ ہو، حج ہو گیا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ (317): میت نے وصیت کی تھی کہ میری طرف سے فلاں شخص حج کرے اور وہ مر گیا یا جسے حج کرنے کے لئے کہا تھا اُس نے انکار کر دیا اب دوسرے سے حج کرالیا گیا تو جائز ہے۔ (ردالمحتار) میت کی طرف سے حج کرنے کے لئے مال دیا اور وہ

کافی تھا مگر اس نے اپنا مال بھی خرچ کیا ہوا وصول کر لے اور اگر نا کافی تھا مگر اکثر میت کے مال سے صرف ہوا تو میت کی طرف سے ہو گیا ورنہ نہیں (ماٹیری)

(6) جس کو حکم دیا وہی کرے دوسرے سے اس نے حج کرایا تو نہ ہوا۔ (7) سواری پر حج کو جائے پیدل حج کیا تو نہ ہوا لہذا سواری میں جو کچھ صرف ہوا دینا پڑے گا ہاں اگر خرچ میں کمی پڑی تو پیدل بھی ہو جائے گا سواری سے مراد یہ ہے کہ اکثر راستہ سواری پر قطع کیا ہو۔

(8) اس کے وطن سے حج کو جائے۔ (9) میقات سے حج کا احرام باندھے اگر اس نے اس کا حکم کیا ہو۔ (10) اس کی نیت سے حج کرے اور افضل یہ ہے کہ زبان سے لبیک عن فلاں کہہ لے اور اگر اس کا نام بھول گیا ہے تو یہ نیت کر لے کہ جس نے مجھے بھیجا ہے اس کی طرف سے کرتا ہوں۔ اور ان کے علاوہ اور بھی شرائط ہیں جو ضمنانہ کور ہوں گی یہ شرطیں جو مذکور ہوئیں حج فرض میں ہیں حج نفل ہو تو ان میں سے کوئی شرط نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ (318): احرام باندھتے وقت یہ نیت نہ تھی کہ کس کی طرف سے حج کرتا ہوں۔ تو جب تک حج کے افعال شروع نہ کئے اختیار ہے کہ نیت کر لے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ (319): جس کو بھیجے اس سے یوں نہ کہے کہ میں نے تجھے اپنی طرف سے حج کرنے کے لئے اجیر بنایا یا نوکر رکھا کہ عبادت پر اجارہ کیسا بلکہ یوں کہے کہ میں نے اپنی طرف سے تجھے حج کے لئے حکم دیا اور اگر اجارہ کا لفظ کہا جب بھی حج ہو جائے مگر اجرت کچھ نہ ملے گی صرف مصارف (خرچ) ملیں گے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ (320): حج بدل کی سب شرطیں جب پائی جائیں تو جس کی طرف سے کیا گیا

اس کا فرض ادا ہوا اور یہ حج کرنے والا بھی ثواب پائے گا مگر اس حج سے اس کا حجۃ الاسلام یعنی فرض ادا نہ ہوگا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ (321): بہتر یہ ہے کہ حج بدل کے لئے ایسا شخص بھیجا جائے جو خود حجۃ الاسلام (حج فرض) ادا کر چکا ہو اور اگر ایسے کو بھیجا جس نے خود نہیں کیا ہے جب بھی حج بدل ہو جائے گا۔ (مانگیری) اور اگر خود اس پر حج فرض ہوا اور ادا نہ کیا ہو تو اسے بھیجنا مکروہ تحریمی ہے۔ (شک)

مسئلہ (322): افضل یہ ہے کہ ایسے شخص کو بھیجیں جو حج کے طریقے اور اس کے افعال سے آگاہ ہو اور بہتر یہ ہے کہ آزاد مرد ہو اور اگر آزاد عورت یا غلام یا باندی یا مراہق یعنی قریب البلوغ بچہ سے حج کرایا جب بھی ادا ہو جائے گا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ (323): مجنون یا مرتد یا ایسے کو بھیجا کہ جس کی گمراہی حد کفر کو پہنچی ہو تو ادا نہ ہوا کہ یہ اس کے اہل ہی نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ (324): دو شخصوں نے ایک ہی کو حج بدل کے لئے بھیجا اس نے ایک حج میں دونوں کی طرف سے لبیک کہا تو دونوں میں کسی کی طرف سے نہ ہوا بلکہ اس حج کرنے والے کا ہوا اور دونوں کو تاوان دے اور اب اگر چاہے کہ دونوں میں سے ایک کے لئے کر دے تو یہ بھی نہیں کر سکتا اور اگر ایک کی طرف سے لبیک کہا مگر یہ معین نہ کیا کہ کس کی طرف سے تو اگر یونہی مبہم رکھا جب بھی کسی کا نہ ہوا اور اگر بعد میں یعنی افعال حج ادا کرنے سے پہلے معین کر دیا تو جس کے لئے کیا اس کا ہو گیا اور اگر احرام باندھتے وقت کچھ نہ کہا کہ کس کی طرف سے ہے نہ معین نہ مبہم، جب بھی یہی دونوں

صورتیں ہیں۔ (ہائیکیری)

مسئلہ (325): ماں باپ دونوں کی طرف سے حج کیا تو اسے اختیار ہے کہ اس حج کو باپ کے لئے کر دے یا ماں کے لئے اور اس کا حج فرض ادا ہوگا یعنی جبکہ ان دونوں نے اسے حکم نہ کیا اور اگر حج کا حکم دیا ہو تو اس میں بھی وہی احکام ہیں جو اوپر مذکور ہوئے اور اگر بغیر کبے اپنے آپ دو شخصوں کی طرف سے حج نفل کا احرام باندھا تو اختیار ہے جس کے لئے چاہے کر دے مگر اس سے اس کا فرض ادا نہ ہوگا جبکہ وہ اجنبی ہے۔ یونہی ثواب پہنچانے کا بھی اختیار ہے بلکہ ثواب تو دونوں کو پہنچا سکتا ہے۔ (ہائیکیری، رد المحتار)

مسئلہ (326): حج فرض ہونے کے بعد مجنون ہو گیا تو اس کی طرف سے حج بدل کر یا جاسکتا ہے۔ (رد المحتار)

مسئلہ (327): صرف حج یا صرف عمرہ کو کہا تھا اس نے دونوں کا احرام باندھا خواہ دونوں اسی کی طرف سے کئے یا ایک اس کی طرف سے دوسرا اپنی یا کسی اور کی طرف سے بہر حال اس کا حج ادا نہ ہوا تاوان دینا آئے گا۔ (ہائیکیری)

مسئلہ (328): حج کے لئے کہا تھا اس نے عمرہ کا احرام باندھا پھر مکہ معظمہ سے حج کا جب بھی اس کی مخالفت ہوئی لہذا تاوان دے۔ (ہائیکیری)

مسئلہ (329): حج کے لئے کہا تھا اس نے حج کرنے کے بعد عمرہ کیا یا عمرہ کے لئے کہا تھا اس نے عمرہ کر کے حج کیا تو اس میں مخالفت نہ ہوئی اس کا حج یا عمرہ ادا ہو گیا مگر اپنے حج یا عمرہ کے لئے جو خرچ کیا خود اس کے ذمہ ہے بھیجنے والے پر نہیں اور اگر الٹا کیا یعنی جو اس نے کہا اسے بعد میں کیا تو مخالفت ہو گئی اس کا حج یا عمرہ ادا نہ ہوا تاوان دے۔ (ہائیکیری، رد المحتار)

مسئلہ (330): ایک شخص نے اس سے حج کو کہا دوسرے نے عمرہ کو مگر ان دونوں نے جمع کرنے کا حکم نہ دیا تھا۔ اس نے دونوں کو جمع کر دیا تو دونوں کا مال واپس دے اور اگر یہ کہہ دیا تھا کہ جمع کر لینا تو جائز ہو گیا۔ (ہائیکیری)

مسئلہ (331): افضل یہ ہے کہ جسے حج بدل کے لئے بھیجا جائے وہ حج کر کے واپس آئے اور جانے آنے کے مصارف بھیجنے والے پر ہیں اور اگر وہیں رہ گیا جب بھی جائز ہے۔ (ہائیکیری)

مسئلہ (332): حج کے بعد تائفہ کے انتظار میں جتنے دن ٹھہرنا پڑے ان دنوں کے مصارف بھیجنے والے کے ذمہ ہیں اور اس سے زائد ٹھہرنا ہو تو خود اس کے ذمہ مگر جب وہاں سے چلا تو واپسی کے مصارف بھیجنے والے پر ہیں اور اگر مکہ معظمہ بالکل رہنے کا ارادہ کر لیا تو اب واپسی کے اخراجات بھی بھیجنے والے پر نہیں۔ (ہائیکیری)

مسئلہ (333): جس کو بھیجا وہ اپنے کسی کام میں مشغول ہو گیا اور حج فوت ہو گیا تو تاوان لازم ہے، پھر اگر سال آئندہ اس نے اپنے مال سے حج کر دیا تو کافی ہو گیا اور اگر وقف عرفہ سے پہلے جماع کیا جب بھی یہی حکم ہے اور اسے اپنے مال سے سال آئندہ حج و عمرہ کرنا ہوگا اور اگر وقف کے بعد جماع کیا تو حج ہو گیا اور اس پر اپنے مال سے دم دینا لازم ہے اور اگر غیر اختیاری آفت میں مبتلا ہو گیا تو جو کچھ پہلے خرچ ہو چکا ہے اس کا تاوان نہیں مگر واپسی میں اب اپنا مال خرچ کرے۔ (دعوت ہائیکیری)

مسئلہ (334): نزدیک راستہ چھوڑ کر دور کی راہ سے گیا کہ خرچ زیادہ ہوا اگر اس راہ سے حاجی جایا کرتے ہیں تو اس کا اسے اختیار ہے۔ (ہائیکیری)

مسئلہ (335): مرض یا دشمن کی وجہ سے حج نہ کر سکا یا اور کسی طرح پر محصر ہوا تو اس کی وجہ سے جو دم لازم آیا وہ اُس کے ذمہ ہے جس کی طرف سے گیا اور باقی ہر قسم کے دم اس کے ذمہ ہیں مثلاً سلا ہوا کپڑا پہنایا خوشبو لگائی یا بغیر احرام میقات سے آگے بڑھ لیا شکار کیا یا بھیجنے والے کی اجازت سے قرآن و تمتع کیا۔ (درمختار)

مسئلہ (336): جس پر حج فرض ہو یا قضا یا منت کا حج اس کے ذمہ ہو اور موت کا وقت قریب آ گیا تو واجب ہے کہ وصیت کر جائے۔ (مشک)

مسئلہ (337): جس پر حج فرض ہے اور نہ ادا کیا نہ وصیت کی تو بالا جماع گنہگار ہے اگر وارث اس کی طرف سے حج بدل کرانا چاہے تو کرا سکتا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ ادا ہو جائے گا اور اگر وصیت کر گیا تو تہائی مال سے کر لیا جائے اگرچہ اس نے وصیت میں تہائی کی قید نہ لگائی مثلاً یہ کہہ مرا کہ میری طرف سے حج بدل کر لیا جائے (مانٹگیری وغیرہ)۔

مسئلہ (338): تہائی مال کی مقدار اتنی ہے کہ وطن سے حج کے مصارف کے لئے کافی ہے تو وطن ہی سے آدمی بھیجا جائے ورنہ بیرون میقات جہاں سے بھی اس تہائی سے بھیجا جاسکے۔ یونہی اگر وصیت میں کوئی رقم معین کر دی ہو تو اس رقم میں اگر وہاں سے بھیجا جاسکتا ہے تو بھیجا جائے ورنہ جہاں سے ہو سکے اور اگر وہ تہائی یا وہ رقم معین بیرون میقات کہیں سے بھی کافی نہیں تو وصیت باطل (مانٹگیری، درمختار، رد المحتار)۔

مسئلہ (339): کوئی شخص حج کو چلا اور راستہ میں یا مکہ معظمہ میں وقوف عرفہ سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا تو اگر اسی سال حج فرض ہوا تھا تو وصیت واجب نہیں اگر وقوف کے بعد انتقال ہو تو حج ہو گیا پھر اگر طواف فرض باقی ہے اور وصیت کر گیا کہ اس کا حج پورا

کر دیا جائے تو اس کی طرف سے بدنہ کی قربانی کر دی جائے۔ (رد المحتار)

مسئلہ (340): راستہ میں انتقال ہوا اور حج بدل کی وصیت کر گیا تو اگر کوئی رقم یا جگہ معین کر دی ہے تو اس کے کہنے کے موافق کیا جائے اگرچہ اس کے مال کی تہائی اتنی تھی کہ اس کے وطن سے بھیجا جاسکتا ہو اور اس نے غیر وطن سے بھیجنے کی وصیت کی یا وہ رقم اتنی بتائی کہ اس میں وطن سے نہیں جایا جاسکتا تو گنہگار ہو اور معین نہ کی تو وطن سے بھیجا جائے۔ (درمختار رد المحتار)

مسئلہ (341): وصی نے یعنی جس کو کہا گیا کہ تو میری طرف سے حج کر دینا غیر جگہ سے بھیجا اور مال کا تیسرا حصہ اتنا تھا کہ وطن سے بھیجا جاسکتا ہے تو یہ حج میت کی طرف سے نہ ہوا بلکہ وصی کی طرف سے ہوا لہذا میت کی طرف سے یہ شخص دوبارہ اپنے مال سے حج کرائے مگر جبکہ وہ جگہ جہاں سے بھیجا ہے وطن سے قریب ہو کہ وہاں جا کر رات کے آنے سے پہلے واپس آ سکتا ہو تو ہو جائے گا۔ (مانگیری، رد المحتار)

مسئلہ (342): مال اتنا نہیں کہ وطن سے بھیجا جائے تو جہاں سے ہو سکے بھیجیں پھر اگر حج کے بعد کچھ بیچ رہا جس سے معلوم ہوا کہ اور ادھر سے بھیجا جاسکتا تھا تو وصی پر اس کا تاوان ہے لہذا دوبارہ حج بدل وہاں سے کرائے جہاں سے ہو سکتا تھا مگر جبکہ بہت تھوڑی مقدار بچی مثلاً توشہ وغیرہ تو اب وصی پر تاوان اور دوبارہ حج کروانا واجب نہیں۔ (مانگیری)

مسئلہ (343): اگر اس کے لئے وطن نہ ہو تو جہاں انتقال ہوا وہاں سے حج کو بھیجا جائے اور اگر متعدد وطن ہوں تو ان میں جو جگہ مکہ معظمہ سے زیادہ قریب ہو وہاں سے (مانگیری)

مسئلہ (344): اگر یہ کہہ گیا کہ تہائی مال سے ایک حج کرادینا تو ایک حج کرادیں اور چند حج کی وصیت کی اور ایک سے زیادہ نہیں ہو سکتا تو ایک حج کرادیں اس کے بعد جو بچے وارث لے لیں اور اگر یہ وصیت کی کہ میرے مال کی تہائی سے حج کرایا جائے یا کئی حج کرائے جائیں اور کئی ہو سکتے ہیں تو جتنے ہو سکتے ہیں کرائے جائیں۔ اب اگر کچھ بچ رہا جس سے وطن سے نہیں بھیجا جا سکتا تو جہاں سے ہو سکے اور کئی حج کی صورت میں اختیار ہے کہ سب ایک ہی سال میں ہوں یا کئی سال میں اور بہتر اول ہے۔ یونہی اگر یوں وصیت کی کہ میرے مال کی تہائی سے ہر سال ایک حج کرایا جائے تو اس میں بھی اختیار ہے کہ سب ایک ساتھ ہوں یا ہر سال ایک اور اگر یوں کہا کہ میرے مال میں ہزاروں روپے سے حج کرایا جائے تو اس میں جتنے حج ہو سکیں کرا دیئے جائیں۔ (مانگیری، رد المحتار)

مسئلہ (345): اگر وصی سے یہ کہا کہ کسی کو مال دے کر میری طرف سے حج کرادینا تو وصی خود اس کی طرف سے حج بدل نہیں کر سکتا اور اگر یہ کہا کہ میری طرف حج بدل کرادیا جائے تو وصی خود بھی کر سکتا ہے اور اگر وصی وارث بھی ہے یا وصی نے وارث کو مال دے دیا کہ وہ وارث حج بدل کرے تو اب باقی ورثہ اگر بالغ ہوں اور ان کی اجازت سے ہو تو ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔ (مانگیری)

مسئلہ (345): حج کی وصیت کی تھی اس کے انتقال کے بعد حج کے مصارف نکالنے کے بعد ورثہ نے مال تقسیم کر لیا پھر وہ مال جو حج کے لئے نکالا تھا ضائع ہو گیا تو اب جو باقی ہے اس کی تہائی سے حج کا خرچ نکالیں پھر اگر تلف ہو جائے تو بقیہ کی تہائی سے علیٰ ہذا القیاس یہاں تک کہ مال ختم ہو جائے اور وہ مال وصی کے پاس سے ضائع ہو یا

اس کے پاس سے جس کو حج کے لئے بھیجنا چاہتے ہیں دونوں کا ایک حکم ہے۔ (نک) مسئلہ (346): جسے حج کرنے کو بھیجا وقف عرفہ سے پیشتر اس کا انتقال ہو گیا مال چوری ہو گیا پھر جو مال باقی رہ گیا اس کی تہائی سے دوبارہ وطن سے حج کرنے کے لئے کسی کو بھیجا جائے اور اگر اتنے میں وطن سے نہیں بھیجا جاسکتا تو جہاں سے ہو سکے اور اگر دوسرا شخص بھی مر گیا یا پھر مال چوری ہو گیا تو اب جو کچھ مال ہے اس کی تہائی سے بھیجا جائے اور یکے بعد دیگرے یونہی کرتے رہیں یہاں تک کہ مال کی تہائی اس قابل نہ رہی کہ اس سے حج ہو سکے تو وصیت باطل ہوگئی اور وقف عرفہ کے بعد مر اتو وصیت پوری ہوگئی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ (347): جسے بھیجا تھا وہ وقف کر کے بغیر طواف کئے واپس آیا تو میت کا حج ہو گیا مگر اسے عورت کے پاس جانا حال نہیں اسے حکم ہے کہ اپنے خرچ سے واپس جائے اور جو انحال باقی ہیں ادا کرے۔ (مانگیری)

مسئلہ (348): وصی نے کسی کو اس سال حج بدل کے لئے مقرر کیا اور خرچ بھی دے دیا مگر وہ اس سال نہ گیا سال آئندہ جا کر ادا کیا تو ادا ہو گیا، اس پر تاوان نہیں۔ (مانگیری) مسئلہ (349): جسے بھیجا وہ مکہ معظمہ میں جا کر بیمار ہو گیا اور سارا مال، خرچ ہو گیا تو وصی کے ذمہ واپسی کے لئے خرچ بھیجنا لازم نہیں۔ (مانگیری)

مسئلہ (350): جسے حج کے لئے مقرر کیا وہ بیمار ہو گیا تو اسے یہ اختیار نہیں کہ دوسرے کو بھیج دے ہاں اگر بھیجنے والے نے اسے اجازت دے دی ہو تو دوسرے کو بھیج سکتا ہے لہذا بھیجتے وقت چاہئے کہ اجازت دے دی جائے۔ (مانگیری، درمختار)

مسئلہ (351): اگر اس سے یہ کہہ دیا کہ خرچ ختم ہو جائے تو قرض لے لینا اور اس کا ادا

کرنا میرے ذمہ ہے تو جائز ہے۔ (ہائیکیری)

مسئلہ (352): احرام کے بعد راستہ میں مال چوری ہو گیا اس نے اپنے پاس سے خرچ کر کے حج کیا اور واپس آیا تو بغیر حکم قاضی بھیجنے والے سے وصول نہیں کر سکتا۔ (ہائیکیری)

مسئلہ (353): یہ وصیت کی کہ فلاں شخص میری طرف سے حج کرے اور وہ شخص مر گیا تو کسی اور کو بھیج دیں مگر جبکہ حصر کر دیا ہو کہ وہی کرے دوسرا نہیں تو مجبوری ہے یعنی اب کسی دوسرے کو نہیں بھیج سکتے۔ (ہائیکیری)

مسئلہ (354): ایک شخص نے اپنی طرف سے حج بدل کے لئے خرچ دے کر بھیجا اس کے بعد اس کا انتقال ہو گیا اور حج کی وصیت نہ کی تو وارث اس شخص سے مال واپس لے سکتے ہیں اگر چہ احرام باندھ چکا ہو۔ (درنکار)

مسئلہ (355): مصارف حج سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کی سفر حج میں ضرورت پڑتی ہے۔ مثلاً کھانا پانی راستہ میں پہننے کے کپڑے، احرام کے کپڑے، سواری کا کرایہ، مکان کا کرایہ، مشکیزہ کھانے پینے کے برتن، جلانے اور سر میں ڈالنے کا تیل، کپڑے دھونے کا صابن، پہرہ دینے والے کی اجرت، حجامت کی بنوائی، غرض جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے ان کے اخراجات متوسط کہ نہ فضول خرچی ہو نہ بہت کمی اور اس کو یہ اختیار نہیں کہ اس مال سے خیرات کرے یا کھانا فقیروں کو دے یا کھاتے وقت دوسروں کو بھی کھلائے ہاں اگر بھیجنے والے نے ان امور کی اجازت دے دی تو کر سکتا۔ (لاب)

مسئلہ (356): جس کو بھیجا ہے اگر وہ اپنا کام اپنے آپ کیا کرنا تھا اور اب خادم سے

کام لیا تو اس کا خرچ خود اس کے ذمہ ہے اور اگر خود نہیں کرنا تو بھیجنے والے کے ذمہ
(مانگیری)

مسئلہ (357): حج سے واپسی کے بعد جو کچھ بچا واپس کر دے اسے رکھ لینا جائز نہیں
اگرچہ وہ کتنی ہی تھوڑی سی چیز ہو یہاں تک کہ توشہ میں سے جو کچھ بچا اور کپڑے اور
برتن غرض تمام سامان واپس کر دے بلکہ اگر شرط کر لی ہو کہ جو بچے گا واپس نہ کروں گا
جب بھی کہ یہ شرط باطل ہے مگر دو صورتوں میں اول یہ کہ بھیجنے والا اسے وکیل کر دے
کہ جو بچے اسے اپنے کو تو ہبہ کر دینا اور قبضہ کر لینا دوم یہ کہ اگر قریب ہمرگ ہو تو اسے
وصیت کر دے کہ جو بچے اس کی میں نے تجھے وصیت کی اور اگر یوں وصیت کی کہ وصی
سے کہہ دیا کہ جو بچے وہ اس کے لئے ہے جو بھیجا جائے یا تو جسے چاہے دے دے تو یہ
وصیت باطل ہے وارث کا حق ہو جائے گا اور واپس کرنا پڑے گا۔ (درمختار رحمہ اللہ)

مسئلہ (358): یہ وصیت کی کہ پانچ لاکھ فلاں کو دیا جائے اور پانچ لاکھ مسکینوں کو
اور پانچ لاکھ سے حج کرایا جائے اور ترکہ کی تہائی کل تہائی دس لاکھ ہے تو دس لاکھ میں
برابر برابر کے تین حصے کئے جائیں ایک حصہ تو اسے دیں جس کے لئے کہا اور حج و
مساکین کے دونوں حصے ملا کر جتنے سے حج ہو سکے حج کرایا اور جو بچے مسکینوں کو دیا
جائے۔ (مانگیری وغیرہ)

مسئلہ (359): زکوٰۃ و حج اور کسی کو دینے کی وصیت کی تو تہائی کے تین حصے کریں اور
زکوٰۃ و حج میں جسے اس نے پہلے ذکر کیا اسے پہلے کریں اس سے جو بچے دوسرے میں
صرف کریں فرض اور منت کی وصیت کی تو فرض مقدم ہے اور نفل اور نذر میں نذر مقدم
ہے۔ اور سب فرض یا نفل یا واجب ہیں تو مقدم وہ ہے جسے اس نے پہلے کہا۔

حج کی منت کا بیان

حج کی منت مانی تو حج کرنا واجب ہو گیا کفارہ دینے سے بری الذمہ نہ ہوگا
خواہ یوں کہا کہ اللہ ﷻ کے لئے مجھ پر حج ہے یا کسی کام کے ہونے پر حج کو مشروط کیا
اور وہ کام ہو گیا۔ (ہائیکیری)

مسائل

مسئلہ (360): احرام باندھنے یا کعبہ معظمہ یا مکہ مکرمہ جانے کی منت مانی تو حج یا عمرہ
اس پر واجب ہے اور ایک کو معین کر لینا اس کے ذمہ ہے۔ (ہائیکیری)

مسئلہ (361): پیدل حج کرنے کی منت مانی تو واجب ہے کہ گھر سے طواف فرض تک
پیدل ہی رہے اور پورا سفر یا اکثر سواری پر کیا تو دم دے اور اکثر پیدل رہا اور کچھ
سواری پر تو اسی حساب سے بکری کی قیمت کا جتنا حصہ اس کے مقابل آئے خیرات
کرے۔ پیدل عمرہ کی منت مانی تو سرمنڈانے تک پیدل رہے۔ (درمیانہ رد المحتار)

مسئلہ (362): ایک سال میں جتنے حج کی منت مانی سب واجب ہو گئے۔ (ہائیکیری)
مسئلہ (363): احرام کی حالت میں نکاح ہو سکتا ہے۔ کسی احرام والی عورت سے نکاح
کیا تو اگر نفل کا احرام ہے کھلو سکتا ہے اور فرض کا ہے تو دو صورتیں ہیں اگر عورت کا محرم
ساتھ میں ہے تو نہیں کھلو سکتا اور محرم ساتھ میں نہ ہو تو فرض کا احرام بھی کھلو سکتا ہے۔
اور اگر اس کا محرم ہونا معلوم نہ ہو اور جماع کر لیا تو حج فاسد ہو گیا۔ (ہائیکیری)

مسئلہ (364): مسافر خانہ بنانا حج نفل سے افضل ہے اور حج نفل صدقہ سے افضل
یعنی جبکہ اس کی زیادہ حاجت نہ ہو ورنہ حاجت کے وقت صدقہ حج سے افضل ہے۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت نفیس حکایت اس حوالے سے نقل فرمائی کہ ایک صاحب ہزار اشرفیاں لے کر حج کو جا رہے تھے ایک سیدانی تشریف لائیں اور اپنی ضرورت ظاہر فرمائی۔ انہوں نے سب اشرفیاں نذر کر دیں اور واپس آئے۔ جب وہاں کے لوگ حج سے واپس ہوئے تو ہر حاجی ان سے کہنے لگے، اللہ ﷻ تمہارا حج قبول فرمائے، انہیں تعجب ہوا کہ کیا معاملہ ہے میں تو حج کو گیا نہیں یہ لوگ ایسا کیوں کہتے ہیں۔ خواب میں زیارت حضور اقدس ﷺ سے مشرف ہوئے ارشاد فرمایا کیا تجھے لوگوں کی بات سے تعجب ہوا؟ عرض کی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایا کہ تو نے جو میری اہل بیت کی خدمت کی اس کے عوض اللہ ﷻ نے تیری صورت کا ایک فرشتہ پیدا فرمایا جس نے تیری طرف سے حج کیا اور قیامت تک حج کرنا رہے گا۔

مسئلہ (365): حج تمام گناہوں کا کفارہ ہے یعنی فرائض کی تاخیر کا جو گناہ اس کے ذمہ ہے وہ ان شاء اللہ ﷻ بخوبی ہو جائے گا واپس آ کر ادا کرنے میں پھر دیر کی تو پھر یہ نیا گناہ ہوا۔ (در مختار)

مسئلہ (366): وقوف عرفہ جمعہ کے دن ہو تو اس میں بہت ثواب ہے کہ یہ دو عیدوں کا اجتماع ہے اور اسی کو لوگ حج اکبر کہتے ہیں۔

اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا زِيَارَةَ حَرَمِكَ وَحَرَمَ حَبِيبِكَ بِحَاجِهِ عِنْدَكَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَجَزَائِهِ أَجْمَعِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

فضائل مدینہ طیبہ

حدیث ۱..... صحیح مسلم و ترمذی میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مدینہ کی تکلیف و شدت پر میری امت میں سے جو کوئی صبر کرے قیامت کے دن میں اس کا شفیع ہوں گا۔

حدیث ۲، ۳..... نیز مسلم میں سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا مدینہ لوگوں کے لئے بہتر ہے اگر جانتے۔ مدینہ منورہ کو جو شخص بطور اعراض (واپسی نہ آنے کے ارادے سے) چھوڑے گا اللہ ﷻ اس کے بدلے میں اُسے لائے گا جو اس سے بہتر ہوگا۔ اور مدینہ منورہ کی تکلیف و مشقت پر جو ثابت قدم رہے گا روز قیامت میں اس کا شفیع یا شہید ہوں گا اور ایک روایت میں ہے جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ ﷻ اسے آگ میں اس طرح پگھلائے گا جیسے سیدہ یا اس طرح جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ اسی کی مثل بزار رحمۃ اللہ علیہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۴..... صحیحین میں سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ یمن فتح ہوگا اس وقت کچھ لوگ دوڑتے ہوئے آئیں گے اور اپنے گھر والوں اور فرمانبرداروں کو لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر جانتے اور عراق فتح ہوگا کچھ لوگ جلدی کر کے آئیں گے اور اپنے گھر والوں اور فرمانبرداروں کو لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر جانتے۔

حدیث ۵..... طبرانی کبیر میں ابواسید ساعدی ؓ سے راوی کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حمزہ ؓ کی قبر پر حاضر تھے ان کے کفن کے لئے ایک کملی تھی جب لوگ اسے کھینچ کر ان کا منہ چھپاتے قدم کھل جاتے اور قدم پر ڈالتے تو چہرہ کھل جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کملی سے منہ چھپا دو اور پاؤں پر یہ گھاس ڈال دو، پھر حضور ﷺ نے سر اقدس اٹھایا، صحابہ کو روتا پایا ارشاد فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ سر سبز ملک کی طرف چلے جائیں گے وہاں کھانا اور لباس اور سواری انہیں ملے گی، پھر وہاں سے اپنے گھر والوں کو لکھ بھیجیں گے کہ ہمارے پاس چلے آؤ کہ تم حجاز کی خشک زمین میں پڑے ہو حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر جانتے۔

حدیث ۶ تا ۸..... ترمذی وابن ماجہ وابن حبان و بیہقی رحمہم اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے تو مدینہ ہی میں مرے کہ جو شخص مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت فرماؤں گا اور اسی کے مثل صمیمہ اور سبیعہ اسمیہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

مدینہ طیبہ کے برکات

حدیث ۹..... صحیح مسلم وغیرہ میں ابو ہریرہ ؓ سے راوی کہ لوگ جب شروع شروع پھل دیکھتے اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر لاتے۔ حضور ﷺ اسے لے کر یہ کہتے الہی تو ہمارے لئے ہماری کھجوروں میں برکت دے اور ہمارے لئے مدینہ میں برکت کر اور ہمارے صاع و مد میں برکت کر، یا اللہ ﷻ! بے شک ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور بے شک میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں۔

انہوں نے مکہ کے لئے تجھ سے دعا کی اور میں مدینہ کے لئے تجھ سے دعا کرتا ہوں۔ اسی کے مثل جس کی دعا مکہ کے لئے انہوں نے کی اور اتنی ہی اور (یعنی مدینہ کی برکتیں مکہ سے دو چند ہوں) پھر جو چھوٹا بچہ سامنے ہوتا اسے بلا کر وہ کھجور عطا فرما دیتے۔

حدیث ۱۳۱۰..... صحیح مسلم میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یا اللہ ﷻ تو مدینہ کو ہمارا محبوب بنا دے جیسے ہم کو مکہ محبوب ہے بلکہ اس سے زیادہ اور اس کی آب و ہوا کو ہمارے لئے درست فرما دے اور اس کے صاع و مد میں برکت عطا فرمایا اور یہاں کے بخار کو منتقل کر کے جھم میں بھیج دے۔ (یہ دعا اس وقت کی تھی جب ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے اور یہاں کی آب و ہوا صحابہ کرام کو ناموافق ہوئی کہ بخشر یہاں واپسی بیماریاں بکثرت ہوتیں) یہ مضمون کہ حضور ﷺ نے مدینہ طیبہ کے واسطے دعا کی کہ مکہ سے دو چند یہاں برکتیں ہیں۔ مولیٰ علی و ابوسعید و انس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

اہل مدینہ کے ساتھ برائی کرنے کے نتائج

حدیث ۱۴..... صحیح بخاری و مسلم میں سعدؓ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ فریب کرے گا ایسا گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے حدیث ۱۵..... ابن حبان اپنی صحیح میں جابرؓ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اہل مدینہ کو ڈرائے گا اللہ ﷻ اسے خوف میں ڈالے گا۔

حدیث ۱۶، ۱۷..... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ عبادہ بن صامتؓ سے راوی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا! جو اہل مدینہ پر ظلم کرے اور انہیں ڈرائے تو اسے خوف میں مبتلا کر اور

اس پر اللہ ﷻ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت اور اس کا نہ فرض قبول کیا جائے نہ نفل۔ اسی کی مثل نسائی و طبرانی رحمہما اللہ سے سائب بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۱۸..... طبرانی کبیر میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اہل مدینہ کو ایذا دے گا اللہ تعالیٰ اسے ایذا دے گا اور اس پر اللہ ﷻ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت اور اس کا نہ فرض قبول کیا جائے نہ نفل۔

حدیث ۱۹..... صحیحین میں ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے ایک ایسی بستی کی طرف ہجرت کا حکم ہوا جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی۔ (سب پر غالب آئی گی) لوگ اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے لوگوں کو اس طرح پاک و صاف کرے گی جیسے بھٹی لوہے کی میل کو۔

حدیث ۲۰..... صحیحین میں انہیں سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مدینہ کے راستوں پر فرشتے (پہرہ دیتے ہیں) اس میں نہ دجال آئے نہ طاعون۔

حدیث ۲۱..... صحیحین میں انس ؓ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مکہ مدینہ کے سوا کوئی ایسا شہر نہیں کہ وہاں دجال نہ آئے۔ مدینہ کا کوئی راستہ ایسا نہیں جس پر ملائکہ پر باندھ کر پہرہ دیتے ہوں۔ دجال (قریب مدینہ) شور زمین میں آ کر اترے گا، اس وقت مدینہ میں تین زلزلے ہوں گے جن سے ہر کافر و منافق یہاں سے نکل کر دجال کے پاس چلا جائے گا۔

حاضری سرکارِ اعظم مدینہ طیبہ حضور حبیب اکرم ﷺ

اللہ ﷻ فرماتا ہے:

﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ

لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا﴾ (پ ۵، النساء : ۶۴)

ترجمہ: ”اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کر لیں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔“ (ترجمہ کنز الایمان)

حدیث ۱..... دارقطنی بیہقی رحمہما اللہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میری قبر کی زیارت کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب۔

حدیث ۲..... طبرانی کبیر میں انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میری زیارت کو آئے سوائے میری زیارت کے اور کسی حاجت کے لئے نہ آیا تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کا شفیع بنوں۔

حدیث ۳..... دارقطنی و طبرانی رحمہما اللہ انہیں سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو ایسا ہے جیسے میری حیات میں زیارت سے مشرف ہوا۔

حدیث ۴..... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں زیارت کی اور جو حرمین میں مرے گا قیامت کے دن امن والوں میں اٹھے گا۔

حدیث ۵..... بتہقی رحمۃ اللہ علیہ عمرؓ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے فرماتے سنا جو شخص میری زیارت کرے گا قیامت کے دن اس کا شفیع یا شہید ہوں گا اور جو حرمین میں مرے گا اللہ ﷻ اسے قیامت کے دن امن والوں میں سے اٹھائے گا۔

حدیث ۶..... ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ کامل میں انہیں سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر جفا کی۔ (۱) زیارت اقدس قریب بواجب ہے بلکہ بعض ائمہ مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم نے اس زیارت مبارکہ کو واجب فرمایا۔

ہم کو تو اپنے سایہ میں آرام ہی سے لائے

حیلے بہانے والوں کو یہ راہ ڈر کی ہے

درج ذیل سطور میں حاضری بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آداب ترتیب وار لکھے گئے ہیں۔ ان پر عمل کی پوری پوری کوشش کیجئے۔

والحمد للہ (۲) حاضری میں خالص زیارت اقدس کی نیت کریں کہ خصوصی بشارت کے مستحقین میں شامل ہو جائیں، امام ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس بار مسجد شریف کی نیت بھی شریک نہ کرے (یعنی صرف سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ کی حاضری کی نیت ہو)۔

(۳) حج اگر فرض ہے تو حج کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہوں اگر مدینہ طیبہ راستہ میں ہو تو بغیر زیارت حج کو جانا سخت محرومی و تساوت قلبی ہے اور اس حاضری کو قبول حج و سعادت دینی و دنیوی کے لئے ذریعہ و وسیلہ قرار دے اور حج نفل ہو تو اختیار ہے کہ پہلے حج سے پاک

صاف ہو کر محبوب کے دربار میں حاضر ہو یا سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہلے حاضری دے کر حج کی مقبولیت و نورانیت کے لئے وسیلہ کرے غرض پہلے جو اختیار کرے اسے اختیار ہے مگر نیت خیر درکار ہے کہ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ أَمْرٍ مَّا تَزَىٰ أَعْمَالُ کا مدار نیت پر ہے اور ہر ایک کے لئے وہ ہے جو اس نے نیت کی۔

نوٹ: فی زمانہ حجاج کی حریم طہیں کی حاضری کا شیڈول حج انتظامیہ بناتی ہے، کسی کو پہلے حاضری کی سعادت نصیب ہوتی ہے اور کسی کو بعد میں۔ بہر حال جب بھی حاضری نصیب ہو جائے اسے غنیمت جانیے۔

(4) راستے بھر درود و ذکر شریف میں ڈوب جائیں اور جس قدر مدینہ طیبہ قریب آتا جائے شوق و ذوق زیادہ ہوتا جائے۔

(5) جب حرم مدینہ آئے بہتر یہ ہے کہ سواری سے اتر جائیں اور روتے سر جھکائے آنکھیں نیچے کئے درود شریف کی کثرت کرتے اور ہو سکے تو ننگے پاؤں چلیں بلکہ حرم کی زمین اور قدم رکھ کر چلنا ارے سر کا موقع ہے اوجانے والے

مدینہ منورہ میں داخلہ کی دعا

(6) جب شہر اقدس تک پہنچیں تو جلال و جمال محبوب ﷺ کے تصور میں غرق ہو جائیں اور دروازہ شہر میں داخل ہوتے وقت پہلے داہنا قدم رکھیں اور یہ پڑھیں:

بِسْمِ اللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِي مِنْ زِيَارَةِ رَسُولِكَ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم مَا رَزَقْتَ اَوْلِيَائِكَ وَاَهْلَ طَاعَتِكَ وَاَتَقِيْنِي مِنَ
النَّارِ وَاغْفِرْ لِيْ وَاَرْحَمْنِيْ يَا غَفِيْرٌ مَّسْكُوْلٌ

ترجمہ: ”اللہ کے نام سے میں شروع کرتا ہوں جو اللہ نے چاہنے والوں کی طاقت نہیں مگر اللہ
سے اے رب سچائی کے ساتھ مجھ کو داخل کر اور سچائی کے ساتھ باہر لے جا الہی تو اپنی
رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے اور اپنے رسول ﷺ کی زیارت سے مجھے
وہ نصیب کو جو اپنے اولیاء اور فرمانبردار بندوں کے لئے تو نے نصیب کیا اور مجھے جہنم
سے نجات دے اور مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اے بہتر سوال کئے گئے۔“

(7) حاضری مسجد سے پہلے تمام اُن ضروریات سے جو دل بٹنے کا باعث ہوں نہایت
جلد فارغ ہو جائیں۔ ان کے سوا کسی بیکار بات میں مشغول نہ ہوں۔ فوراً وضو و
مسواک کریں اور غسل بہتر ہے، ممکن ہو تو سفید پاکیزہ کپڑے پہنیں اور نئے بہتر ہیں،
سرمہ اور خوشبو لگائیں اور مشک افضل ہے۔

(8) اب فوراً آستانہ اقدس کی طرف نہایت خشوع و خضوع سے متوجہ ہو۔ رونا نہ
آئے تو رونے کا سامنہ بنالیں اور دل کو رونے پر آمادہ کریں اور اپنی سنگ دلی کے
متعلق رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں التجا کریں۔

بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاضری

(9) جب مسجد کے دروازہ مبارکہ پر حاضر ہوں صلوٰۃ و سلام عرض کر کے تھوڑا ٹھہریں
جیسے سرکار ﷺ سے حاضری کی اجازت مانگتے ہیں، پھر بسم اللہ کہہ کر سیدھا پاؤں پہلے
رکھ کر ہمہ تن ادب ہو کر داخل ہو جائیں۔

(10) اس وقت جواب و تعظیم فرض ہے ہر مسلمان کا دل جانتا ہے۔ آنکھ، کان، زبان، ہاتھ پاؤں، دل سب خیال غیر سے پاک کر لیں، مسجد اقدس کے نقش و نگار نہ دیکھیں۔

(11) اگر کوئی ایسا شخص سامنے آجائے کہ جس سے سلام کلام ضرور ہو تو جہاں تک بنے کتر اجائیں، ورنہ ضرورت سے زیادہ نہ بڑھیں پھر بھی دل سرکار ہی کی طرف ہو۔

(12) ہرگز ہرگز مسجد اقدس میں کوئی حرف چلا کر نہ نکالیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں

(13) یقین جانیں کہ حضور اقدس ﷺ سچی حقیقی دنیاوی جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے۔ ان کی اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت صرف وعدہ خدا کی تصدیق کو ایک آن کے لئے تھی۔ ان کا انتقال صرف عوام کی نظر سے چھپ جانا ہے۔ امام محمد ابن حاج کی رحمۃ اللہ علیہ مدخل اور امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں:

لَا فَرْقَ بَيْنَ مَوْتِهِ وَحَيَاتِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مُشَاهَدَتِهِ لِأُمَّتِهِ وَمَعْرِفَتِهِ بِأَحْوَالِهِمْ وَبَيِّنَاتِهِمْ وَعَزَائِمِهِمْ وَعَوَاطِرِهِمْ وَذَلِكَ عِنْدَهُ جَلِيٌّ لَا خِفَاءَ بِهِ.

(ترجمہ) حضور اقدس ﷺ کی حیات و وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو ملاحظہ فرما رہے ہیں اور ان کی حالتوں، ان کی نیتوں، ان کے ارادوں،

ان کے دلوں کے خیالوں کو پہنچانتے ہیں اور یہ سب حضور پر ایسا روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں۔“

امام رحمۃ اللہ علیہ تلمیذ محقق ابن ہمام منک متوسط اور ملا علی قاری مکی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح مسلک متقسط میں فرماتے ہیں:

وَأَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَالِمٌ بِحَضُورِكَ قِيَامِكَ وَسَلَامِكَ أَيْ بَلْ بِحَمِيعِ أَفْعَالِكَ وَأَحْوَالِكَ وَمَقَامِكَ.

(ترجمہ) بے شک رسول اللہ تمہاری حاضری اور تمہارے کھڑے ہونے اور تمہارے سلام بلکہ تمہارے تمام افعال و احوال و کوچ و مقام سے آگاہ ہیں۔

(14) اب اگر غلبہ شوق مہلت دے اور وقتِ کراہت نہ ہو تو دو رکعت تحتہ المسجد و دربارِ اقدس کی حاضری کے شکرانہ کی نیت سے ادا کر لیں۔ پھر سجدہ شکر میں بجالائیں اور دعا کریں کہ الہی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب اور اُن کی اور اپنی بارگاہ میں قبولیت نصیب فرما۔ آمین۔

(15) اب کمال ادب میں ڈوبے ہوئے گردن جھکائے آنکھیں نیچی کئے لرزتے کانپتے گناہوں کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہوتے حضور پر نور ﷺ کے عفو و کرم کی امید رکھتے، حضور والا کی پائیں یعنی مشرق کی طرف سے مواجہہ عالیہ میں حاضر ہو کہ حضور اقدس ﷺ مزارِ انور میں روٹیلہ جلوہ فرما ہیں اس سمت سے حاضر ہو گئے تو حضور ﷺ کی نگاہ بیکس پناہ تمہاری طرف ہوگی اور یہ بات تمہارے لئے دونوں جہاں میں کافی ہے۔
والحمد للہ

(16) اب کمال ادب و ہیبت و خوف و امید کے ساتھ زیرِ قندیل اور اس چاندی کی کیل کے سامنے جو حجرہ مطہرہ کی جنوبی دیوار میں چہرہ انور کے مقابل لگی ہے کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ سے قبلہ کو پیٹھ اور مزار انور کو منہ کر کے نماز کی طرح ہاتھ باندھے کھڑے ہوں۔ لباب و شرح لباب، و اختیار شرح مختار، و فتاویٰ عالمگیری وغیرہا معتمد کتابوں میں اس ادب کی تصریح فرمائی کہ: یقف کما یقف فی الصلوة حضور کے سامنے ایسا کھڑا ہو جیسا نماز میں کھڑا ہوتا ہے یہ عبارت عالمگیری و اختیار کی ہے اور لباب میں فرمایا: وَاضْعًا یَمِیْنَةً عَلٰی شِمَالِهِ دست بستہ دہنا ہاتھ بائیں پر رکھ کر کھڑا ہو۔

(17) خبردار! جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچیں کہ خلاف ادب ہے بلکہ چار ہاتھ فاصلہ سے زیادہ قریب نہ جائیں۔ یہ ان کی رحمت کیا کم ہے کہ تم کو اپنے حضور بلایا اپنے مواجہہ اقدس میں جگہ بخشی، ان کی نگاہ کرم اگرچہ ہر جگہ تمہاری طرف تھی اب خصوصیت اور اس درجہ قرب کے ساتھ ہے۔ واللہ الحمد

(18) الحمد للہ! اب دل کی طرح تمہارا منہ بھی اس پاک جالی کی طرف ہو گیا جو اللہ ﷻ کے محبوب عظیم الشان ﷺ کی آرام گاہ ہے۔ نہایت ادب و وقار کے ساتھ آواز حزیں و صوت درد آگئیں و دل شرم ناک و جگر چاک معتدل آواز سے نہ بلند و سخت کہ ان کے حضور آواز بلند کرنے سے عمل اکارت ہو جاتے ہیں، نہ نہایت نرم و پست کہ سنت کے خلاف ہے اگرچہ وہ تمہارے دلوں کے خظروں تک سے آگاہ ہیں جیسا کہ ابھی تصریحاتِ ائمہ سے گزرا، مگر اوتسلیم بجالائیں اور عرض کریں:

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيعَ الْمُذْنِبِينَ السَّلَامُ
عَلَيْكَ وَعَلَى الْإِلَهِ وَأَصْحَابِكَ وَأُمَّتِكَ أَجْمَعِينَ

(ترجمہ) ”اے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں اے اللہ کے رسول آپ
پر سلام اے اللہ کی تمام مخلوق سے بہتر آپ پر سلام اے گنہگاروں کی شفاعت کرنے
والے آپ پر سلام آپ پر آپ کی آل و اصحاب پر اور آپ کی تمام امت پر سلام۔“
(19) جہاں تک ممکن ہو، اور زبان ساتھ دے اور آکٹا ہٹ نہ ہو صلوٰۃ و سلام کی کثرت
جاری رہے، حضور ﷺ سے اپنے اور اپنے ماں باپ، پیر، استاد، اولاد، عزیزوں،
دوستوں اور سب مسلمانوں کے لئے شفاعت طلب کریں، بار بار عرض کریں:

اَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

(ترجمہ) ”یا رسول اللہ ﷺ میں حضور کی شفاعت مانگتا ہوں۔“

(20) پھر اگر کسی نے سلام عرض کرنے کی وصیت کی ہو تو اسے بجا لاؤ شرعاً اس کا حکم
ہے اور یہ فقیر ذلیل ان مسلمانوں کو جو اس رسالہ کو دیکھیں وصیت کرتا ہے کہ جب
انہیں حاضری بارگاہ نصیب ہو فقیر کی زندگی میں یا بعد، کم از کم تین بار مواجہہ اقدس میں
ضروری یہ الفاظ عرض کر کے اس نالائق ننگ خلاق پر احسان فرمائیں۔ اللہ ان کو
دونوں جہاں میں جزائے خیر بخشے۔ آمین۔

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الْإِلَهِ وَذَوْبِكَ فِي كُلِّ انْ وَلِحُظَةٍ
عَدَدُ كُلِّ ذَرَّةٍ ذَرَّةٍ أَلْفَ أَلْفٍ مَرَّةٍ مِنْ عَبْدِكَ أَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ
فَاشْفَعْ لِي وَلِلْمُسْلِمِينَ

(ترجمہ) ”یا رسول اللہ حضور اور حضور کی آل اور آپ سے تعلق رکھنے والوں پر ہر آن اور ہر لحظہ میں ہر ہر ذرہ کی گنتی پر دس دس لاکھ درود سلام حضور کے حقیر غلام امجد علی کی طرف سے ہو، حضور سے شفاعت مانگتا ہے، حضور اس کی اور تمام مسلمانوں کی شفاعت فرمائیں۔“

(21) پھر اپنے داسنے ہاتھ یعنی مشرق کی طرف ہاتھ بھر بٹ کر صدیق اکبر ﷺ کے چہرہ نورانی کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کریں:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَزِيرَ رَسُولِ اللَّهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ فِي الْغَارِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

(ترجمہ) ”اے خلیفہ رسول اللہ آپ پر سلام، اے رسول اللہ کے وزیر آپ پر سلام، اے نثار ثور میں رسول اللہ کے رفیق آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں۔“

(22) پھر اتنا ہی اور بٹ کر حضرت عمر فاروق اعظم ﷺ کے روپ و کھڑے ہو کر عرض کریں:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُتَمِّمَ الْأَرْبَعِينَ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا عِزَّ الْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

(ترجمہ) ”اے امیر المؤمنین آپ پر سلام۔ اے چالیس کا عدد پورا کرنے والے آپ پر سلام۔ اے اسلام و مسلمین کی عزت آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں۔“

(23) پھر باشت بھر مغرب کی طرف پلٹیں اور صدیق و فاروق ﷺ کے درمیان کھڑے ہو کر عرض کریں:

السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا خَلِيفَتَيْ رَسُولِ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيرَي رَسُولِ

اللّٰهُ، السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا صَحْبَيْ رَسُولِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، أَسْأَلُكُمَا
الشفاعة عند رسول اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلَيْكُمَا وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

(ترجمہ) ”سلام ہو آپ دونوں پر اے خلفاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وزراء آپ دونوں پر سلامتی ہو، اے رسول اللہ کے
پہلو میں آرام کرنے والے آپ دونوں پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں، آپ
دونوں حضرات سے سوال کرتا ہوں کہ رسول اللہ کے حضور ہماری سفارش کیجئے، اللہ ان
پر اور آپ دونوں پر درود و برکت و سلام نازل فرمائے۔“

(24) یہ سب حاضریاں دعا کی قبولیت کے مقامات ہیں دعاء میں کوشش کریں، جامع
دعا کریں اور درود پر قناعت بہتر اور چاہیں تو یہ دعا پڑھ لیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ وَ اُشْهِدُ رَسُوْلَكَ وَ اَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ اُشْهِدُ الْمَلَائِكَةَ النَّارِ لَیْنِ
عَلٰی هٰذِهِ الرُّوْضَةِ الْكَرِیْمَةِ الْعَاقِبِیْنَ عَلَیْهَا اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
وَ حَدِّثْ لَا شَرِیْكَ لَكَ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ مُقِرٌّ
بِحَنَائِیْیَ وَ مَعْصِیَّتِیْ فَاغْفِرْ لِّیْ وَ اٰمَنْ عَلٰی بِالَّذِیْ مَنَنْتَ عَلٰی اَوْلِیَّائِكَ فَانِّكَ
الْمَنَّانُ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ رَبَّنَا اِنَّا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةٌ وَ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَ قِنَا
عَذَابَ النَّارِ.

(ترجمہ) ”اے اللہ میں تجھ کو اور تیرے رسول اور ابو بکر و عمر کو اور تیرے فرشتوں کو جو
اس روضہ پر نازل و معتکف ہیں ان سب کو گواہ کرتا ہوں کہ میں کو ابی دیتا ہوں کہ
تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور محمد تیرے بندہ اور رسول ہیں
اے اللہ میں اپنے گناہ و معصیت کا اقرار کرتا ہوں تو میری مغفرت فرما اور مجھ پر وہ

احسان کر جو تو نے اپنے اولیاء پر کیا بے شک تو احسان کرنے والا بخشنے والا ہے۔“
(25) پھر منبر شریف کے قریب دعا مانگیں۔

(26) پھر جنت کی کیاری (ریاض الجنہ) میں یعنی جو جگہ منبر و حجرہ منورہ کے درمیان ہے اسے حدیث میں جنت کی کیاری فرمایا، آ کر دو رکعت نفل اگر مکروہ وقت نہ ہو، پڑھ کر دعا کریں۔

(27) یونہی مسجد شریف کے ہر ستون کے پاس نماز پڑھیں، دعا مانگیں کہ محل برکات ہیں خصوصاً بعض میں خاص خصوصیت ہے۔

(28) جب تک مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو ایک سانس بیکار نہ جانے دیں۔
ضروریات کے سوا اکثر وقت مسجد شریف میں با طہارت حاضر رہیں۔ نماز تلاوت و درود میں وقت گزاریں۔ دنیا کی بات کسی مسجد میں نہ چاہئے نہ کہ یہاں۔
(29) ہمیشہ ہر مسجد میں جاتے وقت اعتکاف کی نیت کر لیں۔

(30) مدینہ طیبہ میں روزہ نصیب ہو خصوصاً گرمی میں تو کیا کہنا اس پر وعدہ شفاعت ہے۔
(31) یہاں ہر نیکی ایک کی پچاس ہزار لکھی جاتی ہے لہذا عبادت میں زیادہ کوشش کریں۔ کھانے پینے کی کمی ضرور کریں اور جہاں تک ہو سکے صدقہ کریں خصوصاً یہاں والوں پر۔

(32) قرآن مجید کا کم سے کم ایک ختم یہاں اور مکہ معظمہ میں کر لیں۔
(33) روزہ انور پر نظر بھی عبادت ہے جیسے کعبہ معظمہ اور قرآن مجید کا دیکھنا عبادت ہے تو ادب کے ساتھ بار بار نظر کریں اور درود و سلام عرض کریں۔

(34) گنگا نہیا کم از کم صبح شام مواجہہ شریف میں عرض سلام کے لئے حاضر ہوں۔

(35) شہر میں خواہ شہر سے باہر جہاں کہیں گنبد مبارک پر نظر پڑھے فوراً دست بستہ ادھر منہ کر کے صلوٰۃ و سلام عرض کریں، ایسا کئے بغیر ہرگز نہ گزریں کہ خلاف ادب ہے۔

(36) اپنی نمازیں مسجد نبوی شریف میں ادا کریں، صحیح حدیث میں ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس کی میری مسجد میں چالیس نمازیں فوت نہ ہوں اس کے لئے دوزخ و نفاق سے آزادیاں لکھی جائیں۔

(37) حتی الوسع کوشش کرو کہ مسجد اول یعنی حضور اقدس ﷺ کے زمانہ میں جتنی تھی اس میں نماز پڑھیں اور اس کی مقدار سو ہاتھ لمبائی اور سو ہاتھ چوڑائی ہے اگرچہ بعد میں اضافہ ہوا ہے اس میں نماز پڑھنا بھی مسجد نبوی ہی میں پڑھنا ہے۔

(38) قبر کریم کو ہرگز پیٹھ نہ کریں اور حتی الامکان نماز میں بھی ایسی جگہ نہ کھڑے ہو کہ پیٹھ کرنی پڑے۔

(39) روضہ انور کا نہ طواف کریں، نہ سجدہ، نہ اتنا جھکنا کہ رکوع کے برابر ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم ان کی اطاعت میں ہے۔

اہل بقیع کی زیارت

(40) بقیع شریف مدینہ منورہ کا قدیم قبرستان ہے اس کی زیارت سنت ہے۔ روضہ اقدس کی زیارت کر کے وہاں جائیں خصوصاً جمعہ کے دن اس قبرستان میں قریب دس ہزار صحابہ کرام ﷺ مدفون ہیں اور تابعین و تبع تابعین و اولیاء و علماء و صلحا وغیرہم کی گنتی نہیں۔ یہاں جب حاضر ہو پہلے تمام مدفونین مسلمین کی زیارت کا قصد کرے اور یہ

پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّ اِنَّا لِنْ شَاءَ اللّٰهِ تَعَالٰی بِكُمْ
لَا حِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْبَيْتِیْجِ الْغَرَقِیْدِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُمْ

(ترجمہ) ”تم پر سلام اے قوم مومنین کے گھر والو تم ہمارے پیشوا اور ہم انشاء اللہ تم
سے ملنے والے ہیں بقیع والوں کی مغفرت فرما اے اللہ ہم کو اور انہیں بخش دے۔“

اور اگر کچھ اور پڑھنا چاہیں تو یہ پڑھیں۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِنَا وَلِاَسْتَاذِنَا وَلِاُخْوَانِنَا وَلِاُخَوَاتِنَا وَلَا وُلَادِنَا وَلَا اَحْفَادِنَا
وَلِاصْحَابِنَا وَلَا حَبَابِنَا وَلِمَنْ لَّهٗ حَقٌّ عَلَيْنَا وَلِمَنْ اَوْصَانَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

(ترجمہ) ”اے اللہ ہم کو اور ہمارے والدین کو اور استادوں اور بھائیوں اور بہنوں اور
ہماری اولاد اور پوتوں اور ساتھیوں اور دوستوں کو اور اس کو جس کا ہم پر حق ہے اور جس
نے ہمیں وصیت کی اور تمام مومنین و مومنات و مسلمین و مسلمات کو بخش دے۔“

اور درود شریف و سورہ فاتحہ و آیہ الکرسی و قل ہو اللہ وغیرہ جو کچھ ہو سکے پڑھ

کر ثواب اس کا نذر کرے۔ اس مقدس قبرستان میں امیر المومنین سیدنا عثمان، سیدنا

ابراہیم ابن سردار دو عالم رسول اللہ ﷺ، حضرت رقیہ (حضور اکرم ﷺ کی صاحبزادی)

حضرت عثمان بن مظعونؓ یہ حضور اقدس کے رضائی بھائی ہیں عبد الرحمن بن عوف

سعد بن ابی وقاص (یہ دونوں حضرات عشرہ مبشرہ سے ہیں) عبد اللہ بن مسعود (نہایت جلیل القدر

خلفائے اربعہ کے بعد سب سے افضل) جنس بن خذافہ سہمی و اسد بن زرارہؓ، حضرت سیدنا

عباس ؑ، حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ و سر مبارک سیدنا امام حسین و امام زین العابدین و امام محمد باقر و امام جعفر صادق ؑ، از واج مطہرات میں سے حضرت ام المؤمنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور میمونہ رضی اللہ عنہا کے سوا تمام یہیں مدفون ہیں۔

قبا شریف کی زیارت

(41) قبا شریف کی زیارت کریں اور مسجد شریف میں دو رکعت نماز پڑھیں۔ ترمذی میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسجد قبا میں نماز عمرہ کی مانند ہے اور احادیث صحیح سے ثابت کہ نبی ﷺ ہر ہفتہ کو قبا شریف لے جاتے کبھی سوار کبھی پیدل اس مقام کی بزرگی میں اور بھی احادیث ہیں۔

احد و شہدائے احد کی زیارت

(42) شہدائے احد شریف کی زیارت کریں، حدیث میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ ہر سال کے شروع میں قبور شہدائے احد پر آتے اور فرماتے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِعَا صَبَرْتُمْ فَنِعَمَ عُقْبَى الدَّارِ اور کوہ احد کی بھی زیارت کریں کہ صحیح حدیث میں فرمایا کہ کوہ احد ہمیں محبوب رکھتا ہے اور ہم اسے محبوب رکھتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جب تم حاضر ہو تو اس کے درخت سے کچھ کھاؤ اگرچہ بول ہو۔ بہتر یہ ہے کہ جمعرات کے دن صبح کے وقت جائے اور سب سے پہلے حضرت سید الشہداء حمزہ ؑ کے مزار پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے اور عبد اللہ بن جحش بن عمیر ؑ پر سلام عرض کرے۔ کہ ایک روایت میں یہ دونوں حضرت یہیں مدفون ہیں۔

(43) مدینہ طیبہ کے وہ کنویں جو حضور ﷺ کی طرف منسوب ہیں یعنی کسی سے وضو فرمایا اور کسی کا پانی پیا اور کسی میں لعاب دہن ڈالا۔ اگر کوئی جاننے بتانے والا ملے تو ان کی بھی زیارت کرے اور ان سے وضو کرے اور پانی پیئے۔

(44) اگر چاہیں تو مسجد نبوی میں حاضر رہیں۔ سیدی ابن ابی جمرہ قدس سرہ جب حاضر حضور ہوتے آٹھوں پہر برابر حضوری میں کھڑے رہتے ایک دن تقیق وغیرہ کی زیارات کا خیال آیا پھر فرمایا کہ اللہ کا دروازہ بھیک مانگنے والوں کے لئے کھلا ہوا ہے چھوڑ کر کہاں جاؤں۔

(45) وقت رخصت مواجہہ انور میں حاضر ہوں اور حضور ﷺ سے بار بار اس نعمت کی عطا کا سوال کریں اور تمام آداب کہ کعبہ معظمہ سے رخصت میں گزرے ملحوظ رکھیں اور سچے دل سے دعا کریں کہ الہی ایمان و سنت پر مدینہ طیبہ میں مرنا اور تقیق پاک میں دفن ہونا نصیب کر۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا اَمِيْنَ اَمِيْنَ اَمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَ صَلِّ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ وَآلِهِ وَجَزِيْهِ اَجْمَعِيْنَ اَمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.